15

اے حمید کے عینک والا جن

ویران محل کی چڑیل

عینک والا جن عینک والا جن عینک والا جن عینک والا جن عینک والا جن

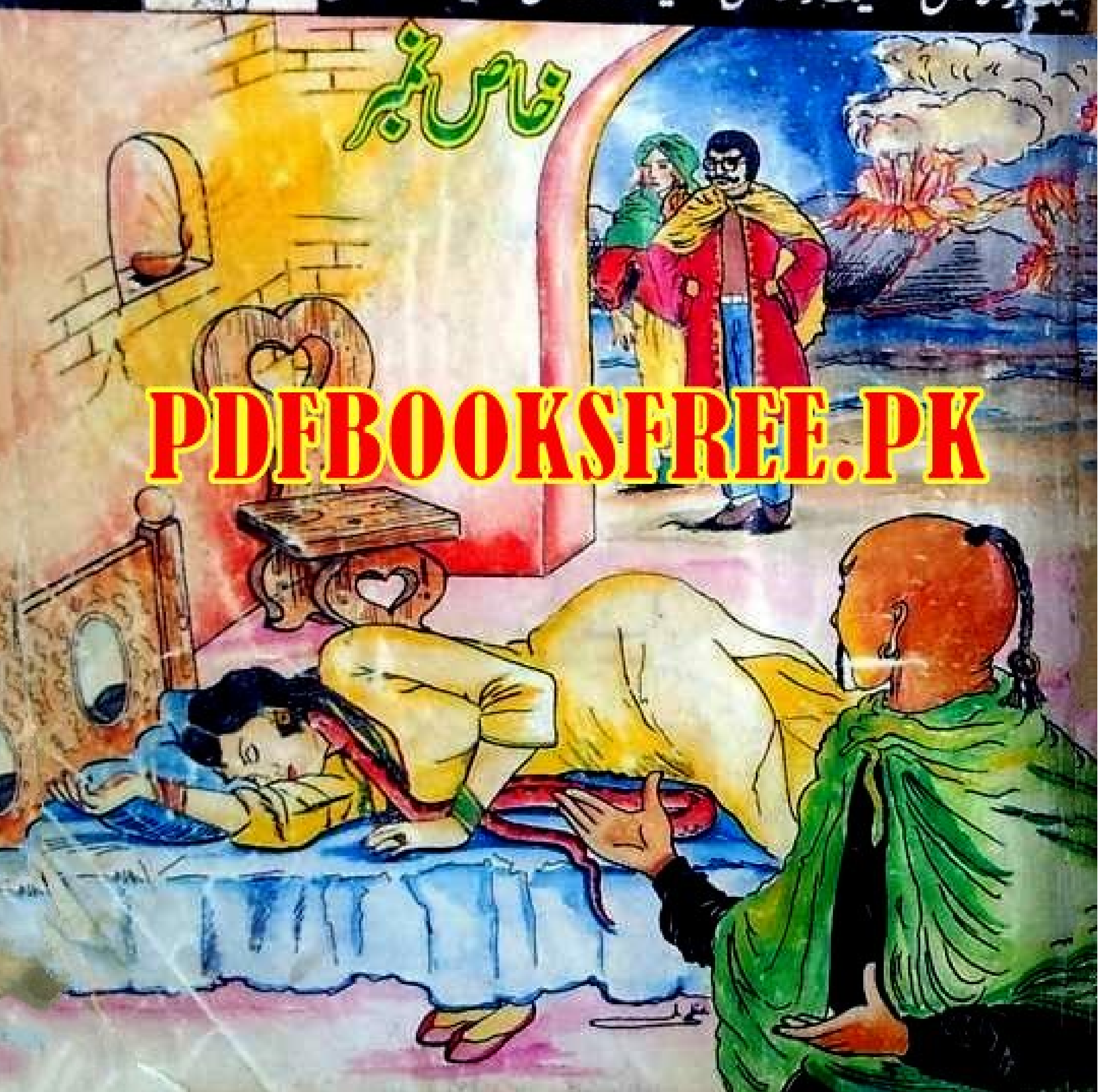

PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عینک والا جن نمبر 15

ویران محل کی چڑیل

خاص نمبر

اے حمید

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب پبلشرز... اردو بازار، لاہور۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

اہتمام اشاعت

منظور احمد بٹ
طاہر ایس ملک

جملہ حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں

پبلشر : شیخ زبیر عزیز
پرنٹر : صفدر علی (لالہ عبدالرشید پرنٹرز، لاہور)
سرورق : عظمیٰ اسلام آبادی
کمپوزنگ : عقیل عمر، عامر ایس ملک
قیمت : 30/= روپے

ترتیب پبلشرز 1- میاں مارکیٹ غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

- پدم ناگ کی پھنکار
- ویران محل کی چڑیل
- طلسمی مرتبان کی چیخ
- یاماگ اژدہا آگیا
- چاندنی ناگن
- زکوٹا اور نسطور مل گئے
- کالے جادوگر کی موت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

انتساب

پیاری سی بچی
ثناء وحید بٹ
کے نام

اپنی باتیں....

السلام علیکم!

"عینک والا جن" اختتام پذیر ہوا۔

جی ہاں.... اس سلسلے کی آخری کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اگرچہ یہ سلسلہ بہت پسند کیا گیا.... لیکن کچھ ساتھیوں کی یہ شکایت کہ اگر اس کتابی سلسلے کو بھی ٹی وی ڈرامے کی طرح لمبا کیا جاتا رہا تو نہ صرف سارا مزا کرکرا ہوجائے گا.... بلکہ اس کا سیٹ مکمل کرنا بھی مشکل ہوگا۔ بات تو ان ساتھیوں کی بجا تھی.... اس لیے ہم نے فوراً یہ فیصلہ کیا کہ اس سلسلے کو ایک حد تک آگے بڑھایا جائے اور پھر اسے مکمل کردیا جائے.... تاکہ آپ اس کے مکمل سیٹ سے لطف اندوز ہوسکیں۔

"عینک والا جن" کے چودہ ناول آپ پڑھ چکے ہیں.... یہ پندرہواں اور آخری حصہ "ویران محل کی چڑیل" اس سلسلے کا خاص نمبر ہے' اور اس خاص نمبر کے ساتھ ہی یہ سلسلہ مکمل ہوجائے گا۔

ان ناولوں کو آپ نے پسند بھی کیا.... کچھ ایسے دوست بھی تھے.... جنھوں نے بغیر کسی وجہ کے اعتراضات بھی کیے.... بغیر کسی لاجک کے۔

بہرحال ہر کوئی اپنی جگہ درست سوچتا ہے.... کسی کی سوچ مثبت ہوتی ہے.... اور کسی کی منفی.... اور کسی کی اس سے بھی آگے' بعض لوگوں کے اعتراضات معقول ہوتے ہیں.... اور بعض کے انتہائی بھونڈے۔

سوچ اپنی اپنی.... خیال اپنا اپنا۔

اس قصے کو یہیں ختم کیا جارہا ہے.... تاکہ مزہ بھی برقرار رہے.... اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

معیار بھی قائم رہے۔۔۔ اور آپ کی جیب پر بوجھ بھی نہ پڑے۔

آپ نے ان کہانیوں سے سبق بھی سیکھا ہوگا۔۔۔ زندگی کے نشیب وفراز سے آگہی بھی حاصل کی ہوگی۔۔۔ اس سیریل کی ہر کہانی اپنے اندر ایک سبق لیے ہوئے تھی۔ ہر کہانی میں برائی کا آئینہ بڑا واضح تھا۔ جس میں آپ نے برائی کی پرچھائیاں دیکھیں۔۔۔ اور ان سے خود کو صاف بچالیا۔۔۔ یہ باتیں آئندہ زندگی میں آپ کے کام آئیں گی۔

اچھی باتیں جہاں بھی ملیں۔۔۔ جہاں بھی سنیں۔۔۔ انہیں اپنالیں۔۔۔ یہ باتیں آئندہ زندگی میں کام آئیں گی۔۔۔ آج نہیں تو کل۔۔۔ کل نہیں تو پرسوں۔

اچھی باتوں کا خزانہ آپ کی زندگی کو مزید خوبصورت بنا سکتا ہے۔

اچھی باتیں سیکھنا اور کرنا ایک جہاد ہے۔۔۔ اس جہاد میں آپ خود بھی حصہ لیں۔۔۔ اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔

والسلام!

طاہر ایس ملک

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

پدم ناگ کی پھنکار

پدم ناگ سانپ کی شکل میں قبر میں داخل ہو گیا۔

کیا دیکھتا ہے کہ قبر میں ایک عورت کی لاش پڑی ہے۔ لاش کا سر کٹا ہوا ہے۔ اور اس کے سینے پر پڑا ہے۔ لاش کا سر آہستہ آہستہ رو رہا ہے اور بار بار پکار رہا ہے۔

"مجھے اس عذاب سے بچاؤ۔ مجھے اس عذاب سے بچاؤ۔"

پدم ناگ نے انسانی آواز میں کہا۔

"اے عورت تو کون ہے اور میں تیری کیا مدد کر سکتا ہوں؟"

عورت کے سر کی مردہ آنکھوں میں حرکت پیدا ہوئی۔ اس نے ڈیلے گھما کر پدم ناگ کی طرف دیکھا اور پوچھا۔

"کیا تو ناگ دیوتا ہے؟"

پدم ناگ نے کہا۔

"ہاں! میں ناگوں کا دیوتا ہوں اور میرا نام پدم ناگ ہے۔"

عورت کے سر نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"پدم ناگ! اگر تو کسی طرح میرا سر میرے سینے سے اتار کر میری گردن کے ساتھ لگا دے تو میرا عذاب ختم ہو جائے گا۔"

پدم ناگ سانپ کی شکل میں اسی طرح آگے بڑھا۔ اس نے عورت کے کٹے ہوئے سر کو اپنے کنڈل میں لپیٹ کر اٹھایا اور اس کی گردن کے ساتھ جوڑ دیا۔ عورت کی لاش نے اطمینان کا گہرا سانس لیا اور بولی۔

"پدم ناگ! تو نے مجھے عذاب سے بچا کر مجھ پر بڑا احسان کیا ہے۔ بول میں تیری کیا خدمت کر سکتی ہوں۔"

پدم ناگ نے کہا۔

"مجھے اپنی ایک بہن نیلی کی تلاش ہے جو غیبی لڑکی ہے اور یہاں اس شہر میں آکر گم ہو گئی ہے۔ کیا تو بتا سکتی ہے کہ وہ کہاں ہے؟"

لاش نے ایک سیکنڈ کے لئے آنکھیں بند کیں۔ پھر آنکھیں کھول دیں اور بولی۔

"پدم ناگ! تو جس لڑکی کی تلاش میں ہے وہ اس وقت اس ملک کے بادشاہ کے محل میں ہے۔"

پدم ناگ نے پوچھا۔

"محل میں وہ کس شکل میں ہے؟ کیونکہ وہ تو کسی کو نظر نہیں آتی۔ پھر اسے محل میں کس نے پہنچا دیا اور کیسے پہنچا دیا؟"

لاش نے کہا۔

"یہ ایک راز ہے جو میں تمہیں نہیں بتا سکتی۔ مجھے اس کا حکم نہیں

ہے میں تمہیں اتنا بتا سکتی ہوں کہ غیبی لڑکی اس وقت بادشاہ کے محل میں ہے۔ آگے تم وہاں جا کر معلوم کرو گے۔ اب تم میری قبر میں سے نکل جاؤ۔ مجھے نیند آ رہی ہے۔"

پدم ناگ خاموشی سے بل میں گھس گیا اور زمین کے اندر ہی اندر سے ہوتا ہوا قبر کے باہر آگیا۔ قبرستان پر رات کا سناٹا چھایا ہوا تھا۔ سردی کی وجہ سے قبروں پر دھند چھائی ہوئی تھی۔ پدم ناگ خوشی خوشی قبرستان سے باہر نکل آیا۔ وہ خوش تھا کہ کم از کم اسے غیبی لڑکی نیلی کا سراغ مل گیا ہے۔ وہ وہیں سے فضا میں بلند ہوا اور عقاب کی شکل میں پرواز کرتا ہوا سیدھا سرائے میں آگیا جہاں نسطور اپنی کوٹھڑی میں بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا۔ پدم ناگ کوٹھڑی میں آتے ہی انسانی شکل میں آگیا۔ نسطور نے پوچھا۔

"پدم ناگ! نیلی کا کچھ پتہ چلا۔"

پدم ناگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نسطور بھائی! خدا کا شکر ہے کہ نیلی کا سراغ مل گیا ہے۔"

نسطور جلدی سے بولا۔

"کہاں ہے وہ؟"

پدم ناگ نے کہا۔

"مجھے قبر کی لاش نے بتایا ہے کہ غیبی لڑکی نیلی اس وقت بادشاہ کے محل میں ہے وہ کس روپ میں ہے؟ یہ اس نے نہیں بتایا کہنے لگی۔ اس کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مجھے اجازت نہیں۔ تم خود جاکر معلوم کرو۔"

نسطور نے پوچھا۔

"کہیں لاش نے جھوٹ تو نہیں کہہ دیا؟"

پدم ناگ نے کہا۔

"انسان جھوٹ بول سکتا ہے۔ مگر لاش جھوٹ نہیں بولتی۔ ہمیں بادشاہ کے محل میں داخل ہونے کی کوشش کرنی چاہیے۔"

نسطور کہنے لگا۔

"ابھی رات کا وقت ہے۔ ہم اسی وقت بادشاہ کے محل میں چلتے ہیں۔ ہم سب کمروں کی تلاشی لیں گے۔ اگر نیلی وہاں ہوئی تو میں اسے پہچان لوں گا۔ تم نے نیلی کو ابھی تک نہیں دیکھا۔ اس لئے تم میرے ساتھ ساتھ رہو گے۔"

پدم ناگ بولا۔

"تو پھر چلو۔ ہم دونوں غیبی حالت میں محل میں داخل ہوں گے۔"

اسی وقت نسطور اور پدم ناگ غائب ہو گئے۔ مگر وہ دونوں غیبی حالت میں بھی ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ غائب ہونے کے بعد وہ کوٹھڑی سے نکلے اور باہر آکر رات کے اندھیرے میں فضا میں اڑ گئے۔ ان کا رخ بادشاہ کے محل کی طرف تھا۔ دور سے بادشاہ کے محل کی روشنی انھیں نظر آرہی تھی۔ وہ بڑی تیزی سے بادشاہ کے محل کی چھت پر آکر اتر گئے۔ یہاں پہنچ کر نسطور نے زور سے سانس لیا۔ اور بولا۔

"پدم ناگ! مجھے نیلی کی ذرا سی بھی خوشبو نہیں آرہی۔ مجھے یقین ہے کہ نیلی یہاں نہیں ہے۔ لاش نے تم سے جھوٹ کہا ہے۔"

پدم ناگ کہنے لگا۔

"نسطور بھائی! تم لاشوں کو نہیں جانتے۔ اگر ہم کسی لاش پر کوئی احسان کرتے ہیں تو وہ اس کا بدلہ ضرور چکاتی ہے۔ اور وہ احسان کرنے والے کے آگے کبھی جھوٹ نہیں بولتی۔ نیلی ضرور محل میں ہی ہو گی۔ آؤ محل کی تلاشی لیتے ہیں۔"

وہ غائب تھے۔ کوئی انھیں نہیں دیکھ سکتا تھا۔ وہ دیواروں میں سے بھی گزر سکتے تھے۔ چنانچہ وہ سیڑھیاں اترنے کی بجائے چھت میں سے گزر کر نیچے آگئے۔ نیچے ایک عالی شان کمرہ تھا جس میں شمع روشن تھی اور بادشاہ کی ملکہ بستر پر آرام سے سو رہی تھی۔ کمرے میں خوشبوئیں پھیلی ہوئی تھیں۔ پدم ناگ اور نسطور نے غیبی حالت میں سارے کمرے کی تلاش لی۔ ایک ایک جگہ دیکھی۔ مگر انھیں نیلی کہیں نہ ملی۔ وہ دوسرے کمرے میں آگئے۔ وہاں بھی نیلی نہیں تھی۔ اسی طرح انھوں نے محل کی دوسری منزل کے سارے کمروں کی تلاشی لے لی۔ پدم ناگ نے کہا۔

"نسطور ہم ابھی تک بادشاہ کے کمرے میں نہیں گئے۔ ہو سکتا ہے نیلی بادشاہ کے کمرے میں ہو۔ چلو بادشاہ کے کمرے کو تلاش کرتے ہیں۔"

دونوں غیبی حالت میں محل کی پہلی منزل میں آگئے۔ یہاں بھی انھوں نے ایک ایک کر کے سارے کمرے دیکھ ڈالے۔ محل کے لوگ، شہزادیاں،

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شہزادے۔ نوکر چاکر، غلام، سب سو رہے تھے۔ برآمدوں میں صرف حبشی پہرے دار کھڑے پہرہ دے رہے تھے۔ نسطور نے دیکھا کہ ایک کمرے کے باہر چھ حبشی غلام کھڑے پہرہ دے رہے ہیں۔ ان کے کاندھوں پر تلواریں ہیں۔ نسطور نے پدم ناگ کو آہستہ سے کہا۔

"پدم ناگ! یہاں بڑا زبردست پہرہ ہے لگتا ہے یہی بادشاہ کا کمرہ ہے۔"

پدم ناگ بولا۔

"ہاں میرا بھی یہی خیال ہے۔ چلو اس کمرے کے اندر چلتے ہیں۔"

اور وہ دونوں پہرے داروں کے درمیان سے ہوتے ہوئے بڑے آرام سے بند دروازے میں سے گزر گئے۔ دوسری طرف جاکر انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک بہت خوبصورت سجے ہوئے شاندار کمرے میں آگئے ہیں۔ دیواروں پر مخمل کے پردے لٹک رہے تھے۔ ایک جگہ سونے چاندی کی شمع روشن تھی۔ دیوار کے ساتھ ساتھ چبوتروں پر پتھر کے خوبصورت مجسمے کھڑے تھے۔ کمرے میں روشنی زیادہ نہیں تھی۔ نسطور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ پدم ناگ اس کے ساتھ تھا۔ ایک بہت بڑا پلنگ بچھا ہوا تھا۔ جس پر اس ملک کا بادشاہ ریشمی لحاف اوڑھے گہری نیند سو رہا تھا۔ نسطور دیوار کے ساتھ جو مجسمے کھڑے تھے ان کو دیکھنے لگا۔ ان مجسموں پر شمع کی بڑی ہلکی روشنی پڑ رہی تھی۔ اچانک وہ ایک مجسمے کے سامنے رک گیا۔ یہ مجسمہ نیلی کا تھا۔ اس نے پدم ناگ کو بلا کر کہا۔

پدم ناگ! یہ غیبی لڑکی نیلی کا مجسمہ ہے مگر اس کا مجسمہ کس نے بنایا؟ نیلی تو کسی کو نظر نہیں آتی تھی پھر اس کا مجسمہ کیسے تیار کیا گیا ہے۔"

پدم ناگ نے مجسمے کو غور سے دیکھا اور بولا۔

"نسطور! مجھے لگتا ہے کہ نیلی کو کسی نے زندہ حالت میں پتھر بنا دیا ہے۔ دیکھو غور سے دیکھو۔ اس کی نیلی آنکھیں بالکل زندہ لگ رہی ہیں۔"

اس وقت نیلی نے بھی نسطور اور پدم ناگ کو دیکھ لیا تھا۔ وہ ان کی باتیں سن رہی تھی۔ وہ چیخ چیخ کر نسطور سے کہنا چاہتی تھی کہ میں زندہ ہوں۔ مجھے یہاں سے اٹھا کر لے چلو۔ مگر وہ صرف دیکھ سکتی تھی۔ اور دیکھتے ہوئے اپنے آنکھوں کے ڈیلے بھی نہیں گھما پھرا سکتی تھی۔ وہ بول بھی نہیں سکتی تھی۔ نسطور نے آہستہ سے کہا۔

"پدم بھائی! یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص نیلی کو زندہ حالت میں پتھر کا بنا کر بادشاہ کے محل میں لے آئے؟ نیلی ضرور کسی جادوگر کی قید میں ہے اور اس جادوگر نے نیلی جیسا پتھر کا ایک مجسمہ بنا کر بادشاہ کے پاس فروخت کر دیا ہے یا بادشاہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اسے تحفے کے طور پر دے دیا ہے۔"

نیلی یہ سن کر چیخ چیخ کر کہنا چاہتی تھی۔

"نسطور میں زندہ ہوں۔ مجھے جادوگر بت ساز نے پتھر کا بنا کر بادشاہ کے پاس بیچ دیا ہے۔"

مگر وہ بول نہیں سکتی تھی۔ الفاظ اس کے حلق میں آکر واپس چلے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جاتے تھے۔

پدم ناگ کہنے لگا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم کہتے ہو تو ٹھیک ہی کہتے ہو گے پھر اب ہم کیا کریں۔"

نسطور نے کہا۔

"ہمیں اس جادوگر کو تلاش کرنا چاہیے جس نے نیلی کو زندہ حالت میں قید کر رکھا ہے وہ ضرور اس شہر میں کہیں ہو گا۔"

پدم ناگ بولا۔

"تو پھر چلو جادوگر کو تلاش کرتے ہیں۔"

نیلی پکار پکار کر کہنا چاہتی تھی۔

"نسطور! میں زندہ ہوں۔ میں نیلی ہوں۔ مجھے یہاں سے اٹھا کر لے چلو۔"

مگر وہ بے بس تھی۔ مجبور تھی۔ اس کی آواز بند ہو چکی تھی۔ اس کی آنکھوں کے سامنے نسطور اور پدم ناگ بادشاہ کے کمرے سے نکل گئے اور وہ دیکھتی کی دیکھتی رہ گئی۔

نسطور اور پدم ناگ بادشاہ کے محل کی چھت پر آ گئے تھے۔

پدم ناگ کہنے لگا۔

"تمہارے خیال میں وہ جادوگر جس نے نیلی کو قید میں ڈال رکھا ہے ہمیں کہاں مل سکتا ہے۔"

نسطور بولا۔

"جادوگر قسم کے لوگ عام طور پر شہر کے باہر ویران علاقوں میں رہا کرتے ہیں چلو۔ شہر سے باہر چلتے ہیں۔"

دونوں محل کی چھت سے اڑ کر شہر کے اوپر پرواز کرتے ہوئے شہر سے باہر آ گئے۔ اس وقت سخت سردی کی وجہ سے چاروں طرف دھند اور کہر چھایا ہوا تھا۔ پدم ناگ بولا۔

"نسطور بھائی! اس وقت ہمیں کوئی چیز صاف دکھائی نہیں دے رہی واپس سرائے میں چلتے ہیں۔ اور صبح جب سورج نکلے گا تو اس کی روشنی میں جادوگر کا کھوج لگائیں گے۔"

نسطور نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ سرائے میں واپس چلو۔"

وہ سرائے میں واپس آ گئے اور کوٹھڑی میں آتے ہی انسانی شکل اختیار کر لی اور باتیں کرنے لگے۔ نسطور کہنے لگا۔

"میں حیران ہوں کہ اگر جادوگر نے نیلی کو غیبی حالت میں دیکھ لیا تھا تو پھر اسے اس کا مجسمہ بنانے کی کیا ضرورت تھی۔"

پدم ناگ بولا۔

"نسطور بھائی! میں اب بھی تمہیں یہی کہوں گا کہ وہ مجسمہ نہیں ہے بلکہ جادوگر نے نیلی کو زندہ حالت میں پتھر کا بنا دیا ہے۔" نسطور نے کہا۔

"چلو میں تمہاری یہ بات مان لیتا ہوں۔ مگر سوال یہ ہے کہ اسے کیا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ضرورت پڑی تھی کہ ایک خوبصورت لڑکی کو پتھر کے مجسمے میں تبدیل کر دے۔ وہ اگر اتنا بڑا جادوگر ہے کہ نیلی کو غیبی حالت میں دیکھ کر اسے اپنے قبضے میں کر سکتا تھا تو وہ اسے اپنے پاس ہی رکھ لیتا۔ وہ نیلی سے بڑے کام لے سکتا تھا۔ وہ اس کی مدد سے جتنی چاہے دولت اور خفیہ دفن شدہ خزانے حاصل کر سکتا تھا۔"

پدم ناگ نے کچھ سوچ کر کہا۔

"یہی ایک راز ہے جو ہمیں معلوم نہیں ہے اور جس کا ہمیں سراغ لگانا ہے۔ بہرحال اگر ہمیں وہ جادوگر مل گیا۔ جس نے نیلی کو پتھر بنا دیا ہے تو ہم اسے اپنے قابو میں کر کے نیلی کو پھر سے انسانی شکل میں واپس لا سکتے ہیں۔ کیونکہ پتھر کے مجسمے سے ان کی شکل میں واپس لانے کا طلسم صرف اس جادوگر کے پاس ہی ہو گا۔"

نسطور خاموش رہا۔ پدم ناگ بھی خاموش ہو گیا۔ پھر اس نے کہا۔

"نسطور کیوں نہ ہم نیلی کے مجسمے کو بادشاہ کے محل سے اٹھا کر اپنے پاس لے آئیں۔"

نسطور نے کہا۔

"ہم نیلی کے مجسمے کو کہاں رکھیں گے۔ ہم جادوگر کی تلاش میں نکلیں گے تو پیچھے کوٹھڑی میں سے کوئی چور مجسمے کو چرا کر لے جا سکتا ہے۔ کیونکہ مجسمے یہاں بڑی بھاری قیمت میں بک جاتے ہیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ نیلی کے مجسمہ کو بادشاہ کے محل میں ہی پڑے رہنے دیتے ہیں۔ وہاں کم از کم

مجسمہ محفوظ تو ہو گا۔ وہاں کوئی چور مجسمہ چرا کر نہیں لے جائے گا۔"

نسطور کی بات بڑی معقول تھی۔ پدم ناگ نے کوئی اعتراض نہ کیا اور کہا۔

"تمہارا خیال ٹھیک ہے۔ نیلی کا مجسمہ بادشاہ کے محل میں ہی رہے گا۔ اور ہم جادوگر کی تلاش میں چلیں گے۔"

جب دن چڑھ آیا اور چاروں طرف روشنی پھیل گئی تو نسطور اور پدم ناگ دوبارہ غائب ہو کر سرائے سے نکلے اور اڑتے ہوئے شہر کے اردگرد جو ویران علاقے تھے وہاں آ گئے۔ وہ بہت نیچی پرواز کر رہے تھے۔ شہر سے باہر سنگلاخ میدان تھے۔ اونچے نیچے ریت کے ٹیلے تھے جن کی ریت سخت ہو کر پتھر بن چکی تھی۔ پدم ناگ اور نسطور سارا دن ویران علاقوں میں پھرتے رہے مگر انہیں کہیں کوئی بستی جھونپڑی وغیرہ نظر نہ آئی۔

نسطور نے پدم ناگ سے کہا۔

"پدم ناگ! یہاں تو ہمیں کچھ نظر نہیں آ رہا۔ میرا مطلب ہے کوئی جھونپڑی تک نظر نہیں آئی۔ تم اپنے کسی سانپ سے کیوں نہیں مشورہ کرتے۔"

پدم ناگ بولا۔

"سانپ سے بھی مشورہ کر کے دیکھ لیتے ہیں۔ ویسے سانپوں کو عام طور پر زمین کے نیچے دفن شدہ خزانوں کا علم ہوتا ہے۔ انہیں جادوگر کا پتہ نہیں ہوتا۔ لیکن تم کہتے ہو تو میں کسی سانپ کو بلا کر پوچھ لیتا ہوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پدم ناگ اور نسطور ایک سنگلاخ ٹیلے کے پاس زمین پر اتر آئے۔ دونوں انسانی حالت میں آگئے۔ پدم ناگ نے ایک منتر پڑھ کر پھونکا اور بلند آواز میں کہا۔

"اگر یہاں کوئی سانپ ہے تو باہر آئے میں پدم ناگ ہوں۔"

تھوڑی دیر بعد وہاں مٹیالے رنگ کا ایک سانپ پھنکارتا ہو آگیا۔ اس نے آتے ہی پدم ناگ کے آگے سر جھکا کر اس کی تعظیم کی اور کہا۔

"عظیم ناگ دیوتا! میں حاضر ہوں۔ مجھے حکم دیا جائے۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔"

پدم ناگ نے کہا۔

"کیا تم کسی ایسے جادوگر کو جانتے ہو جو اس ملک میں یا اس ملک کے اردگرد کے علاقے میں رہتا ہو؟"

سانپ نے کہا۔

"عظیم ناگ دیوتا۔ مجھے اس بارے میں کچھ علم نہیں ہے۔ ہاں میرے دادا کو اس بارے میں شاید کچھ علم ہو۔ میں انہیں بلاتا ہوں۔"

پدم ناگ نے حکم دیا۔

"اپنے دادا سانپ کو بلاؤ۔"

مٹیالے سانپ نے اپنے منہ سے سیٹی کی سی آواز نکالی۔ تھوڑی دیر بعد وہاں ایک بوڑھا سانپ حاضر ہوا۔ بوڑھے سانپ کی آنکھوں کے گرد سفید بال اگے ہوئے تھے۔ اس نے پدم ناگ کو دیکھتے ہی اپنی گردن جھکا دی اور

کہا۔

"عظیم ناگ دیوتا! مجھے کس لئے طلب فرمایا ہے میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔"

پدم ناگ نے اپنا سوال دہرایا اور کہا۔

"کیا یہاں اردگرد تم کسی جادوگر کو جانتے ہو کوئی ایسا جادوگر جو غیبی چیزوں کو بھی دیکھ سکتا ہو۔"

دادا سانپ ایک پل کے لئے چپ ہو گیا۔ وہ کچھ یاد کر رہا تھا۔ پھر گردن اٹھا کر بولا۔

"عظیم ناگ دیوتا! یہاں سے دور ایک شہر کے باہر ویران محل کا کھنڈر ہے۔ میں نے وہاں ایک جادوگر کو دیکھا ہے جو غیبی چیزوں کو دیکھ لیتا ہے اور اسے اپنے قبضے میں کر لیتا ہے۔"

نسطور بڑا خوش ہوا۔ پدم ناگ بھی خوش ہوا کہ کم از کم کسی ایسے جادوگر کا سراغ تو ملا۔ اس نے دادا سانپ سے پوچھا۔

"ویران محل کا کھنڈر یہاں سے کس طرف ہے اور کتنی دور ہے؟"

دادا سانپ نے کہا۔

"یہاں سے جنوب کی طرف جائیں تو راستے میں ایک دریا آتا ہے۔ اس دریا کے پار ایک سنسان علاقہ ہے۔ جہاں دن کے وقت بھی کوئی نہیں جاتا۔ وہاں ایک تالاب کے کنارے ویران کھنڈر ہے جس کے اندر وہ جادوگر رہتا ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پدم ناگ نے دونوں سانپوں کو رخصت کر دیا۔ اور نسطور سے کہا۔

"نسطور! تمہارا مشورہ کام آگیا۔ تم نے کہا تھا سانپ شاید بتا دیں اور انہوں نے بتا دیا ہے۔ چلو۔ اس جادوگر کے ویران کھنڈر میں چلتے ہیں۔"

نسطور کہنے لگا۔

"مگر وہ جادوگر اپنی طلسمی طاقت سے غیبی چیزوں کو دیکھ لیتا ہے۔ وہ ہمیں بھی دیکھ لے گا۔ اس لئے میں بڑی احتیاط سے کام لینا ہو گا۔"

پدم ناگ نے کہا۔

"ہم ویران محل کے کھنڈر تک اڑ کر غیبی حالت میں جائیں گے۔ وہاں جاکر انسانی شکل میں آ جائیں گے اور پھر کسی دوسرے بھیس میں جادوگر کا کھوج لگائیں گے۔ اب چلو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ جادوگر وہاں سے بھی نکل جائے۔"

دونوں دوست فوراً غائب ہوئے اور فضا میں پرواز کر گئے۔ وہ بڑی تیز رفتاری سے اڑ رہے تھے۔ راستے میں ایک دریا آیا۔ یہ وہی دریا تھا جس کے بارے میں دادا سانپ نے انہیں بتایا تھا۔ آگے ایک سنسان ویران جنگل آگیا۔ جنگل کے درمیان میں ایک ویران کھنڈر تھا۔ دونوں اس کھنڈر کے پاس زمین پر اتر آئے۔ نسطور کہنے لگا۔

"میرا خیال ہے اگر یہاں جادوگر ہوتا تو اس نے اپنی طلسمی لہریں ضرور یہاں چھوڑ رکھی ہوتیں۔ مگر مجھے تو یہاں کسی قسم کا طلسم محسوس

نہیں ہوا۔"

پدم نے کہا۔

"اس جادوگر کو یقین ہو گا کہ یہاں کوئی غیر آدمی نہیں آسکتا۔ چلو اندر چل کر دیکھتے ہیں۔"

نسطور نے گہرا سانس کھینچ کر کہا۔

"مگر پدم ناگ! مجھے یہاں نیلی کی خوشبو محسوس نہیں ہو رہی۔ اگر وہ یہاں ہوتی تو مجھے اس کی خوشبو ضرور آتی۔"

پدم ناگ نے کہا۔

"نسطور بھائی! میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا کہ نیلی پتھر کی بن چکی ہے۔ جس مجسمہ کو ہم نے دیکھا تھا وہ نیلی کا مجسمہ نہیں تھا بلکہ وہ خود نیلی تھی جسے جادوگر نے پتھر بنا کر بادشاہ کو پیش کیا ہو گا۔ اب ہمیں اس جادوگر کا کھوج لگا کر اس سے وہ راز معلوم کرنا ہے جس کی مدد سے ہم غیبی لڑکی نیلی کو پھر سے انسان بنا دیں آؤ میرے ساتھ۔"

نسطور اور پدم ناگ کھنڈر میں داخل ہو گئے۔ کھنڈر میں آگے پیچھے دو کوٹھڑیاں بنی ہوئی تھیں جن کی چھت ٹوٹ چکی تھی۔ آگے ایک صحن آگیا۔ وہاں بھی ٹوٹے پھوٹے پتھر بکھرے ہوئے تھے۔ کونے میں انہیں ایک زینہ دکھائی دیا۔ پدم ناگ بولا۔

"یہ زینہ نیچے کسی تہ خانے میں جاتا ہے۔ چلو نیچے چل کر دیکھتے ہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نسطور نے کہا۔

"ابھی تک کسی جادوگر کے یہاں ہونے کا ثبوت نہیں ملا۔ ہو سکتا ہے یہاں جادوگر نہ ہو۔ وہ کسی دوسری جگہ چلا گیا ہو۔"

پدم کہنے لگا۔

"یہ تو نیچے چل کر ہی معلوم ہوگا۔"

وہ غیبی حالت میں تھے اس لئے بڑی آسانی سے زینہ اتر کر بند دروازے میں سے دوسری طرف نکل گئے۔ دوسری طرف ایک کھلا کمرہ تھا جس میں دیوار کے ساتھ بڑے خوبصورت عورتوں اور آدمیوں کے مجسمے لگے ہوئے تھے۔ یہ وہی کمرہ تھا۔ جہاں کافربت ساز نے نیلی کو زندہ پتھر کا مجسمہ بنا دیا تھا۔ اس وقت کافربت ساز وہاں پر نہیں تھا۔ نسطور اور پدم نے دیوار کے ساتھ مجسموں کو دیکھا تو ان کے قریب آگئے۔ نسطور بولا۔

"پدم ناگ! یہ مجسمے بھی مجھے زندہ انسان لگتے ہیں انہیں بھی جادوگر نے اپنے جادو کے زور سے پتھر کے بت بنا دیا ہوا ہے۔"

پدم ناگ بھی ان مجسموں کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ کہنے لگا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو نسطور! مگر یہاں جادوگر دکھائی نہیں دیتا۔"

نسطور نے کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ باہر کسی کام سے گیا ہو۔ ہم یہاں اس کا انتظار کرتے ہیں۔"

دونوں کمرے میں ادھر ادھر پھر کر چیزیں دیکھنے لگے۔ وہاں ایک چھوٹا

سا خالی حوض بھی تھا۔ جس طرح نہانے کا ٹب ہوتا ہے۔ یہ وہ ٹب تھا جس میں کافربت ساز زندہ مرد یا عورت کو بے ہوش کر کے ڈال دیتا تھا پھر مختلف دوائیں ملا کر اسے پانی سے بھر دیتا تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد زندہ انسان پتھر کا مجسمہ بن جاتا تھا۔

اتنے میں زینے پر کسی کے قدموں کی آواز آئی۔ پدم ناگ اور نسطور ایک طرف ہو کر دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔ دوسرے لمحے کافر بت ساز دروازے میں نمودار ہوا۔ اس نے اپنے ہاتھ میں ایک انسانی سر پکڑ رکھا تھا جو کٹا ہوا تھا۔

کافربت ساز کے پاس اتنی طاقت تھی کہ وہ غیبی چیزوں کو دیکھ لیتا تھا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے پدم ناگ اور نسطور کو دیکھ لیا۔ وہ دل میں بڑا خوش ہوا کہ ایک مدت کے بعد دو غیبی انسان اس کے پھندے میں اپنے آپ آکر پھنس گئے ہیں۔ اس کے پاس ایک منتر تھا جو اس کو افریقہ کے ایک جادوگر نے بتایا ہوا تھا۔ اس منتر کی مدد سے وہ کسی بھی غیبی چیز کو ظاہر کر کے اسے بے ہوش کر سکتا تھا۔

پدم ناگ اور نسطور بڑے غور سے کافربت ساز کو دیکھ رہے تھے۔ وہ اسے جادوگر سمجھ رہے تھے۔ کافربت ساز نے ایسا ظاہر کیا جیسے اس نے پدم اور نسطور کو بالکل نہیں دیکھا۔ وہ اپنے کام میں لگا رہا۔ اس نے جنگل میں ایک انسان کی لاش پڑی دیکھی تھی جس کا وہ سر کاٹ کر لے آیا تھا تاکہ اسے پتھر بنا کر فروخت کر دے۔ اس نے کٹے ہوئے انسانی سر کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک میز پر رکھ دیا۔ اس کے بالوں میں کنگھی پھیرنے لگا۔ اصل میں وہ افریقی جادوگر کا خاص منتر پڑھ رہا تھا۔ پدم ناگ اور نسطور چند قدم پیچھے کھڑے اسے غور سے دیکھ رہے تھے کہ وہ کیا کرنے لگا ہے۔

بت ساز نے منتر پڑھ کر اپنا چہرہ پیچھے کیا۔ پیچھے پدم ناگ اور نسطور کھڑے تھے۔ وہ انہیں غیبی حالت میں بھی دیکھ رہا تھا۔ پیچھے مڑتے ہی کافر بت ساز نے زور سے پھونک ماری جو پدم ناگ اور نسطور کے چہرے پر پڑی۔ دونوں کو چکر آگیا اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑے گرتے ہی وہ انسان شکل میں ظاہر ہو گئے۔ بت ساز نے ایک قہقہہ لگایا اور کہا۔

"تم یہاں شاید مجھے ہلاک کرنے آئے تھے۔ مگر اب تم میرے قبضے میں ہو اور میں تمہارے مجسمے بنا کر اس شہر کے سب سے بڑے سوداگر کے پاس فروخت کروں گا۔"

اس نے جلدی جلدی خاص دوائیں تیار کرنی شروع کر دیں۔ پدم ناگ اور نسطور کی یہ حالت تھی کہ وہ پتھر بن چکے تھے۔ ان کا دماغ کام کر رہا تھا۔ وہ سوچ سکتے تھے۔ وہ دیکھ بھی سکتے تھے مگر نہ آنکھوں کے ڈیلے گھما سکتے تھے نہ بول سکتے تھے۔ دونوں اپنی اپنی جگہ پر سوچ رہے تھے کہ یہی وہ جادوگر ہے جس نے نیلی کو پتھر بنا دیا تھا اور اب وہ انہیں بھی پتھر کے مجسمے بنا دے گا۔ نسطور اور پدم دونوں نے اپنی اپنی طاقت آزمانے کی کوشش کی مگر ان کی طاقت بھی ان کے ساتھ ہی پتھر بن چکی تھی۔

اتنی دیر میں بت ساز نے دوائیاں تیار کر کے ٹب میں ڈالیں اور اس کو

پانی سے بھر دیا۔ پھر اس نے سب سے پہلے نسطور کو اٹھا کر ٹب میں ڈالا۔ پتھر تو وہ پہلے ہی بن چکے تھے۔ مگر ٹب میں پڑتے ہی وہ سنگ مرمر کے مجسموں میں تبدیل ہو گئے۔ بت ساز نے دونوں کے مجسموں کو دیوار کے ساتھ لگا دیا اور کمرے کا دروازہ بند کر کے چلا گیا۔

پدم ناگ اور نسطور ساتھ ساتھ پتھر کے مجسمے بنے کھڑے تھے۔ انہیں ایک دوسرے کا احساس تھا مگر وہ ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں کر سکتے تھے۔ وقت گزرتا چلا گیا۔ پدم ناگ نے کچھ دیر کے بعد محسوس کیا کہ کوئی چیز کمرے میں رینگتی ہوئی داخل ہوئی ہے۔ وہ سامنے ہی دیکھ سکتا تھا۔ اپنی آنکھیں اِدھر اُدھر نہیں گھما سکتا تھا۔ اس نے دیکھا کہ اس کی آنکھوں کے بالکل سامنے دیوار کے سوراخ میں سے ایک سرخ رنگ کا سانپ نکلا اور رینگتا ہوا ٹب کے پاس آگیا۔ اس نے اچانک اپنی گردن اٹھائی اور مڑ کر اس دیوار کی طرف دیکھا جہاں نسطور اور پدم ناگ کے مجسمے کھڑے تھے۔

پدم ناگ نے فوراً محسوس کر لیا کہ سرخ سانپ کو پدم ناگ کے وجود کا احساس ہو گیا ہے۔ سرخ سانپ نے بھی پدم ناگ کو دیکھ لیا تھا۔ سانپ رینگتا ہوا پدم ناگ کے مجسمے کے سامنے آکر کنڈلی مار کر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنا سر جھکا دیا اور سانپوں کی زبان میں بولا۔

"عظیم ناگ دیوتا! میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔"

پدم ناگ کوئی جواب نہیں دے سکتا تھا۔ سرخ سانپ نے جب دیکھا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہ ناگ دیوتا بالکل خاموش ہے تو وہ اس کے قریب آگیا۔ پہلے وہ یہی دیکھنا چاہتا تھا کہ پدم ناگ دیوتا زندہ حالت میں دیوار کے ساتھ کھڑا ہے۔ قریب آکر اس نے پدم ناگ کے پاؤں کو منہ لگا کر چھوا تو اسے معلوم ہوا کہ یہ پدم ناگ کا مجسمہ ہے۔ سرخ سانپ بڑا حیران ہوا کہ ناگ دیوتا کا مجسمہ یہاں کہاں سے آگیا۔

وہ کچھ دیر گردن اٹھائے پدم ناگ کے مجسمے کو دیکھتا رہا۔ یہ تماشہ نسطور بھی دیکھ رہا تھا۔ وہ خوش تھا کہ سرخ سانپ کسی ترکیب سے پدم ناگ کو پھر سے زندہ حالت میں لے آئے گا۔ پدم ناگ بھی یہی سوچ رہا تھا۔ مگر جب سرخ سانپ واپس چلا گیا تو دونوں اپنی اپنی جگہوں پر کھڑے سخت مایوس ہو گئے۔ سانپ جس سوراخ سے آیا تھا اسی سوراخ سے واپس چلا گیا۔ کمرے میں ایک بار پھر گہری خاموشی چھا گئی۔ وقت گزرتا چلا گیا۔

کچھ دیر بعد وہی سرخ سانپ سوراخ میں پھر نمودار ہوا اس دفعہ وہ اپنے ساتھ ایک سیاہ سانپ کو بھی لایا تھا جس کے سر پر چھوٹی سی سفید کلغی تھی۔

پدم ناگ نے اس کالے سانپ کو دیکھا تو فوراً سمجھ گیا کہ یہ اس علاقے کا جادوگر سانپ ہے جس کے پاس بڑی طلسمی طاقت ہوتی ہے۔ سرخ سانپ نے بڑی عقلمندی سے کام لیا تھا جو اپنے ساتھ کالے سانپ کو لے کر آیا تھا۔ سرخ سانپ نے اپنی زبان میں کالے سانپ سے کہا۔

"سردار! عظیم ناگ کا بت دیکھ کر مجھے شک ہے کہ اس پر جادو کیا گیا

ہے۔ تم اسے چھو کر دیکھ کہ اصل بات کیا ہے۔"

کالا سانپ پدم ناگ کے مجسمے کے پاس آیا۔ اس نے اپنا منہ پدم ناگ کے پاؤں کے ساتھ لگا کر اپنی زبان بار بار نکالی پھر جلدی سے منہ پیچھے کر کے سرخ سانپ کی طرف دیکھا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو۔ یہ عظیم دیوتا پدم ناگ ہی ہے۔ اس پر کسی بدبخت نے جادو کر کے اسے پتھر بنا دیا ہے۔"

سرخ سانپ بولا۔

"کیا تم ہمارے عظیم ناگ دیوتا کو پھر سے زندہ کر سکتے ہو؟"

کالے سانپ نے کہا۔

"میں اپنا ہر منتر آزماؤں گا اور عظیم ناگ دیوتا کو زندہ کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔"

نسطور اور پدم ناگ دونوں سانپوں کی یہ گفتگو سن رہے تھے۔ کالا سانپ کنڈلی مار کر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنا پھن کھول لیا اور جھوم جھوم کر منہ سے پھنکاریں نکالنے لگا۔ پھر اس نے پدم ناگ کے گرد سات چکر لگائے۔ اس کے بعد سامنے آکر دوبارہ بیٹھ گیا۔ وہ جھوم رہا تھا۔ جھومتے جھومتے وہ رینگتا ہوا پدم ناگ کے قریب کھسکتا چلا گیا۔ جب بالکل قریب آگیا تو اس نے زور سے پھنکار پدم ناگ کے مجسمے کے پاؤں پر ماری۔

اس پھنکار میں بڑے زبردست طلسم کا اثر تھا۔ پدم ناگ کے پتھر کے جسم میں گرمی کی ایک تیز لہر دوڑ گئی۔ اس کے ساتھ ہی وہ پتھر سے دوبارہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زندہ حالت میں آگیا۔ اس نے کالے سانپ کی طرف دیکھ کر کہا۔

"تم نے اپنا فرض پورا کر دیا۔ میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

کالے سانپ اور سرخ سانپ نے اپنے اپنے سر جھکا دیئے۔ کالے سانپ نے کہا۔

"عظیم ناگ دیوتا! یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں آپ کی کوئی خدمت کر سکا۔ مجھے بتایئے وہ کون شخص ہے جس نے آپ کو پتھر بنا دیا تھا تاکہ میں اس سے ایسا انتقام لوں کہ جس کو اس کی نسلیں تک یاد رکھیں۔"

پدم ناگ نے کہا۔

"اس جادوگر سے انتقام میں خود لوں گا تم دونوں اب جا سکتے ہو۔"

دونوں سانپ تعظیم بجا دو کر واپس چلے گئے۔ پدم ناگ نے نسطور کی طرف دیکھا اور کہا۔

"دوست! تم گھبراؤ نہیں۔ میں خود تمہیں دوبارہ زندہ حالت میں لا سکتا ہوں۔"

اتنا کہہ کر پدم ناگ کے منہ سے ایک پھنکار نکلی۔ اس پھنکار میں شرارے تھے۔ شرارے نسطور کے پتھر کے جسم سے ٹکرائے اور وہ بھی زندہ حالت میں واپس آگیا۔

○☆○

ویران محل کی چڑیل

زندہ حالت میں آتے ہی نسطور بولا۔

"پدم ناگ! یہ جادوگر تو کوئی بڑا شیطان قسم کا جادوگر ہے۔ اگر سرخ اور کالا سانپ یہاں نہ آتے تو ہم پتھر کے مجسمے ہی بنے رہتے۔"

پدم ناگ نے کہا۔

"یہ خدا کی مہربانی ہے ہم پر کہ اس نے ہماری مدد کے لئے سرخ سانپ کو بھیج دیا مگر تم ٹھیک کہتے ہو یہ کوئی بڑا زبردست جادوگر ہے جس کے طلسم کا اثر مجھ پر ہو گیا۔ مگر اب میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔"

نسطور نے کہا۔

"مگر اسے ہلاک کرنے سے پہلے ہمیں نیلی کو دوبارہ زندہ کرنے کا راز بھی معلوم کرنا ہو گا۔"

پدم ناگ کہنے لگا۔

"یہ طلسم اب میری پھنکار میں شامل ہو گیا ہے۔ نیلی کو میں اپنی طلسمی پھنکار سے دوبارہ زندہ کرلوں گا۔ مجھے حیرانی ہے کہ یہ خیال پہلے مجھے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیوں نہ آیا۔ میرا خیال تھا کہ نیلی کے مجسمے کو میری پھنکار شاید زندہ نہ کر سکے گی۔ اب ہمیں اس جادوگر سے بدلہ لینا ہے۔"

نسطور بولا۔

"اگر ہم غائب ہو گئے تو وہ دوبارہ ہم پر طلسمی منتر پڑھ کر پھونکے گا اور ہمیں پھر بے ہوش کر دے گا۔ اس کے طلسمی منتر کا مقابلہ شاید ہم نہیں کر سکیں گے۔"

پدم ناگ نے تھوڑی دیر کچھ سوچا اور کہنے لگا۔

"تم غائب ہو کر کھنڈر کی چھت پر چلے جاؤ۔ میں یہاں جادوگر کا انتظار کروں گا۔"

نسطور اسی وقت غائب ہوا اور کھنڈر کی چھت پر چلا گیا۔ پدم ناگ نے نسطور کے جانے کے بعد ایک نیلے سانپ کا روپ اختیار کیا اور دیوار کے ساتھ کنڈلی مار کر بیٹھ گیا۔

کچھ وقت گزر گیا تو کافر بت ساز واپس کمرے میں آگیا۔ وہ سیدھا مجسموں والی دیوار کے پاس آیا تاکہ نئے مجسموں کا معائنہ کرے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ دونوں نئے مجسمے غائب تھے۔ وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اچانک اس کی نظر نیلے سانپ پر پڑی جو کونے میں کنڈلی مارے بیٹھا تھا۔ بت ساز نے سانپ کو گھور کر دیکھا۔ وہ سوچنے لگا کہ اس سانپ کو بھی سیاہ پتھر کے مجسمے میں بدل دینا چاہیے۔ جونہی وہ پدم ناگ کی طرف بڑھا۔ پدم ناگ زور سے پھنکارا۔ اس کی پھنکار کی گرم لہریں بت ساز کے چہرے پر پڑیں

اور وہ وہیں ساکت ہو گیا۔ اس نے ایک منتر پڑھنے کی کوشش کی مگر اس کی زبان ساتھ نہ دے سکی۔

پدم ناگ سمجھ گیا تھا کہ اس کی پھنکار نے اثر کر دیا ہے۔ وہ فوراً انسانی شکل میں واپس آگیا۔ اس نے بت ساز کی طرف گھورتے ہوئے کہا۔

"اب تم کسی معصوم انسان کو پتھر کا مجسمہ نہ بنا سکو گے۔ تم نے ہماری بہن نیلی کو پتھر بنایا۔ پھر مجھے اور میرے دوست نسطور کو پتھر بنایا۔ خدا جانے تم اس سے پہلے کتنے لوگوں کے ساتھ یہ ظلم کر چکے ہو۔ مگر اب تمہاری اپنی باری آگئی ہے۔ مگر میں تمہیں انسانی پتھر کا مجسمہ نہیں بناؤں گا۔"

شیطان بت ساز یہ سب کچھ سن رہا تھا مگر وہ نہ تو بول سکتا تھا اور نہ اپنی جگہ سے حرکت کر سکتا تھا۔ پدم ناگ شیطان بت ساز کے قریب آگیا۔ اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا۔ پھر اپنی ایک انگلی اس کے ماتھے کے ساتھ لگا دی اور ایک طلسمی منتر پڑھ کر پھونکا۔ منتر پھونکنے کی دیر تھی کہ شیطان بت ساز انسان سے بندر بن گیا۔ بندر بنتے ہی شیطان بت ساز بھاگنے لگا مگر پدم ناگ کی ایک ہی پھنکار نے اسے وہیں پتھر بنا دیا۔ پدم ناگ نے کہا۔

"اب تم ساری زندگی پتھر کا بندر بنے رہو گے تم نہ زندوں میں ہو گے نہ مردوں میں تمہارا یہی انجام ہونا چاہیے تھا۔"

"پھر پدم ناگ نے نسطور کو آواز دی۔ نسطور آواز سن کر فوراً نیچے آگیا۔ وہ غیبی حالت میں تھا۔ پدم ناگ بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"نسطور بھائی! اب تم انسانی حالت میں واپس آسکتے ہو۔ میں نے شیطانی جادوگر سے اس تمام مظلوموں کا بدلہ لے لیا ہے جن کو اس نے پتھر بنایا تھا۔ یہ دیکھو میں نے اسے بندر کا مجسمہ بنا دیا ہے۔"

نسطور نے زور سے شیطان بت ساز یعنی بندر کے سر پر تھپڑ مارا اور کہا۔

"جو دوسروں پر ظلم کرتا ہے۔ اس کا یہی انجام ہونا چاہیے۔"

پھر نسطور نے پدم ناگ کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"مگر کیا تم نے اس سے وہ راز معلوم کر لیا ہے جس کی مدد سے ہم نیلی بہن کو پتھر کے مجسمے سے زندہ انسان بنا سکیں؟"

پدم ناگ کہنے لگا۔

"وہ منتر اصل میں میرے پاس ہی تھا مگر مجھے اس کا احساس نہیں تھا۔ جس پھنکار نے ہمیں پتھر سے انسان بنا دیا ہے وہی نیلی کو بھی زندہ کر دے گی۔ چلو' اب بادشاہ کے محل میں چلتے ہیں۔"

نسطور کہنے لگا۔

"پدم بھائی! یہ جو یہاں پتھر کے بت ہیں ہو سکتا ہے یہ بھی مظلوم انسان ہوں۔ ان کو بھی اپنی پھنکار سے زندہ کر دو۔"

پدم ناگ نے مجسموں کی طرف دیکھا۔ جو دیوار کے ساتھ لگے ہوئے تھے ان میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ پدم ناگ نے باری باری ان سب کو پھنکار مار کر زندہ کر دیا۔ سب پدم ناگ کا شکریہ ادا کرنے لگے۔

پدم ناگ نے ان سے کہا۔

"اب تم لوگ آزاد ہو۔ جہاں چاہے جا سکتے ہو۔"

سب مرد اور عورتیں خوشی خوشی کھنڈر سے نکل کر بھاگ گئیں۔ نسطور اور پدم وہاں سے بادشاہ کے محل کی طرف پرواز کر گئے۔ جس وقت وہ بادشاہ کے محل کے قریب پہنچے تو پدم ناگ نے نسطور سے کہا۔

"نسطور بھائی! ہمیں بادشاہ کے محل میں کسی خاص ترکیب کے ساتھ داخل ہونا ہوگا۔ تاکہ ہم نیلی کو انسانی حالت میں وہاں سے اسے اپنے ساتھ بھی لا سکیں۔ اگر اس طرح گئے تو ہو سکتا ہے نیلی زندہ حالت میں آنے کے بعد غائب نہ ہو سکے۔ اس کی غیب ہو جانے کی طاقت واپس نہ آئے۔ تب بادشاہ اسے محل سے واپس نہیں جانے دے گا۔"

نسطور نے کہا۔

"تو پھر کونسی ترکیب اختیار کریں؟"

پدم ناگ کہنے لگا۔

"ایک ترکیب میری سمجھ میں آگئی ہے۔ یہاں ایک ٹیلے کے پاس اتر چلو۔"

وہ ٹیلے کے پاس اتر آئے۔ یہاں وہ دوبارہ واپس انسانی شکل میں آگئے۔ پدم ناگ نے اسی وقت ایک سانپ کو بلایا۔ سانپ حاضر ہو گیا۔ اس نے سانپ سے کہا۔

"فوراً بادشاہ کے محل میں جاؤ اور اس کی ملکہ کو جا کر ڈس دو' مگر یاد

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رکھو۔ اس کے جسم میں صرف اتنا زہر داخل کرنا کہ وہ بے ہوش ہو جائے۔ مرے نہیں۔"

سانپ نے ادب سے سر جھکا کر کہا۔

"جو حکم میرے عظیم ناگ دیوتا۔"

یہ کہہ سانپ چلا گیا۔ پدم ناگ نے نسطور سے کہا۔

"اب چلو شہر کے اندر چلتے ہیں۔"

وہ ٹیلے سے اٹھ کر شہر کی طرف چل پڑے۔ دن کا وقت تھا۔ سورج چمک رہا تھا۔ شہر میں داخل ہو کر وہ ایک باغ میں بیٹھ گئے۔ پدم ناگ نے کہا۔

"ابھی سارے شہر میں یہ خبر پھیل جائے گی کہ ملکہ کو سانپ نے کاٹ لیا ہے۔ اس کے بعد ہمارا کام شروع ہو جائے گا۔"

دوسری طرف سانپ زمین کے نیچے سے ہوتا ہوا بادشاہ کے محل میں پہنچ گیا۔ اسے ملکہ کی خاص خوشبو آ رہی تھی۔ اس خوشبو کے پیچھے پیچھے وہ ایک کمرے میں روشندان کے ذریعے داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ ملکہ ایک شاندار پلنگ پر بیٹھی ہے اور کنیزیں اس کے سنگار کر رہی ہیں۔

سانپ روشندان سے ہوتا ہوا دیوار پر سے رینگتا کمرے میں اتر گیا۔ وہ پیچھے سے ہو کر ملکہ کے پلنگ پر آیا اور آتے ہی اس نے ملکہ کی گردن پر ڈس دیا۔ ملکہ کی چیخ نکل گئی۔ سانپ کو دیکھ کر کنیزوں نے چلانا شروع کر دیا۔

"سانپ! سانپ! ملکہ کو سانپ نے کاٹ لیا۔"

سارے محل میں شور مچ گیا۔ ملکہ پلنگ پر بے ہوش ہو کر پڑی تھی۔ بادشاہ امیر وزیر سارے وہاں جمع ہو گئے' بادشاہ غم سے نڈھال ہو گیا۔ اسی وقت شاہی حکیم کو بلایا گیا۔ شاہی حکیم نے ہر قسم کی دوائی آزمائی مگر ملکہ کو ہوش نہ آیا۔ ملکہ کا جسم نیلا پڑنے لگا تھا۔ بادشاہ نے اعلان کروا دیا کہ جو کوئی ملکہ کو ٹھیک کرے گا منہ مانگا انعام پائے گا۔ جب یہ اعلان پدم ناگ نے اور نسطور نے سنا تو پدم نے کہا۔

"چلو بادشاہ کے محل میں' اب ہمارا کام شروع ہو گا۔"

دونوں بادشاہ کے محل میں آ گئے۔ پدم ناگ نے دربان سے کہا۔

"بادشاہ سے جا کر کہو کہ میں ملکہ کو ٹھیک کر سکتا ہوں۔"

بادشاہ نے فوراً پدم ناگ اور نسطور کو محل میں بلوا لیا۔ وہاں سارے شہر کے حکیم اور طبیب جمع تھے۔ ملکہ پلنگ پر بے ہوش تھی۔ اس کا جسم نیلا پڑ چکا تھا۔ سانس آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ بادشاہ نے پدم ناگ کو دیکھا تو پوچھا۔

"کیا تم میری ملکہ کو ٹھیک کر سکتے ہو؟"

پدم ناگ نے کہا۔

"بادشاہ سلامت! میں ملکہ صاحبہ کو بالکل صحت مند کر دوں گا۔ مگر کیا آپ مجھے منہ مانگا انعام دیں گے؟"

بادشاہ نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ہم تمہیں اعلان کے مطابق منہ مانگا انعام دیں گے۔ اب جلدی سے ملکہ کو ٹھیک کردو۔ اس کو کسی بڑے زہریلے سانپ نے کاٹا ہے۔"

پدم ناگ نے کہا۔

"بادشاہ سلامت! جس زہریلے سانپ نے ملکہ کو کاٹا ہے وہی زہریلا سانپ اسے ٹھیک کرے گا۔"

بادشاہ اور وہاں جمع سارے لوگ حیران ہو کر پدم ناگ کو دیکھنے لگے کہ یہ کس قسم کی باتیں کر رہا ہے۔ پدم ناگ نے آنکھیں بند کرلیں اور دل ہی دل میں اس سانپ کو حاضر ہونے کا حکم دیا جس نے ملکہ کو ڈس لیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد سب یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ایک سانپ روشندان میں سے نیچے اتر کر پلنگ کی طرف آرہا تھا۔ پدم ناگ نے کہا۔

"پیچھے ہٹ جائیں۔ اس سانپ کو کوئی کچھ نہ کہے۔ ورنہ ملکہ صاحبہ کی زندگی واپس نہ آسکے گی۔"

بادشاہ درباری حکیم طبیب سب پرے پرے ہٹ گئے۔ سب نے دیکھا کہ سانپ رینگتا ہوا پلنگ پر چڑھ آیا پدم ناگ نے اسے سانپوں کی زبان میں حکم دیا۔

"جو زہر تم نے ملکہ کے جسم میں داخل کیا ہے اسے فوراً چوس لو۔"

سانپ یہ حکم سنتے ہی آگے بڑھا۔ سب نے دیکھا کہ سانپ نے ملکہ کی گردن کے ساتھ اس جگہ منہ لگا دیا جہاں سانپ کے ڈسنے کا نشان تھا۔ سانپ نے ملکہ کے جسم سے سارا زہر چوس لیا اور منہ ہٹا کر بولا۔

"عظیم ناگ دیوتا! میں نے سارا زہر چوس لیا ہے۔"

پدم ناگ نے اس واپس جانے کا حکم دیا۔ سانپ جس طرف سے آیا تھا اس طرف واپس چلا گیا۔ دیکھتے دیکھتے ملکہ کو ہوش آگیا۔ اس کا جسم جو نیلا پڑ گیا تھا بالکل گورا چٹا ہو گیا۔ ملکہ نے آنکھیں کھول دیں۔ درباری خوش ہو کر بادشاہ کو مبارک بادیاں دینے لگے۔ بادشاہ نے ملکہ کے سر پر ہاتھ پھیر کر کہا۔

"ملکہ خدا نے تمہیں پھر سے نئی زندگی عطا کر دی۔"

پھر پدم ناگ کی طرف دیکھا اور کہا۔

"اے دوست! تم نے ہماری ملکہ کی جان بچائی ہے۔ ہم اپنا وعدہ پورا کریں گے اور تمہیں منہ مانگا انعام دیں گے۔ بولو! تم کیا چاہتے ہو؟"

تب پدم ناگ نے کہا۔

"اے بادشاہ! تمہارے کمرے میں ایک عورت کا مجسمہ ہے جس کی آنکھیں نیلی ہیں مجھے وہ مجسمہ بخش دو۔"

بادشاہ نے حیران ہو کر کہا۔

"بس.... میں نے تو سوچا تھا کہ تم مجھ سے آدھی سلطنت مانگو گے۔ میں تمہیں وہ مجسمہ انعام میں دیتا ہوں۔"

بادشاہ نے اسی وقت حکم دے دیا۔ پدم ناگ اور نسطور دو غلاموں کے ساتھ بادشاہ کے کمرے میں گئے۔ وہاں نیلی کا مجسمہ چبوترے پر دوسرے مجسموں کے ساتھ کھڑا تھا۔ غلاموں نے مجسمہ اتارا اور محل سے باہر لے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آئے۔ وہاں شاہی رتھ تیار کھڑا تھا۔ نسطور اور پدم ناگ نے مجسمہ رتھ پر رکھوایا۔ خود ساتھ بیٹھے اور سرائے میں آ گئے۔ سرائے میں آکر انہوں نے رتھ بان کو رخصت کیا اور نیلی کے مجسمے کو اپنی کوٹھڑی میں لے آئے۔ نسطور نے دروازہ بند کر دیا اور پدم سے کہا۔

"دوست! اب اسے پھنکار سے دوبارہ زندہ کر دو۔"

پدم ناگ نے خاص منتر پڑھ کر نیلی کے مجسمے پر پھونک ماری تو نیلی کے پتھر کے بت میں جان پڑ گئی۔ نیلی نے نسطور کو دیکھ کر کہا۔

"نسطور بھائی! میں بڑی خوش ہوں کہ تم نے اور پدم ناگ نے مجھے پھر سے زندہ کر دیا۔ مگر پدم ناگ کا میں نے ذکر تو سنا تھا دیکھا آج ہے۔"

پدم ناگ نے کہا۔

"نیلی بہن! میں نے بھی تمہارا بہت ذکر سنا تھا مگر آج دیکھا ہے اور تمہیں دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے۔"

نیلی نے پدم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری شکر گزار ہوں۔ مگر تم لوگوں کو کیسے پتہ چلا کہ میں بادشاہ کے محل میں ہوں۔"

نسطور نے نیلی کو ساری کہانی بیان کر دی۔ نیلی کہنے لگی۔

"وہ بڑا شیطان مجسمہ ساز تھا۔ اچھا ہوا کہ اپنے انجام کو پہنچا۔ اب وہ کسی انسان پر ظلم نہیں کر سکے گا۔ یہ بتاؤ کہ زکوٹا کہاں ہے؟"

نسطور نے کہا۔

"اس کا کچھ پتہ نہیں۔ وہ ہم سے بچھڑ گیا ہے۔ وہ بھی تمہاری تلاش میں کہیں نکل گیا ہو گا۔ ہم اب اکٹھے چل کر اسے تلاش کریں گے اور اس کے بعد کالے جادوگر کا خاتمہ کریں گے۔"

پدم ناگ بولا۔

"ہاں میں بھی چاہتا ہوں۔ کالے جادوگر کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کے بعد ہی میں تم سے رخصت ہوں گا۔"

"زکوٹا کس طرف گیا ہو گا؟" نیلی نے پوچھا۔

نسطور نے کہا۔

"کچھ معلوم نہیں، بہرحال ہم اب یہاں سے ملک یونان کی طرف جائیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ زکوٹا کی وہیں کسی جگہ معلومات ہو جائے اگر وہ ہمیں یونان میں نہ ملا تو پھر کسی دوسرے ملک کی طرف نکل جائیں گے۔"

پدم ناگ نے نیلی کی طرف دیکھا اور کہا۔

"نیلی بہن! تم غائب ہو کر دکھاؤ۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا تمہاری طاقت تمہارے پاس واپس آ چکی ہے۔"

نیلی مسکرائی اور بولی۔

"پدم بھائی! مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ میری طاقت مجھے واپس مل چکی ہے۔"

یہ کہہ نیلی نے سانس کھینچی اور وہ غائب ہو گئی۔ نسطور اور پدم ناگ اسے دیکھ رہے تھے۔ پدم ناگ بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ہم تمہیں غیبی حالت میں بھی دیکھ سکتے ہے۔ کسی ایسی جگہ چلنا چاہیے جہاں ہمیں یہ معلوم ہو سکے کہ تم واقعی غائب ہو اور کوئی دوسرا آدمی تمہیں نہیں دیکھ رہا۔"

تینوں کوٹھڑی سے باہر آگئے۔ نسطور اور پدم ناگ انسانی شکل میں تھے۔ نیلی غیبی حالت میں ان کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔ سرائے کے باہر بڑی رونق تھی۔ سرائے کا مالک گدی پر بیٹھا حساب کتاب کر رہا تھا۔ ایک مداری تماشا دکھا رہا تھا۔ ایک درخت کے نیچے ایک آدمی بیٹھا دوسرے کو صندوقچی میں سے چاندی کے زیور نکال کر دکھا رہا تھا۔

نسطور نے کہا۔

"نیلی بہن! اس آدمی کی صندوقچی غائب کر دو۔"

نیلی درخت کے پاس گئی اور اس آدمی کے ہاتھ سے صندوقچی کھینچ کر اپنے ہاتھ میں پکڑلی۔ صندوقچی نیلی کے ہاتھ میں آتے ہی غائب ہو گئی۔ وہ آدمی حیران ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

پدم ناگ نے نسطور سے کہا۔

"نیلی واقعی غائب ہے۔ وہ آدمی نیلی کو نہیں دیکھ رہے۔"

نیلی نے صندوقچی دوبارہ وہاں رکھ دی۔ صندوقچی کو ایک دم واپس ظاہر ہوتے دیکھ کر دونوں آدمی ڈر گئے۔ انہوں نے صندوقچی اٹھائی اور بھوت بھوت کا شور مچاتے وہاں سے بھاگ گئے۔ نیلی واپس نسطور اور پدم ناگ کے پاس آگئی۔

"اب تمہیں یقین آگیا ہو گا کہ میں غائب ہوں مجھے بھی یقین آگیا ہے۔"

پدم اور نسطور کو اطمینان ہو گیا کہ نیلی کی طاقت واپس آچکی ہے اسی رات ایک قافلے میں شامل ہو کر وہ ملک یونان کی طرف روانہ ہو گئے۔

اب ہم تھوڑی دیر کے لئے اپنے دوست زکوٹا کی طرف چلتے ہیں آپ کو یاد ہو گا کہ وہ نسطور اور نیلی کی تلاش میں شکتی سانپ کے ساتھ ملک یونان کی طرف گیا تھا۔ شکتی سانپ پدم ناگ نے زکوٹا کے پاس چھوڑ دیا تھا تاکہ وہ مصیبت کے وقت زکوٹا کی مدد کرے۔ زکوٹا جس قافلے کے ساتھ سفر کر رہا تھا وہ آدھی رات کے وقت ملک یونان کے ایک شہر میں پہنچا۔ یہاں ایک بندر گاہ تھی۔ اس بندر گاہ سے انہیں سمندری جہاز میں سوار ہو کر یونان پہنچنا تھا۔ صبح صبح وہ جہاز میں سوار ہو گئے۔ یہ جہاز سارا دن سمندر میں سفر کرتا رہا اور شام کے وقت یونان کی بندرگاہ پر پہنچ گیا۔

زکوٹا نے شکتی سانپ کو اپنے لمبے کرتے کی جیب میں چھپا رکھا تھا۔ یونان کے شہر میں گرمی کا موسم تھا۔ شکتی سانپ نے زکوٹا سے کہا۔

"زکوٹا بھائی! مجھے گرمی لگتی ہے۔ مجھے جیب سے نکال کر اپنی کلائی کے گرد لپیٹ لو۔"

زکوٹا نے شکتی سانپ کو جیب سے نکالا اور اپنی کلائی کے گرد لپیٹ لیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زکوٹا نے شہر میں آتے ہی وہاں کی فضا کو سونگھا اور شکتی سے کہا۔

"شکتی بھائی! مجھے اس شہر کی فضا میں نیلی اور نسطور میں سے کسی کی خوشبو نہیں آرہی۔"

شکتی سانپ نے جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے وہ یہیں کسی جادوگر کی قید میں ہوں اور جادو کی وجہ سے ان کی جسم کی خوشبو بند ہو چکی ہو۔"

زکوٹا بولا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو۔ اب آئے ہیں تو انہیں ضرور تلاش کریں گے۔ چلو پہلے چل کر کسی جگہ ٹھہرنے کا انتظام کرتے ہیں۔"

یونان کے اس شہر میں ایک پرانی سرائے تھی جو ایک چھوٹی سی جھیل کے کنارے پر بنی ہوئی تھی۔ اس سرائے کی دوسری منزل میں زکوٹا نے ایک کوٹھڑی کرائے پر لے لی۔ کوٹھڑی کی کھڑکی پیچھے جھیل کی طرف کھلتی تھی۔ رات کو انہوں نے آرام کیا اور دوسرے روز زکوٹا سانپ کو لے کر نسطور اور نیلی کی تلاش میں شہر میں نکل کھڑا ہوا۔

یہ یونان کی تہذیب کے عروج کا زمانہ تھا اور شہر کی ریاست پر ایک بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ شہر میں بت پرستی کا رواج عام تھا اور لوگ سمندر زمین اور آسمان کے دیوتاؤں کے بت بنا کر ان کی پوجا کرتے تھے۔ شہر کے درمیان ایک بہت بڑا مندر تھا۔ اس مندر میں سمندر کے دیوتا کا بہت بڑا بت تھا۔ یونانی مرد عورتیں اس بت کے آگے رات کے وقت رقص کرتے

تھے۔ اور دیوتا کو خوش کرتے تھے۔ مندر کا پجاری ان سے دیوتا کے درشن کرانے کے بھاری نذرانے وصول کرتا تھا۔ اس مندر میں بت پرستوں کے سوائے دوسرا کوئی شخص داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ اگر کوئی غیر مذہب کا آدمی وہاں آجاتا تھا۔ تو پجاری کے آدمی اسے وہیں ہلاک کر ڈالتے تھے۔ اس رسم کا زکوٹا کو علم نہیں تھا۔ وہ سارا دن شہر میں نیلی اور نسطور کو تلاش کرتا پھرا۔ جب شام ہوئی تو مندر کے اندر اور باہر روشنی دیکھ کر شکتی سانپ سے کہنا لگا۔

"شکتی بھائی! اس جگہ بڑی رونق ہے چلو اندر چل کر سیر کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ یہاں کیا ہو رہا ہے۔"

شکتی سانپ نے کچھ سوچ کر کہا۔

"زکوٹا! میرا اندر جانے کو دل نہیں کرتا۔"

زکوٹا اس دوران مندر کے دروازے کے پاس آگیا تھا اور اندر اسے رقص کرتی عورتیں نظر آرہی تھیں۔ اس نے ہنس کر کہا۔

"شکتی بھائی! اندر عورتیں رقص کر رہی ہیں بڑی رونق ہے۔ اندر چلتے ہیں۔"

زکو ا مندر میں داخل ہو گیا۔ وہ دیوتا کے بت کے پاس آکر کھڑا ہو گیا اور رقص کرتی عورتوں کو دیکھ دیکھ کر خوش ہونے لگا۔ اتنے میں پجاری کی اس پر نظر پڑ گئی۔ اس نے اپنے خاص آدمیوں کو اشارہ کیا کہ یہ آدمی اجنبی لگتا ہے اس کو جاکر پوچھ کہ وہ کون ہے۔ دو آدمی فوراً زکوٹا کی طرف

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دوڑے۔

زکوٹا نے شکتی سانپ اپنی کلائی میں لپیٹا ہوا تھا اور بڑے مزے سے دیوار سے ٹیک لگائے یونانی عورتوں کو رقص کرتے دیکھ رہا تھا۔ پجاری کے آدمی اس کے قریب آگئے۔ ایک آدمی نے زکوٹا سے پوچھا۔

"تم کون؟"

زکوٹا نے کہا۔

"بھائی میں مسافر ہوں۔ مندر دیکھنے آگیا ہوں۔"

دوسرے نے پوچھا۔

"تم نے کلائی میں یہ سانپ کیوں ڈال رکھا ہے۔؟ تمہیں پتہ نہیں کہ یہ کسی کو کاٹ لے گا۔"

زکوٹا نے ہنس کر کہا۔

"میرے بھائی! میں سپیرا ہوں۔ شہر میں سانپ کا تماشہ دکھاتا ہوں۔ یہ میرا اپنا سانپ ہے۔ اس کا زہر نکال دیا گیا ہے یہ کسی کو نہیں کاٹتا۔"

پہلے والے نے پوچھا۔

"کیا تم بت پرست ہو؟ کیا تم ہمارے دیوتا کی پوجا کرتے ہو؟"

زکوٹا نے نفی میں سر ہلایا اور بولا۔

"نہ بھائی! میں بت پرست نہیں ہوں۔ میں تو ایک خدا' ایک رسول کا ماننے والا ہوں میں تو بتوں کی پوجا کرنے والوں پر لعنت بھیجتا ہوں۔"

اتنا سننا تھا کہ پجاری کے آدمیوں نے تلواریں نکال لیں اور زکوٹا پر

حملہ کر دیا۔ اگر زکوٹا عین وقت پر دوڑ کر چبوترے پر نہ چڑھ جاتا تو اس کی گردن اڑ گئی تھی۔ شکتی سانپ نے کہا۔

"زکوٹا! میری دم اپنے منہ میں ڈال لو۔ جلدی کرو۔"

زکوٹا نے ایسا ہی کیا۔ شکتی سانپ نے پھنکار ماری اور دونوں غائب ہو گئے۔ پجاری کے غنڈے حیران پریشان ہو کر ایک دوسرے کو تکنے لگے کہ ابھی جو آدمی یہاں کھڑا تھا وہ اچانک کہاں اور کیسے غائب ہو گیا۔ وہ دوڑ کر پجاری کے پاس گئے اور سارا ماجرا سنایا۔ پجاری بھانپ گیا کہ مندر میں کوئی بڑا زبردست جادوگر داخل ہو گیا ہے۔ اس کو اسی طرح اپنے قبضے میں کرنا چاہیے تاکہ دوسرے لوگوں پر اپنا زیادہ رعب جما کر دو[illegible] جائے۔

اس نے اپنے آدمیوں سے کہا۔

"کون سے چبوترے پر وہ آدمی غائب ہوا تھا؟"

انہوں نے دور سے پجاری کو چبوترا دکھایا۔

پجاری نے کہا۔

"اب تم اسی جگہ کھڑے رہو۔ میں چبوترے کے پاس جاتا ہوں۔ اس طرف کسی کو مت آنے دینا۔"

یہ کہہ کر پجاری دوڑ کر چبوترے کے پاس آگیا اور بڑے عاجزانہ انداز میں ہاتھ جوڑ کر بولا۔

"اے عظیم انسان! میں اپنے آدمیوں کی طرف سے فوراً معافی مانگتا ہوں۔ وہ ناسمجھ بیوقوف تھے۔ ان کو تمہاری طاقت کا علم نہیں تھا۔ ہمیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

معاف کرو اور مجھے اپنی خدمت کا موقع دو۔"

زکوٹا اس وقت چبوترے پر بیٹھا تھا۔ وہ غائب تھا۔ کیونکہ شکتی سانپ کی دم ابھی تک اس کے منہ میں تھی۔ اس نے دم منہ سے نکال لی اور ظاہر ہو گیا۔ پجاری نے غور سے زکوٹا کی طرف دیکھا اور سمجھ گیا کہ یہ کوئی زبردست طاقت والا جادوگر ہے۔ جس کے ہاتھ میں سانپ بھی ہے۔ پجاری نے مکاری سے کام لیتے ہوئے اپنے ہاتھ جوڑ دیئے اور زکوٹا سے کہا۔

"عظیم انسان! مجھے معاف کر دے۔ میں معافی مانگتا ہوں اور میرے ساتھ چل کر میری دعوت قبول فرما۔"

زکوٹا بڑا خوش ہوا کہ پجاری اس کا گرویدہ ہو گیا ہے۔

شکتی سانپ نے سانپوں کی زبان میں زکوٹا سے کہا۔

"زکوٹا یہ شخص مجھے کوئی عیار لگتا ہے اس کی دعوت قبول نہ کرنا۔"

زکوٹا نے سانپوں کی زبان میں مسکرا کر کہا۔

"شکتی بھائی! یہ ہمارا کیا بگاڑ لے گا۔ اگر کوئی ایسی ویسی بات ہوئی تو میں تمہاری دم منہ میں لے کر غائب ہو جاؤں گا۔ میں جانتا ہوں کہ ابھی میرے اندر غائب ہونے کی طاقت واپس نہیں آئی۔ لیکن تم جو میرے پاس ہو۔ مجھے کوئی خطرہ نہیں۔"

شکتی سانپ خاموش ہو گیا۔

زکوٹا نے پجاری سے کہا۔

"چلو بھائی! ہم تمہاری دعوت قبول کرتے ہیں۔"

پجاری بڑا خوش ہوا اور خوشی خوشی زکوٹا کو لے کر مندر میں اس کا جو خاص کمرہ تھا وہاں آگیا۔ وہاں آتے ہی اس نے نوکروں کو حکم دیا کھانے کو پھل لائے جائیں۔

اسی وقت وہاں دستر خوان لگ گیا اور طرح طرح کے میٹھے پھلوں کے طشت سج گئے۔ زکوٹا مزے لے لے کر پھل کھانے لگا۔ اس پجاری کے پاس ایک جادوگر راجہ کا دیا ہوا ایک خاص مرتبان تھا۔ اس مرتبان میں یہ طلسم تھا کہ جو کوئی اس میں جھانک کر دیکھتا تھا مرتبان اسے اپنے اندر کھینچ کر قید کر لیتا تھا۔ پجاری نے سانپ کو شروع ہی سے شک کی نظر سے دیکھا تھا۔ وہ اپنے علم کے زور سے سمجھ گیا تھا کہ اس سانپ میں ضرور کوئی طلسمی طاقت ہے۔ چنانچہ اس نے سانپ کو زکوٹا سے الگ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

اس نے زکوٹا سے کہا۔

"اے عظیم دیوتا! میں نے تمہارے سانپ کے لئے دوسرے کمرے میں مٹھائیاں اور میٹھا دودھ پیالوں میں بھر کر رکھوا دیا ہے۔ میری خواہش ہے کہ اپنے سانپ سے کہو کہ وہ دوسرے کمرے میں جا کر مزے سے دودھ پئے اور مٹھائیاں کھائے۔"

زکوٹا نے خوش ہو کر کہا۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں۔ جاؤ سانپ بھائی تم بھی دوسرے کمرے میں جا کر مزے اڑاؤ۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شکتی سانپ کا دل زکوٹا سے الگ ہونے کو نہیں چاہتا تھا۔ مگر زکوٹا کے مجبور کرنے پر وہ اس کی کلائی سے اتر کر دوسرے کمرے کی طرف چل دیا۔ پھر اس نے دل میں یہ بھی سوچا کہ یہ پجاری ان کا کیا بگاڑ لے گا۔ وہ شکتی سانپ ہے۔ پجاری اس کی طاقت کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔

جب شکتی سانپ دوسرے کمرے میں چلا گیا تو میدان خالی دیکھ کر پجاری نے طلسمی مرتبان منگوا کر زکوٹا کو دکھایا اور اس کا ڈھکن اٹھا کر بولا۔

"مہاراج! اس مرتبان کے اندر ایک عجیب چیز رکھی ہے۔ میں آپ کو اس کے درشن کرانا چاہتا ہوں۔"

زکوٹا نے پوچھا۔

"اس میں کیا ہے؟"

زکوٹا مزے مزے سے کیلے کھا رہا تھا۔

پجاری نے کہا۔

"ذرا جھانک کر دیکھیں۔ آپ حیران رہ جائیں گے۔ آپ کو مرتبان کے اندر دریا بہتا نظر آئے گا۔ پہاڑ اور جنگل نظر آئیں گے۔"

زکوٹا کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس کے ساتھ پجاری دھوکا کر رہا ہے۔ پجاری نے مرتبان زکوٹا کے آگے کر دیا۔ زکوٹا نے جونہی اس میں جھانک کر دیکھا طلسمی مرتبان نے اسے اپنے اندر کھینچ لیا۔ جیسے زکوٹا مرتبان کے اندر گیا وہ چھوٹا ہو گیا اور اسے کوئی ہوش نہ رہا۔ پجاری نے فوراً مرتبان کا ڈھکن بند کر دیا اور نوکروں سے کہا۔

"اسے میرے خاص کمرے میں لے جا کر رکھ دو۔"

نوکر مرتبان اٹھا کر لے گئے۔ دوسرے کمرے میں شکتی سانپ جب داخل ہوا تو دیکھا کہ طرح طرح کی مٹھائیاں سجی ہوئی تھیں۔ سفید پیالوں میں میٹھا دودھ بھرا ہوا تھا۔ شکتی سانپ بھی دودھ کو دیکھ کر لالچ میں آ گیا۔ دودھ کی خوشبو نے اس کی عقل پر پردہ ڈال دیا۔ وہ ایک پیالے کے قریب گیا اور منہ ڈال کر مزے سے دودھ پینے لگا۔ ابھی اس نے تین چار گھونٹ ہی پئے تھے کہ اس کا سر چکرانے لگا۔ آنکھوں کے آگے تارے ناچنے لگے۔ وہ اپنا شکتی منتر پڑھنے ہی لگا تھا کہ بے ہوش ہو کر وہیں گر گیا۔

اب پجاری کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے سانپ کو بے ہوش دیکھا تو خوش ہو کر بولا۔

"اس سانپ میں ضرور کوئی شکتی ہو گی۔ اسے بھی لے جا کر ایک مرتبان میں بند کر دو۔"

نوکروں نے اس شکتی سانپ کو بھی مرتبان میں بند کر کے پجاری کے کمرے میں رکھ دیا۔ جب دیوتا کی پوجا اور رقص ختم ہو گیا تو پجاری اپنے کمرے میں آ گیا۔ اس نے زکوٹا والے مرتبان کا ڈھکن اٹھا کر دیکھا۔ زکوٹا ایک چھوٹے سائز کا ہو کر مرتبان میں بے ہوش پڑا تھا۔

پجاری نے ایک خاص طلسم پڑھ کر کے اندر پھونک ماری۔ زکوٹا کو ہوش آ گیا۔ مگر اس کا جسم سن ہو گیا ہوا تھا۔ وہ اپنی جگہ سے کوئی حرکت نہیں کر سکتا تھا۔ پجاری نے زکوٹا کو آواز دے کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"بتاؤ تم کون ہو اور تمہاری طاقت کا راز کیا ہے؟"

زکوٹا نے مرتبان کے اندر سے باریک آواز میں کہا۔

"بدبخت مکار پجاری! تو نے میرے ساتھ دھوکا کیا ہے۔ مگر یاد رکھ میرا شکتی سانپ تجھے زندہ نہیں چھوڑے گا۔ اس کے پاس ایسی طاقت ہے کہ وہ اس ملک کے سارے سانپ یہاں بلالے گا اور تم سب کو مار ڈالے گا۔"

پجاری سمجھ گیا کہ سانپ بھی بڑی طاقت والا ہے۔ اس کا اندازہ درست نکلا تھا۔ اس نے فوراً زکوٹا کے مرتبان کا ڈھکن بند کر کے شکتی سانپ کا ڈھکن کھولا اور جھانک کر اندر دیکھا۔ مرتبان کے اندر شکتی سانپ بے ہوش پڑا تھا۔ پجاری نے ایک خاص طلسم پڑھ کر اندر پھونک ماری۔ شکتی سانپ کو ہوش آگیا۔ مگر اس کا جسم ابھی سن ہو گیا تھا اور وہ کوئی حرکت نہیں کر سکتا تھا۔ شکتی سانپ نے محسوس کیا کہ اس کی طاقت بھی ختم ہو چکی ہے۔ پجاری نے شکتی سانپ سے انسانی آواز میں کہا۔

"میں جانتا ہوں تم شکتی سانپ ہو اور تم انسانوں کی زبان میں بھی بات کر سکتے ہو۔ میری بات کا جواب دو۔ تمہاری طاقت کا راز کیا ہے؟"

شکتی سانپ نے ہلکی سی پھنکار ماری اور کہا۔

"میں خود بھی نہیں جانتا کہ میری طاقت کا راز کیا ہے۔ تمہارے طلسم نے مجھے سب کچھ بھلا دیا ہے۔"

پجاری نے کہا۔

"تم بہت چالاک ہو۔ ٹھیک ہے۔ میں تم سے بعد میں نمٹ لوں گا۔ ابھی میں تمہارے ساتھی کی خبر لیتا ہوں۔"

پجاری نے سانپ والے مرتبان پر بڑا سا بھاری پتھر رکھ دیا اور زکوٹا کے مرتبان کا منہ کھول کر آواز دی۔

"تمہارا نام کیا ہے۔ تم کون ہو؟"

زکوٹا نے مرتبان کے اندر سے باریک آواز میں کہا۔

"یاد رکھ میرا نام زکوٹا ہے۔ میں کوہ قاف کا جن ہوں۔ مگر ایک حادثے کی وجہ سے میری طاقت میرے پاس نہیں رہی۔ ورنہ میں ابھی تمہیں مزا چکھا دیتا۔"

پجاری نے پوچھا۔

"تمہاری طاقت کا راز کیا ہے؟"

زکوٹا بولا۔

"تم راز معلوم کر کے کیا کرو گے۔ میرے پاس تو طاقت ہی نہیں ہے۔"

پجاری نے مرتبان کا منہ بند کر دیا اور سوچنے لگا کر زکوٹا کی طاقت کیسے واپس لائی جا سکتی ہے اور وہ کونسا طریقہ ہو سکتا ہے کہ زکوٹا کو اس کی طاقت بھی مل جائے اور میرا غلام بھی بن کر رہے اور میرے خلاف اپنی طاقت استعمال نہ کر سکے۔ پجاری ساری رات سوچتا رہا۔ آخر اسے اپنی ایک پرانی دیو داسی کا خیال آیا جو ایک زہریلی قسم کی چڑیل بھی تھی۔ اس کا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نام زمباسی تھا۔ زمباسی شہر کے باہر ایک ویران محل میں رہتی تھی۔ اس محل کی طرف زمباسی چڑیل کی ڈر کی وجہ سے دن کے وقت بھی کوئی نہیں جاتا تھا۔ لوگوں میں یہ مشہور تھا کہ زمباسی چڑیل انسانوں کا کلیجہ نکال کر کھا جاتی ہے مگر وہ پجاری کی دوست تھی۔ پجاری صبح ہوتے ہی ویران محل کی طرف چل پڑا۔ جب وہ ویران محل کے دروازے پر پہنچا تو اسے ایک چیخ کی آواز سنائی دی۔ پجاری جانتا تھا کہ یہ چڑیل کی چیخ ہے۔ پجاری دروازے کے اندر چلا گیا۔ اب زیادہ خوفناک چیخ بلند ہوئی اور ایک بھیانک آواز نے اسے خبردار کیا۔

"کون ہو؟ آگے مت آنا۔ کلیجہ نکال کر کھا جاؤں گی۔"

☆

طلسمی مرتبان کی چیخ

پجاری نے اونچی آواز میں کہا۔

"زمباسی! یہ میں ہوں۔ دیوتا کے مندر کا پجاری اور تمہارا دوست۔"

چڑیل کی آواز آئی۔

"اندر آجاؤ۔"

پجاری ویران محل کا زینہ چڑھ کر دوسری منزل والی بند کوٹھڑی کے پاس آکر رک گیا۔ کوٹھڑی بند تھی اور کوٹھڑی کے باہر ایک سانپ بیٹھا تھا۔ سانپ نے پجاری کو دیکھ کر زور سے پھنکار ماری۔ کوٹھڑی کے اندر سے چڑیل کی آواز آئی۔

"یہ پجاری ہے۔ یہ میرا دوست ہے۔ اسے اندر آجانے دو۔"

سانپ ایک طرف ہو گیا۔ پجاری دروازہ کھول کر کوٹھڑی میں داخل ہو گیا۔ اندر ایک انسانی کھوپڑی کے اوپر دیا روشن تھا۔ سامنے ایک مکروہ شکل والی چڑیل بیٹھی تھی۔ اس کے گلے میں ایک کالا سانپ لٹک رہا تھا۔ یہ چڑیلوں کا سانپ تھا۔ زمباسی چڑیل کے چار دانت باہر نکلے ہوئے تھے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس نے پجاری کی طرف اپنی لال لال آنکھیں اٹھا کر پوچھا۔

"پجاری کیسے آنا ہوا؟ آج تمہیں میں کیسے یاد آ گئی؟"

پجاری چڑیل کے سامنے بیٹھ گیا اور بولا۔

"زمباسی! میں نے کوہ قاف کے ایک جن اور شکتی سانپ کو اپنے قبضے میں کر لیا ہے۔ مگر مصیبت یہ ہے کہ دونوں اپنی طاقت کا راز نہیں بتاتے۔ کوہ قاف کے جن کا نام زکوٹا ہے اس کی طاقت ختم ہو چکی ہے۔ اگر کسی طریقے سے میں نے اسے طاقت دے بھی دی تو خطرہ ہے کہ وہ مجھے ہلاک کر ڈالے گا۔"

زمباسی چڑیل نے قہقہہ لگایا اور بولی۔

"تم نے کوہ قاف کے جن اور شکتی سانپ کو اپنے قبضے میں کر کے بہت بڑا کام کیا ہے۔ ان دونوں کی مدد سے میری اور تمہاری، ہم دونوں کی طاقت میں کئی گنا اضافہ ہو جائے گا۔"

پجاری بولا۔

"یہی میں بھی چاہتا ہوں۔ ہم دونوں اپنی اور زکوٹا اور شکتی سانپ کی طاقت سے اس ملک کے بادشاہ اور ملکہ بن سکتے ہیں۔ پھر یہاں ہماری حکومت قائم ہو جائے گی۔"

زمباسی چڑیل خوش ہو کر بولی۔

"یہ بڑی اچھی سکیم ہے۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔"

پجاری کہنے لگا۔

"مگر زکوٹا کو کس طرح طاقت واپس کی جائے اور پھر اس کو کیسے اپنے قبضے میں کیا جائے؟"

زمباسی چڑیل نے کہا۔

"تم اس کی فکر نہ کرو۔ یہ سارا کام میں کر لوں گی۔"

پجاری بولا۔

"اور شکتی سانپ کی طاقت کا راز کیسے معلوم کیا جائے اور اس کو کس طرح اپنے قابو میں کیا جائے؟"

زمباسی چڑیل نے غصے سے کہا۔

"تم بالکل احمق ہو۔ ہمیں ان کی طاقت کا راز معلوم کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ شکتی سانپ کے پاس میرے طلسم سے طاقت واپس آ جائے گی مگر میں اس کی یادداشت غائب کر دوں گی۔ پھر وہ ہمارا غلام ہو گا۔"

پجاری نے کہا۔

"کہیں تمہارے سانپ اس کی مدد تو نہیں کریں گے؟"

چڑیل بولی۔

"یہ سانپ چڑیلوں کے سانپ ہیں۔ یہ میرے سانپ ہیں۔ یہ زمین کے اندر اور باہر رہنے والے سارے سانپوں کے دشمن ہوتے ہیں اور ان پر کسی ناگ دیوتا کے طلسم کا اثر نہیں ہوتا۔"

پجاری خوش ہو گیا۔ کہنے لگا۔

"تو پھر میرے ساتھ مندر میں چلو اور زکوٹا اور شکتی سانپ پر طلسم

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر کے ان دونوں کی یاد داشت گم کر دو۔ اور ان کی طاقت بھی انہیں واپ
کر دو۔"

زمباسی چڑیل نے چیخ مار کر کہا۔

"میں تمہارے ساتھ کیوں جاؤں؟ تم ان دونوں کے مرتبان لے
یہاں آؤ میں یہاں ان پر اپنا جادو کروں گی۔"

پجاری بولا۔

"جیسے تمہاری مرضی۔ میں مرتبان کب لاؤں؟"

چڑیل نے کہا۔

"آج جب رات آدھی گزر جائے تو مرتبان لے کر آجانا۔"

پجاری خاموشی سے سلام کر کے اٹھ کر چلا گیا۔ مندر میں آکر وہ
چینی سے رات ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ جب رات آدھی گزر گئی تو
نے دونوں مرتبان اٹھا کر اپنے رتھ پر رکھے اور خود رتھ چلاتا ہوا
محل کی طرف چل دیا۔

چڑیل اپنی کوٹھڑی میں اس کا انتظار کر رہی تھی۔ پجاری اندر د
ہوا۔ اس نے دونوں مرتبان اٹھا رکھے تھے۔

زمباسی چڑیل نے کہا۔

"مرتبان زمین پر رکھ دو۔"

پجاری نے مرتبان زمین پر رکھ دیئے۔ چڑیل اٹھ کر ان کے ق
گئی۔ سب سے پہلے اس نے زکوٹا کے مرتبان کا ڈھکن اٹھا کر دیکھا۔

کے اندر زکوٹا ہوش میں تھا مگر وہ چوہے جتنے سائز کا ہو گیا ہوا تھا اور اس کا سارا جسم سن تھا۔ زمباسی چڑیل نے ڈھکن بند کر دیا۔ پھر اس نے دونوں مرتبانوں کے ارد گرد موم بتیاں جلائیں اور ان پر زور زور سے کوئی شیطانی منتر پڑھنے لگی۔ پجاری ایک طرف بیٹھا اسے دیکھتا رہا۔ کافی دیر تک منتر پڑھتے رہنے کے بعد زمباسی چڑیل نے چھت کی طرف منہ کر کے زور سے ایک بھیانک چیخ کی آواز نکالی اور دونوں مرتبانوں کے ڈھکن اٹھا کر باری باری ان میں پھونکیں ماریں۔

مرتبان کے اندر سے زکوٹا کے چیخنے چلانے اور دوسرے مرتبان میں میں سے شکتی سانپ کے پھنکاریں مارنے کی آوازیں آنے لگیں۔ چڑیل بھی باہر کھڑی قہقہے لگاتی اور منتر پڑھتی رہی۔ تھوڑی دیر بعد مرتبانوں میں سے زکوٹا کی چیخوں اور سانپ کی پھنکاروں کی آوازیں آنا بند ہو گئیں۔ تب زمباسی چڑیل نے سب سے پہلے زکوٹا کے مرتبان کا ڈھکن اٹھایا اور نیم بے ہوش زکوٹا کو نکال کر زمین پر لٹا دیا۔ اس کے بعد اس نے دوسرے مرتبان میں سے بے ہوش شکتی سانپ کو نکال کر زمین پر رکھ دیا۔

پجاری نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"زمباسی! کہیں یہ مر تو نہیں گئے؟"

زمباسی چڑیل نے چیخ کر کہا۔

"خاموش ہو۔ بکواس مت کرو۔ مجھے جادو کرنے دو۔ میرا منتر الٹا پڑ گیا تو تم بھی ہلاک ہو جاؤ گے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پجاری وہیں دبک کر بیٹھا رہا۔

زمباسی چڑیل نے سب سے پہلے زکوٹا پر منتر پڑھ کر پھونکا زکوٹا ہوش میں آگیا اور ساتھ ہی بڑے سائز کا ہو گیا۔ وہ سر جھکائے ادب سے کھڑا تھا۔ اس نے زمباسی چڑیل کی طرف دیکھ کر کہا۔

"زمباسی دیوی! کیا حکم ہے۔ میں زکوٹا تمہارا غلام ہوں۔"

زمباسی چڑیل نے ایک زبردست قہقہہ لگایا اور پجاری سے کہا۔

"پجاری! زکوٹا اب ہمارا غلام ہے۔"

پجاری بھی بہت خوش ہوا۔ کہنے لگا۔

"زمباسی تم نے کمال کر دکھایا ہے۔"

زمباسی چڑیل نے اسے ڈانٹ کر کہا۔

"خاموش ہو کر بیٹھے رہو۔"

پجاری ایک دم چپ ہو گیا۔ زمباسی چڑیل نے زکوٹا کو حکم دیا۔

"زکوٹا! میں نے تمہاری طاقت تمہیں واپس کر دی ہے۔ مگر تمہاری طاقت بھی میری غلام ہے۔ جاؤ کونے میں جا کر ادب سے کھڑے ہو جاؤ۔"

زکوٹا کونے میں جا کر ادب سے کھڑا ہو گیا۔ وہ سب کچھ بھول گیا تھا کہ وہ کون ہے اور کہاں سے آیا ہے۔ صرف اسے اپنا نام یاد رہا تھا۔

زمباسی چڑیل نے منتر پڑھ کر شکتی سانپ پر پھونکا۔ شکتی سانپ کو بھی ہوش آگیا۔ اور وہ انسانی آواز میں بولا۔

"زمباسی دیوی! میں تمہارا غلام شکتی سانپ ہوں۔ کیا حکم ہے؟"

پجاری کی تو خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہی تھی۔ زمباسی چڑیل نے بلند قہقہہ لگا کر کہا۔

"شکتی سانپ! اب تم میرے غلام ہو جو میں کہوں گی تم وہی کرو گے۔ میں نے تمہاری طاقت تمہیں واپس کر دی ہے۔ میرے قریب آؤ۔"

پجاری نے کسی سانپ کو انسانی آواز میں بات کرتے پہلی بار دیکھا تھا۔ شکتی سانپ بھی اپنی ساری پچھلی یاد داشت بھول چکا تھا۔ اسے بھی سوائے اپنے نام کے اور کچھ یاد نہیں تھا۔ وہ زکوٹا کو بھی نہیں پہچانتا تھا اور زکوٹا اسے نہیں پہچانتا تھا۔ شکتی سانپ بڑے ادب سے رینگتا ہوا زمباسی چڑیل کے پاس آگیا۔ زمباسی چڑیل نے اپنے سانپ پہلے ہی دوسری کوٹھڑی میں بند کر دیئے ہوئے تھے۔ اس نے شکتی سانپ کو اٹھایا اور اپنی کلائی میں لپیٹ لیا۔

پھر پجاری کی طرف لال لال آنکھوں سے دیکھا اور کہا۔

"پجاری! اب تم مندر میں جاؤ۔ میں کل صبح تمہارے پاس آؤں گی اور ہم بادشاہ کے محل پر قبضہ کرنے کی ترکیب سوچیں گے اب دفع ہو جاؤ۔"

پجاری ادب سے سلام کر کے ویران محل سے چلا گیا۔ دوسرے دن زمباسی چڑیل ایک خوبصورت لڑکی کے روپ میں مندر میں پجاری کے پاس پہنچ گئی۔ اس نے سانپ اپنی کلائی پر لپیٹا ہوا تھا۔ پجاری نے اسے پہچان لیا تھا۔ دونوں کمرے میں جا کر بیٹھ گئے۔ پجاری کہنے لگا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تمہارے جادو کی وجہ سے زکوتا میں زبردست طاقت آ گئی ہے۔ اب ہم اسے بادشاہ کے خلاف استعمال کر کے اس کے تخت پر قبضہ کر سکتے ہیں۔"

زمباسی چڑیل نے کہا۔

"اس کے لئے میں بالکل تیار ہو کر آئی ہوں میں نے اپنی شکل خوبصورت بنائی ہے اب میں بادشاہ کے دربار میں جا رہی ہوں تم مندر میں ہی رہنا۔"

زمباسی چڑیل مندر سے نکلی۔ اس نے جادو کے منتر سے ایک خوبصورت پالکی تیار کی جس کو چار غلام اٹھائے ہوئے تھے۔ چڑیل پالکی میں بیٹھ گئی۔ غلام پالکی اٹھا کر بادشاہ کے محل کے دروازے پر پہنچ گئے۔ دربان نے پوچھا۔

"پالکی میں کون ہے؟"

زمباسی چڑیل نے ریشمی پردہ ہٹا کر کہا۔

"بادشاہ سے کہو کہ ملک بابل کی شہزادی اس سے ملنے آئی ہے۔"

دربان نے ایک خوبصورت عورت کو بیش قیمت لباس پہنے پالکی میں بڑی شان سے بیٹھے دیکھا تو فوراً بادشاہ کو اطلاع کی۔ بادشاہ اسی وقت خود محل کے دروازے پر آگیا۔ چڑیل پالکی میں سے اتر کر بادشاہ کی طرف گئی۔ بادشاہ نے کہا۔

"بابل کی شہزادی کا ہمارے ملک میں آنا مبارک ہو۔"

بادشاہ چڑیل کو شہزادی سمجھ کر محل کے اندر لے گیا۔ اس کی ملکہ نے شہزادی کو دیکھا تو اس کا استقبال کیا اور بولی۔

"شہزادی صاحبہ! آپ کے آنے کی ہمیں بالکل اطلاع نہیں تھی۔"

چڑیل بولی۔

"ہم چاہتے تھے کہ آپ سے اچانک ملاقات کی جائے۔"

شام کو شہزادی یعنی چڑیل کے اعزاز میں محل میں ایک شاندار دعوت ہوئی جس میں درباریوں' امیروں' اور وزیروں' نے شرکت کی۔ اس دعوت میں بادشاہ کا خاص بت پرست نجومی بھی شامل تھا۔ اس نے بادشاہ کے کان میں کہا۔

"بادشاہ سلامت! میں ایک بار بابل کے بادشاہ کے محل میں جا چکا ہوں۔ مگر میں نے اس شہزادی کو وہاں نہیں دیکھا تھا۔"

بادشاہ نے مسکرا کر کہا۔

"شہزادیاں غیر مردوں کے سامنے نہیں آیا کرتیں۔ تم اس پر شک نہ کرو۔"

نجومی خاموش ہو گیا۔ بادشاہ نے رات کو شہزادی کو خوش کرنے کے لئے بارہ موت کی سزا پانے والے مجرموں کو سرعام اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا۔ یہ بادشاہ بڑا ظالم تھا اور کسی پر رحم نہیں کرتا تھا۔ رات کو چڑیل اپنے کمرے میں آ گئی۔ وہ اکیلی تھی۔ اس نے اسی وقت منتر پڑھ کر زکوتا کو آواز دی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"زکوٹا! میری طاقت اور میرے حکم سے یہاں میرے کمرے میں آجاؤ۔"

زکوٹا مندر کی کوٹھڑی میں بیٹھا تھا۔ چڑیل کی آواز سن کر فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ اسی وقت غائب ہو گیا اور چڑیل کے پاس بادشاہ کے محل میں پہنچ گیا۔ چڑیل نے اسی طرح شکتی سانپ کو بھی وہاں بلا لیا۔ انہیں کہا کہ تم اس کمرے میں ہی غائب ہو کر رہنا۔ جب میں حکم دوں تو اس پر فوراً عمل کرنا۔ زکوٹا اور شکتی سانپ نے ایک آواز ہو کر کہا۔

"جو حکم زمباسی دیوی۔"

اسی وقت بادشاہ اپنے کمرے میں درباری نجومی کے پاس بیٹھا تھا۔ نجومی کہہ رہا تھا۔

"بادشاہ سلامت! مجھے شک ہے کہ یہ عورت شہزادی نہیں بلکہ دشمن ملک کی جاسوس ہے اور ہمارے راز حاصل کرنے آئی ہے۔"

بادشاہ نے کہا۔

"تو پھر تم ابھی حساب لگا کر بتاؤ کہ یہ کون ہے؟"

نجومی نے کتاب کھول کر دیکھی اور سلیٹ پر زائچہ بنایا۔ پھر چونک کر بولا۔

"بادشاہ سلامت! زائچہ بتا رہا ہے کہ یہ عورت اصل میں کوئی بھوت پریت ہے اور آپ کے تخت پر قبضہ کرنے کی نیت سے آئی ہے۔"

بادشاہ پریشان ہو گیا۔

"کیا تمہارا زائچہ ٹھیک بتا رہا ہے؟"

نجومی نے کہا۔

"بادشاہ سلامت! میرے زائچے نے آج تک کبھی کوئی غلط بات نہیں بتائی۔"

بادشاہ سوچ میں پڑ گیا۔ پھر غصے میں سے بھری ہوئی آواز میں بولا۔

"اگر یہ بات ہے تو میں ابھی جا کر اس جاسوس عورت کو اپنے ہاتھ سے قتل کرتا ہوں۔"

شاہی نجومی نے کہا۔

"بادشاہ سلامت! یہ غلطی نہ کریں۔ عورت بھوت پریت ہے۔ وہ کوئی طلسم کر دے گی اور آپ کی جان خطرے میں پڑ جائے گی۔"

"پھر تم کیا مشورہ دیتے ہو؟ میں اس دشمن عورت کو زندہ نہیں چھوڑ سکتا۔"

بادشاہ نے کہا۔

نجومی بولا۔

"آپ اپنے کمرے میں رہیں۔ میں اس نقلی شہزادی کے کمرے میں جاتا ہوں اور موقع ملتے ہی اس کی گردن اڑا دوں گا۔"

نجومی وہاں سے اٹھا اور شہزادی کے کمرے کی طرف چلا۔ اس نے خنجر اپنے لباس میں چھپا رکھا تھا۔ چڑیل کا دروازہ بند تھا۔ نجومی نے دروازے پر دستک دی۔ چڑیل کی آواز آئی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"کون ہے؟"

نجومی نے کہا۔

"شہزادی صاحبہ [illegible]ں شاہی نجومی بادشاہ سلامت کا ایک خاص پیغام لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔"

چڑیل سمجھ گئی کہ اس آدمی کی نیت اچھی نہیں ہے۔ اس نے زکوٹا سے کہا۔

"ہوشیار رہنا۔ یہ شخص نجومی ہے اور تھوڑا بہت جادو بھی جانتا ہے۔ میرے اشارے پر حملہ کر کے اس کی گردن مروڑ دینا۔"

زکوٹا بولا۔

"جو حکم زمباسی دیوی۔"

زکوٹا غیبی حالت میں شکتی سانپ کو ہاتھ میں پکڑے کونے میں کھڑا ہو گیا۔ چڑیل نے دروازہ کھول دیا۔ شاہی نجومی آداب بجا لا کمرے میں داخل ہوا۔ چڑیل نے پوچھا۔

"آدھی رات کے وقت بادشاہ سلامت نے کیا پیغام بھیجا ہے؟"

نجومی نے اپنی خاص طاقت سے زکوٹا کو کونے میں کھڑے دیکھ لیا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ کوئی غیبی بھوت ہے جو اس عورت کے قبضے میں ہے۔ نجومی نے کہا۔

"بادشاہ سلامت نے پیغام دیا ہے کہ آپ کے والد بابل کے بادشاہ کا خاص آدمی آپ سے ملاقات کرنے محل میں آیا ہے۔ آپ میرے ساتھ

تشریف لے چلیں۔"

چڑیل نے کہا۔

"میں اس وقت نہیں جاسکتی۔ صبح اس سے ملاقات کروں گی۔ آپ تشریف لے جائیں۔"

اس دوران نجومی نے چڑیل کے چہرے کو خاص طور پر گھور کر دیکھا اور چڑیل کی آنکھوں میں خاص آسیبی چمک تھی۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ عورت واقعی کوئی بھوت پریت ہے۔

نجومی نے کہا۔

"جو آپ کی مرضی شہزادی صاحبہ۔"

یہ کہہ کر نجومی نے بڑی تیزی سے خنجر نکالا اور چڑیل پر حملہ کر دیا۔ اگر چڑیل ایک دم دوسری طرف چھلانگ نہ لگاتی تو اسکی گردن کٹ گئی تھی۔ چڑیل نے چیخ مار کر نجومی پر منتر پھونکا۔ مگر نجومی پر کوئی اثر نہ ہوا۔ نجومی خنجر لے کر دوسرا وار کرنے لگا تو چڑیل نے زکوٹا سے کہا۔

"زکوٹا! اس کو قتل کر دو۔"

یہ سن کر زکوٹا آگے بڑھا۔ مگر اس سے پہلے شکتی سانپ نے چھلانگ لگائی اور شاہی نجومی کو گردن پر ڈس دیا۔ نجومی فوراً فرش پر گر پڑا اور اس کا بدن نیلا پڑنے لگا۔ چڑیل نے شکتی سانپ کو شاباش دی اور زکوٹا سے کہا۔

"اس کی لاش غائب کر دو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زکوٹا نے نجومی کی لاش کو انگلی لگائی اور لاش غائب ہو گئی تب زمباسی چڑیل نے زکوٹا سے کہا۔

"زکوٹا! محل کے چاروں طرف آگ کے شعلے بلند کردو۔ مگر یہ آگ محل کے اندر نہ آنے پائے۔ جاؤ۔"

زکوٹا اسی وقت چڑیل کے کمرے سے نکل کر محل کی چھت پر آگیا۔ اب وہ پہلے والا نیک زکوٹا نہیں تھا۔ اس کے اندر چڑیل کی خبیث اور شیطانی طاقت داخل ہو چکی تھی۔ محل کی چھت پر آتے ہی وہ غائب ہو کر فضا میں بلند ہوا اور محل کے اردگرد چکر لگایا۔ اس کے پہلے ہی چکر سے محل کے چاروں طرف آگ لگ گئی اور دیکھتے دیکھتے ہزاروں فٹ اونچے شعلے بلند ہونے لگے۔ آگ دیکھ کر محل میں افراتفری مچ گئی۔ اس زمانے میں آگ بجھانے کا اتنا اچھا انتظام نہیں ہوتا تھا جتنا آج کل ہے۔ بادشاہ اور ملکہ بھی گھبرا کر محل کی چھت پر آگئے۔ فوج بلائی گئی۔ آگ بجھانے کی کوششیں شروع ہو گئیں۔ مگر سب یہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ جیسے ہی آگ پر پانی پڑتا اس کے شعلے اور زیادہ بلند ہو جاتے۔ بادشاہ اور ملکہ پریشان ہو گئے۔ اتنے میں زمباسی چڑیل بھی چھت پر آگئی۔

بادشاہ نے کہا۔

"شہزادی! محل کے چاروں طرف آگ لگی ہے۔ کسی طرح نہیں بجھتی تم ہمارے ساتھ جان بچا کر یہاں سے نکل چلو۔"

ملکہ نے کہا۔

"ہاں بادشاہ سلامت! ہمیں محل سے نکل جانا چاہیے۔"

اسی وقت بادشاہ نے اپنی ملکہ اور شہزادی کو ساتھ لیا اور محل کے پچھلے دروازے سے نکل کر زمین کے نیچے بنی ہوئی سرنگ میں سے گزر کر شہر سے باہر آگئے۔ یہاں آتے ہی زمباسی چڑیل نے حملہ کرکے بادشاہ اور ملکہ کو ہلاک کر ڈالا اور چڑیل کی شکل اختیار کرلی۔ اس نے چیخ ماری اور زکوٹا سے کہا۔

"زکوٹا! میرے ساتھ محل پر چلو۔"

چڑیل نے شکتی سانپ کو اپنی کلائی پر لپیٹ رکھا تھا۔ وہ محل کی چھت پر آگئے۔ یہاں آتے ہی چڑیل نے ایک خاص منتر پڑھ کر پھونکا اور محل کے چاروں طرف لگی ہوئی آگ فوراً بجھ گئی۔ اسی وقت چڑیل دوبارہ خوبصورت شہزادی کی شکل میں آگئی اور دربار میں آکر اس نے سب درباریوں اور امیروں، وزیروں، اور فوج کے سپہ سالار کو جمع کیا اور کہا۔

"سنو! اب اس ملک پر اس تخت پر میرا قبضہ ہے۔ اب میں اس ملک کی ملکہ ہوں۔ محل میں آگ میں نے ہی لگائی تھی۔"

فوج کے سپہ سالار نے طیش میں آکر تلوار نکالی اور کہا۔

"تم غدار ہو۔ قاتل ہو۔ میں ابھی تمہاری گردن اڑاتا ہوں۔"

چڑیل نے فوراً اپنا روپ بدل لیا۔ اب وہ ڈراؤنے چہرے والی چڑیل تھی۔ اس کی شکل دیکھ کر سارے درباری ڈر گئے۔ چڑیل نے چیخ بلند کی اور کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میں اس ملک کی سب سے خطرناک، سب سے زبردست چڑیل ہوں۔ میرے پاس ایسے ایسے خوفناک منتر ہیں کہ میں ایک لمحے میں تم سب کی گردن اڑا سکتی ہوں۔ اگر یقین نہ آئے تو یہ دیکھ۔"

چڑیل نے منتر پڑھ کر ایک درباری کی طرف انگلی کا اشارہ کیا۔ اسکی گردن اپنے آپ کٹ کر نیچے گر پڑی۔ اس کے بعد چڑیل نے سپہ سالار کی طرف اشارہ کیا۔ سپہ سالار کی گردن بھی اپنے کٹ کر نیچے گر پڑی۔ وہ وزیر کی طرف اشارہ کرنے لگی تھی کہ وزیر اور دوسرے درباری فوراً جھک گئے اور ہاتھ باندھ کر دہائی دینے لگے۔

"شہزادی صاحبہ! ہم آپ کو اس ملک کی ملکہ تسلیم کرتے ہیں۔ ملکہ عالیہ زندہ باد۔

دربار میں چڑیل کے حق میں نعرے لگنے لگے۔ چڑیل اسی وقت شہزادی کے روپ میں واپس آگئی اور بولی۔

"شاباش! اب تم لوگوں کو عقل آگئی ہے آج سے اس ملک پر میرے نام کا سکہ چلے گا۔ میری حکمرانی ہوگی۔"

"یہ کہہ چڑیل تاج پہن کر تخت پر بیٹھ گئی۔ سب درباری جھک کر تعظیم بجالائے۔

اسی دن شاہی مندر کا پجاری چڑیل کے کمرے میں آیا اور بولا۔

"زمباسی! تمہیں مبارک ہو۔ تم نے میدان مار لیا تم ملکہ بن گئی ہو۔ اب اپنا وعدہ پورا کرو اور مجھے بادشاہ کا تاج پہناؤ تاکہ میں تخت پر بیٹھ کر

حکومت کروں۔"

زمباسی چڑیل نے نفرت سے کہا۔

"کمینے مکار پجاری! تو ہرگز اس قابل نہیں ہے کہ میں تمہیں بادشاہ بناؤں۔ مجھے کسی بادشاہ کی ضرورت نہیں ہے۔ میں خود ہی ملکہ بن کر حکومت کروں گی۔ یاد رکھو اگر تم نے میرے خلاف کوئی سازش کی تو میں زکوٹا اور شکتی سانپ کی مدد سے تجھے ہلاک کروا ڈالوں گی۔ جاؤ اور مندر کے پجاری بن کر رہو۔ ہاں۔ تمہیں ہر ماہ ایک خاص رقم سرکاری وظیفے کے طور پر ملتی رہے گی۔"

یہ سنتا تھا کہ پجاری کے ہوش اڑ گئے۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ چڑیل زمباسی جو اس کی دوست تھی اور جس کی وجہ سے وہ شاہی تخت پر ملکہ بن کر بیٹھی تھی اس سے دھوکا کرے گی اور اسے ذلیل کرے گی۔ مگر پجاری بڑا عیار تھا۔ اس نے فوراً جھک کر کہا۔

"زمباسی ملکہ! میں تمہارے حکم کے آگے سر جھکاتا ہوں۔ میں تمہارے خلاف کبھی کوئی سازش نہیں کروں گا۔ مجھے پجاری کا عہدہ قبول ہے۔ تم جیسے کہو گی میں ویسے ہی کروں گا۔"

چڑیل زمباسی خوش ہو کر بولی۔

"شاباش! تم نے بڑی عقلمندی کا ثبوت دیا ہے۔ اب اپنے مندر میں جاکر آرام کرو۔ میں بھی آرام کرنا چاہتی ہوں۔"

پجاری ادب سے سلام کرکے رخصت ہوگیا۔ اس کے جاتے ہی چڑیل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے زکوٹا کی طرف دیکھا اور بولی۔

"زکوٹا! اس پجاری سے ہوشیار رہنا۔ یہ ہمارے خلاف سازش کرنے سے باز نہیں آئے گا۔ یہ بڑا کمینہ آدمی ہے۔"

زکوٹا نے کہا۔

"ملکہ عالیہ! آپ حکم کریں۔ میں ابھی اس کو ختم کر دیتا ہوں۔"

ملکہ چڑیل بولی۔

"نہیں، ابھی اس کی ضرورت نہیں ہے۔ جب ضرورت ہوئی میں تمہیں اشارہ کروں گی۔"

یہ کہہ کر چڑیل ملکہ پلنگ پر لیٹ کر آرام کرنے لگی۔

دوسری طرف پجاری سخت غصے کی حالت میں دل میں پیچ و تاب کھاتا مندر میں آگیا۔ وہ اپنی کوٹھڑی میں سخت بے چینی کی حالت میں تخت پوش پر بیٹھ گیا اور سوچنے لگا کہ زمباسی نے اس کے ساتھ دھوکا کر کے تخت پر خود قبضہ کر لیا ہے۔ ایسی کونسی ترکیب ہو کہ اس کا تختہ الٹ دیا جائے اور اسے قتل کر دیا جائے۔ پجاری اچھی طرح سے جانتا تھا کہ چڑیل زمباسی کو دنیا کی کوئی طاقت قتل نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اس کی جان کسی دوسری شے میں ہے جو اس نے کسی خفیہ جگہ پر چھپا رکھی ہے۔ پجاری کو اس جگہ کا پتہ نہیں تھا۔ وہ سوچنے لگا کہ اگر کسی طریقے سے زکوٹا اور شکتی سانپ کو اپنے قبضے میں کر لیا جائے یا چڑیل کی طاقت کے راز کا سراغ مل جائے تو وہ اس مکار چڑیل کو قتل کر کے اس سے بدلہ بھی لے سکتا ہے اور تخت پر

قبضہ بھی کر سکتا ہے۔ پجاری کی سمجھ میں کوئی ترکیب نہیں آ رہی تھی۔ اچانک اس اپنے استاد پجاری کا خیال آگیا جو شہر سے باہر ایک جھونپڑی میں بڑھاپے کے آخری دن گزار رہا تھا۔ چانگی پجاری کا استاد تھا اور اس کے پاس ستاروں کا بڑا زبردست علم تھا۔ پجاری اسی وقت کوٹھڑی سے نکلا۔ گھوڑے پر سوار ہوا اور شہر سے باہر آگیا۔ وہ تیزی سے گھوڑا دوڑاتا سیدھا اس پہاڑی کے پاس پہنچ گیا جہاں اس کے استاد چانگی کی جھونپڑی تھی۔

چانگی اس وقت سو رہا تھا۔

پجاری نے جاتے ہی اسے جگایا اور سارا ماجرا سنا دیا۔ چانگی کہنے لگا۔

"میں نے سن لیا تھا کہ زمباسی چڑیل نے بادشاہ اور ملکہ کو ہلاک کر کے تخت پر قبضہ کر لیا ہے۔ مگر میرا خیال تھا کہ زمباسی چڑیل تمہاری دوست ہے اس نے ضرور تمہیں اپنا وزیر بنا لیا ہو گا۔"

پجاری نے کہا۔

"اس کمینی نے میرے ساتھ دھوکا کیا ہے۔ وزیر کہاں اس نے تو مجھے پجاری ہی رہنے دیا ہے اور دھمکی بھی دی ہے کہ اگر میں نے اس کے خلاف کوئی حرکت کی تو وہ مجھے قتل کروا دے گی۔"

چانگی بولا۔

"زمباسی چڑیل نے تمہارے ساتھ دھوکا کیا ہے۔ اس کو اس کی سزا ضرور ملنی چاہیے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پجاری نے کہا۔

"مگر میرے پاس اتنی طاقت نہیں ہے کہ میں اس کا مقابلہ کر سکوں۔ اسی لئے میں آپ سے مدد لینے آیا ہوں۔ مجھے حساب لگا کر بتائیے کہ زمباسی چڑیل کی جان کس میں ہے؟"

چانگی کہنے لگا۔

"اگر تمہیں یہ معلوم بھی ہو گیا کہ چڑیل کی جان کس میں ہے اور تم نے چڑیل کو ہلاک بھی کر ڈالا تو زکوٹا اور شکتی سانپ کا کیا کرو گے۔ وہ چڑیل کے غلام ہیں۔ وہ تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ تمہیں سب سے پہلے ان دونوں کو اپنے قبضے میں کرنا ہو گا۔"

پجاری کہنے لگا۔

"میں انہیں کیسے اپنے قبضے میں کر سکتا ہوں میرے استاد؟ میرے پاس ایسا کوئی طلسم نہیں ہے کہ جس کی مدد سے میں زکوٹا اور شکتی سانپ کو اپنے قبضے میں کر سکوں۔"

استاد چانگی بولا۔

"ٹھہرو میں حساب لگاتا ہوں۔"

چانگی نے اپنی پوتھی کھولی۔ دیر تک کتاب میں ستاروں کا حال پڑھتا رہا۔ پھر سلیٹ پر اس نے ایک زائچہ بنایا۔ زائچے کو غور سے دیکھنے لگا۔ پجاری خاموش بیٹھا تھا۔ کافی دیر تک غور کرنے کے بعد چانگی نے کہا۔

"سنو! میرا زائچہ بتا رہا ہے کہ زمباسی چڑیل کی جان ایک طوطے میں

ہے۔ اس طوطے کو چڑیل نے اپنے ویران محل کے نیچے ایک غار میں چھپا رکھا ہے۔ اس غار میں جانے کا ایک خفیہ راستہ ہے۔ میرا زائچہ بتا رہا ہے کہ یہ خفیہ راستہ چڑیل کی کوٹھڑی میں اس کے پلنگ کے نیچے سے جاتا ہے۔"

پجاری خوش ہو کر بولا۔

"یہ تو معلوم ہو گیا۔ مگر میرے استاد! مجھے یہ بتائیے کہ میں زکوٹا اور شکتی سانپ کو کس طرح قابو میں کر سکتا ہوں؟"

چانگی نے دوسرا زائچہ بنایا اور کافی دیر غور کرتا رہا۔ پھر کہنے لگا۔

"میں تمہیں ایک جڑی بوٹی دیتا ہوں۔ میرا زائچہ بتا رہا ہے کہ اگر تم پورے چاند کی آدھی رات کو یہ سفوف جلاؤ گے تو اس کی بو تیزی سے محل کی طرف جائے گی اور جیسے ہی شکتی سانپ اور زکوٹا کو یہ بو محسوس ہو گی وہ اپنے آپ تیرے غلام ہو کر تمہارے پاس پہنچ جائیں گے۔ وہ چڑیل زمباسی کو بھول جائیں گے اور تمہارے حکم کے پابند ہو جائیں گے۔"

پجاری نے خوش ہو کر استاد چانگی کے پاؤں پکڑ لئے اور کہا۔

"بس استاد! مجھے میرا مقصد حاصل ہو گیا۔ میں یہی چاہتا ہوں۔ اب جلدی سے مجھے وہ طلسمی جڑی بوٹی دے دو۔"

چانگی نے ایک مرتبان میں سے سیاہ رنگ کے پتوں والی ایک چھوٹی سی ٹہنی نکال کر پجاری کو دی اور کہا۔

"جس روز چاند رات ہو۔ تم آدھی رات کو اسے آگ پر جلانا۔ اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی بو دھوئیں کے ساتھ محل کی طرف جائے گی اور پھر زکوٹا اور شکتی سانپ تمہارے پاس آجائیں گے۔"

پجاری نے بوٹی رومال میں بڑی احتیاط سے ڈال کر سنبھال کر رکھ لی اور سلام کرکے گھوڑے پر سوار ہوا اور واپس اپنے مندر میں آگیا۔

تین دن بعد چاند رات تھی۔

پجاری اس رات کا بے تابی سے انتظار کر رہا تھا۔ جب آدھی رات ہو گئی۔ تو وہ اپنے مندر کی کوٹھڑی بند کرکے بیٹھ گیا۔ سامنے مٹی کے پیالے میں آگ جلائی اور استاد چانگی کی دی ہوئی سیاہ پتوں والی بوٹی نکال کر آگ پر رکھ دی۔ بوٹی کو آگ لگی۔ اس میں سے دھواں اٹھا اور پجاری نے دیکھا کہ دھوئیں کی لکیر روشندان میں سے باہر نکل رہی ہے۔ دھوئیں کی طلسمی لکیر روشندان میں سے نکل کر شاہی محل کی طرف چل پڑی۔

اس وقت محل میں زمباسی چڑیل بڑے مزے سے شاندار پلنگ پر نرم نرم بستر پر گہری نیند سو رہی تھی۔ زکوٹا غیبی حالت میں دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھا تھا۔ شکتی سانپ اس کی کلائی کے ساتھ لپٹا ہوا تھا۔ اچانک طلسمی دھوئیں کی لکیر کمرے کے روشندان میں سے اندر داخل ہوئی اور سیدھی شکتی سانپ اور زکوٹا کی طرف آئی۔ زکوٹا نے دھوئیں کو سونگھا تو وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ شکتی سانپ نے بھی گردن اوپر کر لی۔ دونوں کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے اس کا مالک انہیں بلا رہا ہے۔ دونوں یہ بھول گئے کہ وہ زمباسی چڑیل ملکہ کے غلام ہیں۔

زکوٹا غیبی حالت میں ہی فرش سے اوپر اٹھا اور دھوئیں کی لکیر کے ساتھ روشندان میں سے باہر نکل گیا۔ طلسمی دھوئیں کی لکیر مندر کی طرف لے گئی۔ پجاری اپنی کوٹھڑی میں بیٹھا بے چینی تھا۔ وہ روشندان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اچانک روشندان میں سے دھوئیں کی لکیر کوٹھڑی میں داخل ہوئی۔ پجاری آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر تکنے لگا۔ دھوئیں کی لکیر کے ساتھ پجاری نے زکوٹا اور شکتی سانپ کو دیکھا تو خوشی سے اچھل پڑا۔ پجاری میں اتنی طاقت تھی کہ وہ زکوٹا اور شکتی سانپ کو غیبی حالت میں بھی دیکھ سکتا تھا۔

زکوٹا کوٹھڑی میں آکر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا اور بولا۔

"کیا حکم ہے میرے آقا۔ ہم آپ کے غلام ہیں۔"

شکتی سانپ نے بھی انسانی آواز میں کہا۔

"کیا حکم ہے میرے آقا! میں آپ کا غلام ہوں۔"

پجاری نے خوشی سے ناچنے لگا۔ پھر بولا۔

"یہاں کونے میں بیٹھ جاؤ میرے غلاموں۔"

زکوٹا کونے میں بیٹھ گیا۔

○☆○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یاماگ اژدہا آگیا

شکتی سانپ زکوٹا کی کلائی سے لپٹا ہوا تھا۔

پجاری کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ اس نے زکوٹا اور شکتی سانپ کو اپنے قبضے میں کر لیا تھا۔ اب زمباسی چڑیل کو ہلاک کرنا باقی تھا۔ وہ اسی وقت چڑیل کے ویران محل کی طرف روانہ ہو گیا۔ ویران محل خالی پڑا تھا۔ کیونکہ اب چڑیل یہاں نہیں رہتی تھی بلکہ شاہی محل میں ملکہ بن کر رہتی تھی۔ پجاری بغیر کسی ڈر خوف کے چڑیل زمباسی کی پرانی کوٹھڑی میں آیا۔ کوٹھڑی خالی پڑی تھی۔ اس نے پلنگ کو ایک طرف ہٹایا تو نیچے چٹائی بچھی ہوئی تھی۔ پجاری نے چٹائی کو بھی ایک طرف کر دیا۔ اس کے نیچے لکڑی کا چوکھٹا تھا۔ پجاری نے زور لگا کر چوکھٹے کو اٹھا دیا۔ نیچے ایک زینہ نکل آیا۔

پجاری جلدی جلدی زینہ اتر گیا۔ آگے ایک سرنگ تھی۔ عین اس وقت شاہی محل میں لیٹی ہوئی چڑیل ملکہ چونک کر بیدار ہو گئی۔ اس کا گلہ خشک ہو رہا تھا۔ اس نے چاروں طرف دیکھا۔ اس پر گھبراہٹ سی طاری ہو رہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ کونے میں جہاں اس نے زکوٹا کو بٹھایا تھا وہاں

زکوٹا نہیں تھا۔ اس نے زکوٹا کو آواز دی۔

"زکوٹا! کہاں ہو تم؟"

کوئی جواب نہ آیا۔ چڑیل نے شکتی سانپ کو آواز دی۔

"شکتی سانپ! کہاں ہو تم؟"

شکتی سانپ کی طرف سے بھی کوئی جواب نہ ملا تو چڑیل گھبرا کر پلنگ سے نیچے اتر آئی۔ اس نے منتر پڑھ کر پھونکا۔ اور زکوٹا کو بلایا۔

"تم جہاں ہو میرے حکم سے واپس آجاؤ۔"

مگر اب تو زکوٹا اس کا غلام نہیں تھا۔ زکوٹا تک اس کی آواز بھی نہیں گئی تھی۔ چڑیل نے شکتی سانپ کو آواز دی۔

"شکتی سانپ! میرے حکم سے واپس آجاؤ۔"

مگر اس کی آواز شکتی سانپ تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔ اب وہ دونوں چڑیل کے نہیں بلکہ مکار پجاری کے غلام ہو چکے تھے۔ چڑیل پریشان ہو کر محل کی چھت پر گئی کہ شاید زکوٹا اور شکتی سانپ اوپر ہوں۔ مگر چھت پر بھی کوئی نہیں تھا۔ چاروں طرف چاندنی پھیلی ہوئی تھی۔ پورے چاند کی رات تھی۔ چاند نکلا ہوا تھا۔ چڑیل کا دل اچانک زور زور سے دھڑکنے لگا۔ پھر اسے پسینے آنے لگے۔ وہ سمجھ گئی کہ کوئی اس کے طوطے کے پنجرے کی طرف بڑھ رہا ہے۔

چڑیل کے حلق سے ایک بھیانک چیخ نکلی اور وہ غائب ہو کر اپنے ویران محل کی طرف دوڑی۔ اس وقت پجاری طوطے کے پنجرے کے پاس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پہنچ گیا تھا۔ طوطے نے پجاری کو دیکھ کر شور مچانا شروع کر دیا۔ مگر پجاری نے پنجرے میں ہاتھ ڈال کر طوطے کو دبوچ لیا۔ چڑیل سرنگ میں پہنچ چکی تھی۔ وہ گر پڑی۔ اس نے چیخ مار کر کہا۔

"خبردار اس طوطے کو ہاتھ لگایا تو میں کلیجہ نکال لوں گی۔"

پجاری نے چڑیل کو سرنگ میں اپنی طرف آتے دیکھا تو جلدی سے طوطے کی ایک ٹانگ مروڑ ڈالی۔ چڑیل کی ایک ٹانگ اس کے جسم سے الگ ہو گئی۔ وہ چیخ مار کر گری اور لنگڑاتی ہوئی پنجرے کی طرف دوڑی۔

"کون ہو تم؟ کون ہو تم میرے دشمن؟"

تب پجاری نے بلند آواز میں کہا۔

"زمباسی! مجھے پہچانو۔ میں پجاری ہوں جس کے ساتھ تم نے دھوکا کیا۔"

اس کے ساتھ ہی پجاری نے طوطے کی دوسری ٹانگ بھی مروڑ ڈالی۔ چڑیل کی دوسری ٹانگ بھی اس کے جسم سے الگ ہو گئی۔ وہ اب دونوں ہاتھوں کے بل گھسٹتی ہوئی پجاری کی طرف بڑھنے لگی۔ وہ غضب ناک ہو کر چلا رہی تھی۔

"میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی۔"

وہ کوئی طلسمی منتر نہیں پڑھ سکتی تھی۔ کیونکہ اس کی جان والا طوطا پجاری کے قبضے میں تھا۔ پجاری نے کہا۔

"تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی زمباسی۔ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں

گا۔"

اور پجاری نے طوطے کی گردن دبوچ کر الگ کر دی۔ اس وقت سرنگ میں ایک ایسی خوفناک چیخ بلند ہوئی کہ پجاری بھی کانپ اٹھا۔ اس نے دیکھا کہ چڑیل کی لاش سرنگ میں پڑی تھی اور اس کی دونوں ٹانگیں اور سر اس کے دھڑ سے الگ ہو گیا ہوا تھا۔ چڑیل مر چکی تھی۔ پجاری کے ہاتھ میں پکڑا ہوا طوطا بھی مر چکا تھا۔ پجاری نے طوطے کی لاش کو چڑیل کے اوپر پھنکا اور تیز تیز قدم اٹھاتا زینہ چڑھ کر چڑیل کی کوٹھڑی میں آگیا۔ جیسے ہی وہ ویران محل سے باہر نکلا۔ سارے محل میں سے چیخوں کی آوازیں آنے لگیں۔ پجاری کے دیکھتے دیکھتے ویران محل کو آگ لگ گئی۔ اونچے اونچے شعلے اٹھنے لگے اور پھر تھوڑی ہی دیر میں ویران محل جل جل کر راکھ ہو گیا۔

پجاری اپنی سکیم میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اس نے اپنی دشمن چڑیل کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا تھا۔ زکوٹا اور شکتی سانپ بھی اس کے قبضے میں آگئے تھے۔ وہ اپنے آپ کو خوش نصیب ترین آدمی سمجھ رہا تھا۔ وہ اپنے مندر میں آگیا۔ اب وہ خود اس ملک کا بادشاہ بن کر تخت پر بیٹھ سکتا تھا۔

صبح ہوئی تو پجاری نے اپنے بادشاہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ درباری وزیر نے اعتراض کیا تو پجاری نے شکتی سانپ کو حکم دیا۔

"اس باغی کو بغاوت کی سزا دو۔"

شکتی سانپ اس کے ہاتھ سے اچھل کر درباری وزیر کی گردن پر گرا اور گرتے ہی اسے ڈس دیا۔ شکتی سانپ کے زہر کا مقابلہ دنیا کا کوئی سانپ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نہیں کر سکتا تھا۔ درباری وزیر کی آنکھیں پھٹ گئیں۔ جسم نیلا ہو گیا اور وہ اسی وقت مر گیا۔ پجاری نے شکتی سانپ کو لہراتے ہوئے درباریوں کی طرف دیکھ کر کہا۔

"میں نے مکار چڑیل ملکہ کو قتل کر دیا ہے۔ وہ بھوت پریت تھی۔ اس نے ہمارے بادشاہ اور ملکہ کو قتل کیا تھا۔ میں نے اس سے بدلہ لے لیا ہے۔ اب میں تخت پر بیٹھوں گا۔ کیونکہ مجھ سے بہتر بادشاہ رعایا کو نہیں مل سکتا۔"

درباریوں اور وزیروں نے جب دیکھا کہ پجاری کے پاس شکتی سانپ ہے جو غائب بھی ہو سکتا ہے اور انسانوں کو کاٹ کر آناً فاناً ہلاک بھی کر سکتا ہے تو سب اس کے مطیع ہو گئے۔ سب نے پجاری کے بادشاہ ہونے کو تسلیم کر لیا پجاری شاہی لباس پہن کر تخت پر بیٹھ گیا اور دربار کرنے لگا۔

زکوٹا اس کی مندر والی کوٹھڑی میں ہی تھا۔ وہ غیبی حالت میں تھا۔ وہ سر جھکائے دیوار کے پاس چپ چاپ بیٹھا تھا۔ شکتی سانپ درباری وزیر کو ہلاک کرنے کے بعد زکوٹا کے پاس واپس آگیا تھا۔ دونوں ایک دوسرے کے گہرے دوست تھے۔ مگر اس وقت دونوں ایک دوسرے کو نہیں پہچان سکتے تھے۔ ان پر طلسم کا اثر تھا۔ دونوں ایک دوسرے کے نام سے بھی واقف نہیں تھے۔ دونوں کی یاد داشت غائب ہو چکی تھی۔

دوستو! آپ کو یاد ہو گا کہ غیبی لڑکی نیلی کے مل جانے کی بعد نسطور اور پدم ناگ نیلی کو ساتھ لے کر ایک قافلے میں شامل ہو کر ملک یونان کی

طرف روانہ ہوئے تھے۔ یہ بھی آپ کو یاد ہو گا کہ سرکٹا انسان کالے جادوگر کے قبضے میں ہے۔ اس نے اسے مینڈک کے سائز کا بنا کر اپنے کمرے کی الماری میں بند کر رکھا ہے اور کالا بچھو جس میں کالے جادوگر کی جان ہے۔ اس نے ایک گلدان میں بند کر کے اپنے پلنگ کے نیچے چھپایا ہوا ہے۔ سرکٹے کے بال سارے کٹ چکے ہیں۔ وہ گنجا ہو گیا ہے جس کی وجہ سے اس کی طاقت ختم ہو چکی ہے۔ جب اس کے بال واپس آئیں گے اس وقت اس کی طاقت واپس آئے گی۔ دوسری طرف بل بتوڑی اور حامون جادوگر کو زکوٹا اور شکتی سانپ نے پتھر کے سانپ بنا کر دریا میں پھینک دیا تھا۔ جہاں وہ ابھی تک بے ہوشی کی حالت میں دریا کی تہہ میں پڑے ہیں۔ مگر اب سے پہلے ہم نسطور پدم ناگ اور نیلی کی طرف چلتے ہیں جو قافلے کے ساتھ سفر کرتے ہوئے زکوٹا اور شکتی ناگ کی تلاش میں ملک یونان میں داخل ہو چکے ہیں۔

انہیں کچھ معلوم نہیں کہ اسی ملک، اسی شہر میں زکوٹا اور شکتی سانپ پجاری کے قبضے میں ہیں جس نے ان کی یاد داشت ختم کر کے قید میں ڈال رکھا ہے اور یہ پجاری اب ملک یونان کا بادشاہ بن گیا ہوا ہے۔ نسطور پدم ناگ اور نیلی شہر میں داخل ہو کر بازار کی سیر کرنے لگے۔ پدم ناگ اور نسطور انسانی شکل میں تھے اور نیلی غیبی حالت میں تھی۔ نیلی نے نسطور سے کہا۔

"نسطور بھائی! مجھے اس شہر سے زکوٹا کی خوشبو محسوس نہیں ہو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رہی۔"

پدم ناگ بولا۔

"مجھے بھی شکتی سانپ کی بو نہیں آ رہی۔"

نسطور کہنے لگا۔

"ہو سکتا ہے وہ اسی شہر میں ہوں۔ اور ان پر کسی جادوگر نے جادو کر رکھا ہو۔ کیونکہ جادو ہو جائے تو ہمارے جسموں کی خوشبو نہیں آتی۔"

پدم ناگ نے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں کسی کارواں سرائے میں چل کر ڈیرا لگانا چاہیے۔ پھر اپنے دوستوں کی تلاش میں نکلیں گے۔"

نیلی نے پدم ناگ سے کہا۔

"پدم بھائی! تم اپنے کسی سانپ سے شکتی سانپ کے بارے میں کیوں نہیں پوچھتے؟"

پدم ناگ بولا۔

"اچھا خیال ہے میں بھی یہی سوچ رہا تھا۔ چلو یہاں کسی باغ میں چل کر بیٹھتے ہیں۔"

وہ تینوں ایک باغیچے میں آ کر جھاڑیوں کے پاس بیٹھ گئے۔ پدم ناگ نے منتر پڑھ کر سانپوں کی آواز میں کہا۔

"اگر یہاں کوئی سانپ تو باہر نکل کر حاضر ہو۔"

تھوڑی دیر بعد جھاڑیوں میں پھنکار کی آواز آئی اور ایک چھوٹا سے

نیلے رنگ کا سانپ جھاڑیوں میں سے نکل کر پدم ناگ کے سامنے آ کر جھک گیا اور بولا۔

"عظیم ناگ دیوتا! میں حاضر ہوں۔"

پدم ناگ نے کہا۔

"کیا تمہیں میرے دوست شکتی سانپ کا کچھ پتہ ہے؟ کیا وہ اس شہر میں کہیں موجود ہے؟"

سانپ نے چاروں طرف گردن گھما کر سونگھا اور بولا۔

"عظیم ناگ دیوتا! مجھے شکتی سانپ کی کسی طرف سے بو نہیں آ رہی۔"

پدم ناگ نے سانپ کو واپس جانے کا حکم دیا۔ سانپ چلا گیا تو پدم ناگ کہنے لگا۔

"سرائے میں چلو۔ میں اب یاماگ اژدہا کو بلا کر اس سے پوچھوں گا۔"

وہ اسی وقت شہر کی ایک کارواں سرائے میں آ گئے۔ وہ ایک کوٹھڑی میں دروازہ بند کرکے بیٹھ گئے۔ پدم ناگ کہنے لگا۔

"میں ایک خاص منتر پڑھ کر یاماگ کو بلانے لگا ہوں۔ تم لوگ ڈرنا مت۔ کیونکہ یاماگ ایک اژدہا ہے۔ جس کے منہ سے ہر وقت آگ کے شرارے برستے رہتے ہیں۔"

نسطور نے ہنس کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"پدم ناگ! ہم صرف خدا سے ڈرتے ہیں اور کسی سے نہیں۔"

نیلی نے بھی کہا کہ میں بھی خداوند سے ہی ڈرتی ہوں۔ تم یاماگ کو بلاؤ۔ پدم ناگ نے اسی وقت اپنا خاص منتر پڑھا اور دیوار کی طرف اشارہ کر کے بولا۔

"یاماگ! یاماگ! تم جہاں بھی ہو فوراً میری خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔"

اچانک بادلوں کے گرجنے اور بجلی کے کڑکنے کی آواز بلند ہوئی اور دیوار میں سے ایک خوفناک اژدہا نکل کر سامنے آگیا۔ اس کے منہ سے آگ کے شرارے گر رہے تھے۔ اس نے آتے ہی پدم ناگ کے آگے اپنا سر جھکا دیا اور بولا۔

"عظیم ناگ دیوتا! مجھے کس لئے یاد فرمایا؟"

پدم ناگ نے کہا۔

"یاماگ! میرا دوست شکتی سانپ گم ہو گیا ہے۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ وہ کہاں ہے؟"

یاماگ کے منہ سے بھاپ کی طرح پھنکاریں نکلنے لگیں۔ اس نے چھت کی طرف منہ اٹھایا۔ پھر دائیں بائیں گردن گھما کر لمبے لمبے سانس لے کر پھنکاریں ماریں۔ ہر پھنکار کے ساتھ شعلے اور شرارے اس کے منہ سے نکل رہے تھے۔ تب یاماگ بولا۔

"عظیم ناگ دیوتا! میں شکتی سانپ کو اس شہر کے سب سے بڑے

مندر میں دیکھ رہا ہوں۔ وہ ایک کوٹھڑی میں بند ہے۔ اس کی یاد داشت غائب کر دی گئی ہے۔"

نیلی اور نسطور بڑے خوش ہوئے کہ شکتی سانپ کا سراغ مل گیا ہے۔ تو زکوٹا کا بھی پتہ چل جائے گا۔ پدم ناگ نے یاماگ سے پوچھا۔

"کیا شکتی سانپ اکیلا ہے یا اس کے ساتھ کوئی انسان بھی ہے؟"

یاماگ اژدہا نے ایک بار پھر گردن ایک طرف گھما کر پھنکاریں ماریں اور کہنے لگا۔

"ہاں عظیم ناگ دیوتا! میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کے پاس ہی ایک انسان بھی سر جھکائے خاموش بیٹھا ہے۔ اس کی یاد داشت بھی غائب کر دی گئی ہے۔"

پدم ناگ نے یاماگ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

"یاماگ! اب تم جا سکتے ہو؟"

یاماگ اژدہا زور سے پھنکارا اور غائب ہو گیا۔

پدم ناگ نسطور اور نیلی بڑے خوش تھے۔ پدم ناگ کہنے لگا۔

"اب ہمیں شہر کے سب سے بڑے مندر میں چلنا چاہیے۔ مجھے یقین ہے کہ شکتی سانپ کے پاس جو انسان بیٹھا ہے۔ وہ زکوٹا ہی ہو گا۔"

نسطور نے حیران ہو کر کہا۔

"مگر ان کی یاد داشت کس نے غائب کر دی؟ وہ ضرور کسی جادوگر کے قبضے میں ہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نیلی کہنے لگی۔

"ہمیں بڑے ہوشیار ہو کر مندر میں داخل ہونا چاہیے۔ میرا خیال ہے کہ تم لوگ اسی جگہ بیٹھو میں شہر کے سب سے بڑے مندر میں جاکر زکوٹا اور شکتی سانپ کو دیکھتی ہوں۔ کہ وہ کس حال میں ہیں اور اگر ہو سکا تو انہیں یہاں لے آتی ہوں۔"

نسطور بولا۔

"نیلی بہن! کہیں تم کسی مصیبت میں نہ پھنس جانا۔ میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ میں بھی تو غائب ہو سکتا ہوں۔"

نیلی نے کہا۔

"نہیں نہیں نسطور بھائی! تم پدم ناگ کے پاس اسی جگہ بیٹھو۔ اگر میں کسی مصیبت میں پھنسی تو تم لوگ میری مدد تو کر سکو گے۔ اگر ہم دونوں گئے تو دونوں مصیبت میں پھنس جائیں گے۔ میں جارہی ہوں۔"

پدم ناگ نے کہا۔

"مگر تمہیں شہر کے مندر کا پتہ کیسے چلے گا؟"

نیلی نے جواب دیا۔

"یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے۔"

یہ کہہ کر نیلی غیبی حالت میں ہی سرائے سے نکل گئی۔ وہ بازاروں کے اوپر آہستہ آہستہ اڑتی جارہی تھی۔ ایک جگہ اسے ایک بلند گنبد نظر آیا۔ وہ نیچے اتر آئی۔ ایک عمارت کے پیچھے جاکر وہ انسانی شکل میں آئی اور

دوسری طرف عمارت کے گیٹ کی طرف آگئی۔ یہاں ایک بوڑھا آدمی چلا جارہا تھا۔ اس نے اسی کی زبان میں پوچھا۔

"یہاں بڑا مندر کہاں ہے؟"

بوڑھے نے گنبد والی عمارت کی طرف اشارہ کرکے کہا۔

"بیٹی! وہ سامنے بڑا مندر ہے۔ کیا تم کسی دوسرے شہر سے آئی ہو؟"

نیلی نے مسکرا کر کہا۔

"ہاں محترم بزرگ! میں یہاں پردیسی ہوں۔ آپ کا شکریہ۔"

یہ کہا اور نیلی تیز تیز قدموں سے چل کر ایک باغ میں داخل ہوئی اور سانس کھینچ کر غائب ہو گئی۔ غائب ہوتے ہی وہ شہر کے بڑے مندر کی طرف پرواز کر گئی۔ اس وقت مندر میں بڑی رونق تھی۔ عورتیں اور مرد دیوتا کی پوجا کے لئے آرہے تھے۔ بڑا پجاری تو اب تخت پر بادشاہ بن کر بیٹھا تھا۔ وہ کبھی کبھی ہی مندر میں آتا تھا۔ اس کی جگہ مندر میں ایک دوسرا چھوٹا پجاری اب رسومات وغیرہ ادا کرتا تھا۔ اور لوگوں سے نذرانے وصول کرتا تھا۔ نیلی کو پجاری کی کوٹھڑی کا علم نہیں تھا۔ مگر مندر میں چھ سات کوٹھڑیاں ہی تھیں۔ نیلی غائب تھی۔ اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ وہ خاموشی سے مندر میں آگئی۔ اس طرح اس نے چھ کوٹھڑیوں دیکھ ڈالیں۔ مگر کسی کوٹھڑی میں زکوٹا اور شکتی سانپ نہیں تھے۔

وہ ساتویں کوٹھڑی میں آگئی۔ یہ کوٹھڑی سب سے بڑی تھی۔ اور شاندار تھی۔ اندر داخل ہوتے ہی اس کی نظر کونے میں پڑی۔ کونے میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس نے زکوٹا کو دیکھا کہ سر جھکائے فرش پر دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھا ہے۔ اس کے پاس ہی شکتی سانپ بھی کنڈلی ماری گردن نیچی کئے بیٹھا تھا۔ دونوں کی یاد داشتیں ختم ہو چکی تھیں۔ مگر ان کی طاقت ان کے پاس تھی۔

جیسے ہی نیلی غیبی حالت میں کوٹھڑی میں داخل ہوئی شکتی سانپ نے پھنکار ماری اور گردن اونچی کرلی۔ اس نے اپنی طاقت سے نیلی کو غیبی حالت میں بھی دیکھ لیا تھا۔ مگر وہ نیلی کو پہچان نہیں رہا تھا۔ اس کی پھنکار پر زکوٹا نے بھی سر اٹھاکر دیکھا کہ ایک خوبصورت لڑکی غیبی حالت میں کوٹھڑی میں داخل ہوئی ہے۔ جب نیلی غائب ہو جاتی تھی۔ تو اس کے غیبی جسم سے نیلی نیلی لہریں نکلتی تھیں جو سوائے کسی زبردست طاقت والے جادوگر کے دوسرا کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ زکوٹا اسے دیکھتے ہی اٹھ کھڑا ہوا اور بلند آواز سے بولا۔

"کون ہو تم؟"

نیلی سمجھ گئی کہ دونوں نے اسے دیکھ لیا ہے۔ اس نے کہا۔

"زکوٹا بھائی! تم نے مجھے نہیں پہچانا؟ میں نیلی ہوں۔ غیبی لڑکی نیلی۔"

زکوٹا نے غصے میں کہا۔

"میں کسی نیلی کو نہیں جانتا۔ یہاں سے دفع ہو جاؤ نہیں تو ابھی جلا کر بھسم کردوں گا۔"

نیلی پریشان ہوگئی۔ کیونکہ وہ زکوٹا کی طاقت کو جانتی تھی۔ اس دوران

شکتی سانپ بھی نیلی کی طرف منہ کئے زور زور سے پھنکار رہا تھا۔ نیلی نے جلدی سے کہا۔

"اچھا زکوٹا بھائی! میں چلی جاتی ہوں۔"

یہ کہہ کر نیلی کوٹھڑی میں سے نکل گئی۔

باہر آکر وہ تیزی سے سرائے کی طرف اڑ گئی۔

سرائے میں **نسطور** اور پدم ناگ اس کا بے تابی سے انتظار کر رہے تھے۔ جب وہ کوٹھڑی میں داخل ہوئی تو **نسطور** نے پوچھا۔

"کیا زکوٹا اور شکتی سانپ مل گئے؟"

نیلی نے سارا ماجرا سنا دیا۔

پدم ناگ بولا۔

"اب میں جاتا ہوں۔ ان پر کسی نے بڑا طاقتور طلسم کر رکھا ہے۔ جس سے ان کی یاد داشت غائب ہو گئی ہے۔ تم لوگ یہیں بیٹھو۔"

یہ کہہ کر پدم ناگ سرائے سے نکلا۔ عقاب کی شکل اختیار کی اور مندر کی طرف اڑ گیا۔ مندر کی چھت پر آکر وہ اترا اور غائب ہو گیا۔ وہ غیبی حالت میں پجاری کی کوٹھڑی میں آگیا۔ جیسے ہی وہ اندر آیا زکوٹا نے اسے بھی دیکھ لیا۔ شکتی سانپ نے بھی پدم ناگ کو دیکھ لیا تھا۔ وہ چونکہ سب کچھ بھول چکا تھا۔ اسے پدم ناگ دیوتا بھی یاد نہیں رہا تھا۔ اس لئے وہ زور سے پھنکارنے لگا۔ زکوٹا نے پدم ناگ کی طرف دیکھ کر غصے میں کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تم کون لوگ ہو جو غائب ہو کر یہاں آتے ہو؟ تم کیا چاہتے ہو؟"

پدم ناگ نے کہا۔

"زکوٹا بھائی! میں پدم ناگ ہوں۔ تمہارا دوست تم زکوٹا ہو۔ میں اور نسطور تمہیں لینے آئے ہیں۔ تم پر کسی نے طلسم کر دیا ہوا ہے۔ ہوش میں آنے کی کوشش کرو۔"

زکوٹا سر کو زور سے جھٹک کر بولا۔

"تم کوئی مکار آدمی ہو جو مجھے ایسی باتیں سنا رہے ہو۔ میں بڑے پجاری کا غلام ہوں۔ یہ شکتی سانپ ہے۔ اور یہ بھی بڑے پجاری کا غلام ہے۔"

شکتی سانپ بھی انسانی آواز میں بولا۔

"ہاں! میں بڑے پجاری کا غلام ہوں۔ اگر تم یہاں سے نہ گئے تو میں پھنکار مار کر تمہیں جلا کر بھسم کردوں گا۔"

پدم ناگ جانتا تھا کہ شکتی سانپ کی پھنکار اسے کچھ نہیں کہہ سکتی۔ مگر وہ ان سے لڑنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ خاموشی سے واپس چلا گیا۔ سرائے میں آکر اس نے نسطور سے کہا۔

"نیلی نے جو کچھ کہا بالکل ٹھیک نکلا۔ زکوٹا اور شکتی سانپ بڑے پجاری کی کوٹھڑی میں بند ہیں۔ مگر ان پر جادو کا اثر ہے۔ وہ اپنی شناخت بھول چکے ہیں۔"

نسطور نے کہا۔

"ہمیں چاہیے کہ کسی طرح انہیں وہاں سے اٹھا کر یہاں لے آئیں۔"

پدم ناگ بولا۔

"وہ آگے سے مقابلہ کریں گے۔ وہاں جنگ شروع ہو جائے گی اور بڑے پجاری کو پتہ چل جائے گا اور وہ زکوٹا اور شکتی سانپ کو وہاں سے غائب کروے گا۔"

نیلی بولی۔

"پدم ناگ کا خیال بالکل درست ہے۔ ہمیں عقل سے کام لے کر کوئی ترکیب سوچنی چاہیے کہ جس سے زکوٹا اور شکتی سانپ اپنے آپ ہمارے ساتھ چلنے پر تیار ہو جائیں۔"

وہ لوگ سر جوڑ کر بیٹھ گئے اور کوئی کار گر ترکیب سوچنے لگے۔

نسطور کہنے لگا۔

"میں شاہ پری کو بلا کر اس سے مشورہ کرتا ہوں۔ وہ پرستان کی پری ہے۔ ہو سکتا ہے وہ ہمیں کوئی ترکیب بتا دے۔"

اس کے ساتھ ہی نسطور نے منتر پڑھ کر پھونکا اور بولا۔

"اے پرستان کی شاہ پری! ہمارے پاس آؤ۔ ہمیں تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔"

ایک روشنی سی چمکی اور شاہ پری حاضر ہو گئی۔ اس کے سر پر پھولوں اور ہیرے جواہرات کا تاج تھا اور چہرہ چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ اس نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مسکرا کر نسطور سے پوچھا۔

"نسطور! مجھے کیوں یاد کیا؟"

نسطور بولا۔

"شاہ پری! اس وقت زکوٹا اور شکتی سانپ مندر کے بڑے پجاری کے قبضے میں ہیں۔ ان پر طلسم کیا گیا ہے۔ وہ سب کچھ بھول گئے ہیں۔ وہ ہمیں بھی نہیں پہچانتے اور ہم سے جنگ کرنے پر تیار ہیں۔ کوئی ایسا طریقہ بتاؤ کہ ان کی یاد داشت واپس آجائے۔"

شاہ پری نے کہا۔

"نسطور! زکوٹا اور شکتی سانپ پر کالے جادو کا اثر ہے۔ یہ شیطانی جادو ہے۔ ہم پرستان کی پریاں اس جادو کا توڑ نہیں جانتیں۔ ہم شیطانی کاموں میں کبھی دخل نہیں دیا کرتیں۔ مجھے کوئی اور خدمت بتاؤ۔"

نسطور بولا۔

"شاہ پری! اگر تم شیطانی طلسم نہیں توڑ سکتیں تو ہمیں کوئی ایسی ترکیب بتاؤ کہ ہم زکوٹا اور شکتی سانپ کو لڑائی جھگڑے کے بغیر یہاں لے آئیں۔ کیونکہ لڑائی جھگڑا کرنے سے بڑے پجاری کو خبر ہو جائے گی اور وہ ان دونوں کو غائب کردے گا۔"

شاہ پری نے کہا۔

"رات کے پچھلے پہر چاند غروب ہو جائے گا۔ تو زکوٹا اور شکتی سانپ کو نیند آجائے گی۔ وہ سو جائیں گے۔ پھر تم انہیں اٹھا کر یہاں لانے کی

کوشش کر سکتے ہو۔ اس سے زیادہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتی۔"

یہ کہہ کر شاہ پری غائب ہو گئی۔

نیلی کہنے لگی۔

"ہم نے سوتے میں زکوٹا کو اٹھانے کی کوشش کی تو وہ جاگ پڑے گا۔ اور اودھم مچادے گا۔"

نسطور نے کہا۔

"بہر حال ہمارے پاس دوسرا کوئی طریقہ نہیں ہے۔ ہمیں رات کے پچھلے پہر چاند کے غروب ہونے کا انتظار کرنا چاہیے۔ جب چاند غروب ہو جائے گا تو ہم مندر میں جاکر زکوٹا اور شکتی سانپ کو اغوا کرنے کی کوشش کریں گے۔ کیوں پدم ناگ! تمہارا کیا خیال ہے۔"

پدم ناگ بولا۔

"میرا بھی یہی خیال ہے۔"

وہ کوٹھڑی میں بیٹھے رات ہونے کا انتظار کرنے لگے۔ ابھی شام کا وقت تھا۔ دوسری طرف بڑا پجاری اپنے محل میں بڑی شان سے بیٹھا وزیروں سے گفتگو کر رہا تھا۔ کہ مندر کا چھوٹا پجاری کمرے میں داخل ہوا اور اشارے سے بڑے پجاری کو سلام کرکے ایک طرف ادب سے کھڑا ہو گیا۔ بڑا پجاری سمجھ گیا کہ چھوٹا پجاری کوئی خاص بات کہنے آیا ہے۔ وہ اٹھ کر چھوٹے پجاری کے پاس آیا اور پوچھا۔

"کیا بات ہے۔ تم کس لئے آئے ہو؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چھوٹے پجاری نے کہا۔

"پجاری جی! میں نے دو تین بار آپ کی کوٹھڑی سے زکوٹا کے غصے سے بولنے اور شکتی سانپ کی پھنکاروں کی آوازیں سنی ہیں لگتا ہے۔ وہ آپس میں لڑ رہے ہیں۔ میں یہی کہنے آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں۔"

بڑا پجاری سوچ میں پڑ گیا۔ وہ جانتا تھا کہ زکوٹا اور شکتی سانپ ایک دوسرے سے کبھی لڑ نہیں سکتے۔ یہ ضرور کوئی تیسرا آدمی ہے۔ جو کوٹھڑی میں داخل ہوا ہے۔ اور اسی نے زکوٹا پر حملہ کرنے یا اسے اغوا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس نے اسی وقت وزیروں کو رخصت کر دیا اور مندر میں آگیا۔

سیدھا اپنی کوٹھڑی میں گیا۔ دیکھا کہ زکوٹا اور شکتی سانپ دیوار سے لگ کر خاموش بیٹھے تھے۔ بڑے پجاری نے زکوٹا کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"یہاں کون آیا تھا۔"

زکوٹا نے سر اٹھا کر کہا۔

"آقا! پہلے ایک غیبی عورت آئی تھی۔ پھر ایک غیبی آدمی آیا تھا۔ دونوں نے مجھے اور شکتی سانپ کو اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کی تھی۔ مگر میں نے انہیں بھگا دیا۔"

یہ سن کر بڑا پجاری تو سخت پریشان ہوا۔ سمجھ گیا کہ وہ دونوں اس کے دشمن اور زکوٹا کے ساتھی ہیں جو اسے اغوا کرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ اس نے زکوٹا اور شکتی سانپ کو حکم دیا۔

"میرے ساتھ آؤ۔"

وہ ان دونوں کو مندر کے نیچے والی سرنگ کے خفیہ تہ خانے میں لے گیا اور وہاں چھپا کر اوپر کوٹھڑی میں آگیا۔ اس نے کوٹھڑی کے دروازے کو بند کیا اور باہر ایک زبردست طلسم کی لہریں چھوڑ دیں اس کام سے فارغ ہو کر وہ سامنے والی کوٹھڑی کی کھڑکی کو ذرا سا کھول کر وہاں چھپ کر بیٹھ گیا۔

ادھر جب رات کا پچھلا پہر ہوا اور چاند غروب ہو گیا تو پدم ناگ نے نسطور اور نیلی سے کہا۔

"تم لوگ یہیں رہو۔ میں اکیلا جاتا ہوں اور زکوٹا اور شکتی سانپ کو اپنے ساتھ لے آتا ہوں۔"

یہ کہہ کر پدم ناگ غیبی حالت میں پرواز کرتا مندر میں پہنچ گیا۔ وہ بڑے پجاری کی کوٹھڑی کے پاس آکر رک گیا۔ اس کو محسوس ہوا کہ آگے طلسمی لہریں پھیلی ہوئی ہیں۔ وہ ذرا آگے بڑھا تو اسے ایک جھٹکا لگا اور وہ پیچھے کو ہٹ گیا۔ بڑا پجاری بھی ادھر کھلی کھڑکی میں بیٹھا یہ سارا تماشہ دیکھ رہا تھا۔ اس نے پدم ناگ کو غیبی حالت میں دیکھ لیا تھا۔ سمجھ گیا کہ یہی دشمن ہے جو زکوٹا اور شکتی سانپ کو اغوا کرنے آیا ہے۔ اسے بالکل معلوم نہیں تھا کہ یہ پدم ناگ ہے۔ پدم ناگ نے ایک بار پھر کوٹھڑی میں داخل ہونے کی کوشش کی مگر پھر اسے جھٹکا لگا۔

پدم ناگ فوراً وہاں سے پرواز کر گیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ کوٹھڑی کی پچھلی دیوار کے پاس آکر زمین پر اترا اور فوراً سانپ کی شکل میں ظاہر ہوا۔ سانپ کو زمین جگہ دے دیتی ہے۔ وہ زمین میں گھس گیا اور زمین کے اندر سے ہوتا ہوا پجاری کی کوٹھڑی میں نکل آیا۔ دیکھا۔ کوٹھڑی میں زکوٹا نہیں ہے شکتی سانپ بھی نہیں ہے۔ شاہ پری نے کیا غلط کہا تھا۔ پدم ناگ نے سوچا۔ شاہ پری غلط نہیں کہہ سکتی۔ ضرور پجاری نے ان دونوں کو کسی جگہ چھپا دیا ہے۔ پدم ناگ نے فوراً سانپ کی شکل بدلی اور ساری کوٹھڑیوں دیکھ ڈالیں۔ پھر وہ زمین کے نیچے چلا گیا۔

اس وقت بڑا پجاری بھی اپنی کوٹھڑی میں آگیا تھا۔ اس نے فوراً منتر پڑھ کر اپنے استاد چانگی کو یاد کیا۔ اور چانگی کی شکل دیوار پر آگئی۔ بڑے پجاری نے کہا۔

"چانگی! کوئی دشمن زکوٹا اور شکتی سانپ کو اغوا کرنے مندر میں پہنچ گیا ہے۔ اگر یہ دونوں اغوا ہو گئے تو میں کیا کروں گا۔ میری طاقت ختم ہو جائے گی۔ مجھ سے میرا تاج تخت چھین جائے گا۔ شیطان کے لئے میری مدد کرو۔"

چانگی نے کہا۔

"سنو! اس وقت تمہارا دشمن تمہاری کوٹھڑی کے نیچے سرنگ میں ہے۔ وہ پدم ناگ ہے۔ اس کی طاقت کا تم مقابلہ نہیں کر سکو گے۔"

پجاری گھبرا گیا۔

"چانگی جی! شیطان کے لئے میری مدد کرو۔ کسی طرح میرے دشمن کو

ختم کردو۔"

چانگی نے کہا۔

"میں اسے ختم نہیں کر سکتا۔ اسے تم بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ ہاں ایک کام کر سکتے ہو۔"

"جلدی بتاؤ استاد جی! جلدی بتاؤ۔ نہیں تو میں برباد ہو جاؤں گا۔"

چانگی نے کہا۔

"میرے جانے کے بعد تمہیں دیوار پر ایک ٹہنی اگی ہوئی ملے گی۔ اس ٹہنی کو نیچے سرنگ کے منہ پر جاکر جلاؤ اور اسکی دھونی دو۔ جب دھواں نکلنے لگے تو فوراً اوپر آجانا۔ پدم ناگ اس دھوئیں کے اثر سے بے ہوش ہو جائے گا۔ وہ اس وقت سانپ کی شکل میں ہے۔ اس فوراً کسی مرتبان میں بند کر دینا۔ اور مرتبان دریا میں پھینک دینا۔ اسی طرح تم اپنے دشمن سے نجات حاصل کر سکو گے۔"

چانگی کی شکل غائب ہو گئی۔ پجاری نے دیکھا کہ اس کی جگہ دیوار پر ایک چھوٹی سی ٹہنی اگ آئی تھی۔ پجاری نے ٹہنی کو توڑا۔ اسے ایک تھالی میں ڈالا۔ اور اسے لے کر نیچے سرنگ کے منہ پر آگیا۔ یہاں اس نے ٹہنی کو آگ لگائی اور زمین پر رکھ دی۔ جلدی سے سرنگ میں سے اوپر آگیا۔

پدم ناگ، سرنگ میں زکوٹا اور شکتی سانپ کو تلاش کرتا آگے نکل گیا تھا۔ آگے اسے ایک دروازہ دکھائی دیا۔ وہ سمجھ گیا کہ زکوٹا اور شکتی سانپ اس کوٹھڑی میں ہوں گے۔ جیسے ہی وہ آگے بڑھا اسے سرنگ میں دھواں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

محسوس ہوا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا۔ پیچھے دھوئیں کا بادل پھیلا ہوا تھا۔ پدم ناگ نے منتر پڑھ کر غائب ہونا چاہا مگر اتنی دیر میں دھواں اس کے اوپر آگیا تھا۔ دھوئیں میں پدم ناگ کا دم گھٹنے لگا۔ اور وہ وہیں بے ہوش ہو کر گر پڑا وہ سانپ کی شکل میں تھا۔

جب دھواں ختم ہوا تو پجاری سرنگ میں اتر کر آگیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ پدم ناگ سانپ کی شکل میں بے ہوش پڑا ہے۔ پجاری نے پدم ناگ کو اٹھایا اور اوپر کوٹھڑی میں آکر اسے ایک مرتبان میں بند کر کے اوپر ڈھکن دے کر کپڑے میں اچھی طرح کس کر لپیٹا اور مرتبان لے کر مندر سے نکل کر دریا پر آگیا۔ دریا بڑے زور شور سے بہہ رہا تھا۔ پجاری نے پدم ناگ والے مرتبان کو دریا میں پھینک دیا۔ دریا کی لہریں مرتبان کو لے کر آگے نکل گئیں۔ پجاری بڑا خوش ہوا کہ اس نے اپنے دشمن سے نجات حاصل کر لی ہے۔

پجاری واپس محل میں جانے کی بجائے وہیں اپنی کوٹھڑی میں ہی پلنگ پر لیٹ گیا۔ اس نے سوچا کہ تھوڑی رات باقی رہ گئی ہے۔ وہ دن نکلنے پر شاہی محل میں چلا جائے گا۔ ادھر نسطور اور نیلی سرائے میں بیٹھے پدم ناگ کا انتظار کر رہے تھے۔ جب کافی وقت گزر گیا اور پدم ناگ واپس نہ آیا تو انہیں فکر لگی کہ پدم ناگ کسی مصیبت میں نہ پھنس گیا ہو۔

نسطور نے نیلی سے کہا۔

"لگتا ہے پدم ناگ کسی مشکل میں پڑ گیا ہے۔ تم یہاں بیٹھو، میں جا کر

پتہ کرتا ہوں۔"

نسطور سیدھا مندر میں آگیا۔ وہ غیبی حالت میں تھا۔ مندر میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ رات کا پچھلا پہر گزر رہا تھا۔ نسطور کو پدم ناگ کہیں نظر نہ آیا۔ وہ سیدھا پجاری کی کوٹھڑی کی طرف گیا۔ اسے ایک جھٹکا لگا اور وہ پیچھے ہٹ گیا۔ یہ پجاری کی چھوڑی ہوئی طلسمی لہریں تھیں جنہوں نے نسطور کو جھٹکا دیا تھا۔ اس جھٹکے نے اندر پلنگ پر لیٹے ہوئے پجاری کو خبردار کر دیا۔ وہ جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ سمجھ گیا کہ کوئی اور دشمن ہے جو کوٹھڑی میں داخل ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔

اس دوران نسطور اوپر کو اڑ گیا تھا اور مندر کے چاروں طرف گھوم پھر کر کوٹھڑی میں داخل ہونے کا کوئی دوسرا راستہ تلاش کر رہا تھا۔ پجاری کوٹھڑی کا دروازہ کھول کر باہر آیا تو اسے وہاں کوئی آدمی دکھائی نہ دیا۔ اتنی دیر میں دن نکل آیا۔ نسطور مندر کی پچھلی دیوار کے پاس کھڑا غور کر رہا تھا کہ کوٹھڑی کے باہر تو پجاری نے طلسمی لہریں چھوڑ رکھی ہیں اسے کون سا راستہ اختیار کرنا چاہئے۔ اتنے میں پجاری یہ اطمینان کر کے کہ وہاں کوئی نہیں ہے واپس اپنے محل کی طرف چلا گیا۔

نسطور کی سمجھ میں جب کچھ نہ آیا تو اس نے ایک بار پھر کوٹھڑی کے سامنے آکر اندر داخل ہونے کی کوشش کی مگر اس بار پھر اسے جھٹکا لگا۔

تب اس نے جھٹکے کی پروا نہ کی اور بڑی بہادری کے ساتھ کوٹھڑی کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ کوٹھڑی خالی پڑی تھی۔ وہاں زکوتا تھا' نہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شکتی سانپ تھا، نہ پدم ناگ ہی تھا۔ نسطور پریشان ہو کر نیلی کے پاس سرائے میں آگیا۔ سارا حال اسے بتایا، نیلی کہنے لگی۔

"نسطور بھائی! پدم ناگ ضرور کسی مصیبت میں پھنس چکا ہے، ورنہ وہ ضرور ہمارے پاس واپس آتا۔"

نسطور بھی پریشان تھا، کہنے لگا۔

"ہم زکوتا اور شکتی سانپ کے لئے فکر مند تھے، اب پدم ناگ بھی غائب ہو گیا ہے۔"

جب نیلی نے کہا کہ وہ جا کر دیکھتی ہے تو نسطور نے اسے روک دیا۔

"نہیں نہیں نیلی بہن تم نہیں جاؤ گی۔ کیا معلوم تم بھی کسی مصیبت میں پھنس جاؤ۔"

نسطور نے کہا۔

"ہمیں بھیس بدل کر وہاں جانا ہو گا تاکہ پتہ کر سکیں کہ اصل ماجرا کیا ہے۔ اگر ہم غائب ہو کر بھی گئے تو وہاں کسی نے طلسمی لہریں چھوڑ رکھی ہیں جو ہمیں اپنے جال میں قید کر سکتی ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ پدم ناگ انہی طلسمی لہروں میں پھنس کر دشمن کے قبضے میں چلا گیا ہو۔"

"ہم کون سا بھیس بدل کر جائیں؟" نیلی نے کہا۔

نسطور کہنے لگا۔

"سب سے اچھا بھیس تو پجاری اور پجارن کا ہی ہو سکتا ہے۔ لوگ یہی سمجھیں گے کہ ہم بھی دیوتا کی پوجا کرنے آئے ہیں۔"

اسی وقت طلسمی طاقت سے نسطور اور نیلی نے پجاری اور پجارن کا بھیس بدل لیا اور مندر کی طرف چل پڑے۔ سارا دن وہ مندر میں ایک طرف بیٹھے پوجا وغیرہ کرتے رہے۔ مندر میں دوسرے لوگ بھی آتے اور دیوتا کی پوجا کر کے چلے جاتے۔ نیلی اور نسطور ایسی جگہ پر بیٹھے تھے جہاں سے انہیں بڑے پجاری کی کوٹھڑی کو جانے والا تنگ راستہ صاف نظر آ رہا تھا۔

نسطور نے نیلی سے کہا۔

"اسی تنگ راستے میں سے گزر کر بڑے پجاری کی کوٹھڑی آتی ہے۔"

نیلی بولی۔

"ہم صبح سے یہاں بیٹھے ہیں، ابھی تک ادھر سے کوئی نہیں گزرا۔"

اصل میں بڑا پجاری اپنے محل میں جا چکا تھا۔ اس کی کوٹھڑی بند تھی، اسے کسی قسم کی فکر نہیں تھی۔ کوٹھڑی کے باہر اس نے طلسمی لہریں چھوڑ رکھی تھیں جس میں سے کوئی انسان نہیں گزر سکتا تھا۔ پدم ناگ کو اس نے مرتبان میں بند کر کے دریا میں پھینک دیا تھا اور زکوتا اور شکتی سانپ کوٹھڑی کے نیچے زمین کے اندر سرنگ میں بند تھے۔ جب دن گزر گیا اور رات آگئی تو نیلی نے پریشان ہو کر نسطور سے کہا۔

"اس طرح ہم ساری زندگی بھی یہاں بیٹھے رہے تو ہمیں کچھ پتہ نہیں چلے گا کہ زکوتا وغیرہ کہاں ہیں اور پدم ناگ کدھر ہے۔"

"تو پھر تمہارے خیال میں ہمیں کیا کرنا چاہیے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نسطور نے پھر کہا۔

نیلی بولی۔

"ہمیں کوٹھڑی کے اندر چل کر دیکھنا چاہیے۔"

نسطور نے کہا

"کوٹھڑی کے اندر میں دیکھ آیا ہوں۔ کوٹھڑی بالکل خالی پڑی ہے۔"

نیلی نے خاموش ہو گئی۔ تھوڑی دیر میں بعد کہنے لگی۔

"میں حیران ہوں کہ پدم ناگ بھی غائب ہو گیا جس کے پاس اتنی طاقت تھی۔"

نسطور کچھ سوچ کر بولا۔

"میرا خیال ہے آج کی رات اسی جگہ بیٹھے رہنا چاہیے۔ ہو سکتا ہے کوئی عجیب و غریب ایسی چیز نظر آجائے جس سے ہمیں اپنے دوستوں کا سراغ مل جائے۔"

نیلی نے کہا۔

"ٹھیک ہے ابھی کر کے دیکھ لیتے ہیں۔"

دونوں انسانی شکل میں خاموشی سے وہاں بیٹھے رہے۔ وہ بار بار تنگ راستے کو دیکھ لیتے تھے جو پجاری کی کوٹھڑی کو جاتا تھا۔ کیونکہ نسطور کو یقین تھا کہ جو کوئی بھی حادثہ اس کے دوستوں کو پیش آیا ہے وہ اسی پجاری کی کوٹھڑی میں ہی آیا ہے۔

رات جب گہری ہو گئی تو مندر کا چھوٹا پجاری اس راستے سے گزر کر

اپنی کوٹھڑی کی طرف گیا۔ نسطور اور نیلی نے یہی سمجھ کہ یہی بڑا پجاری ہے۔

نیلی نے کہا۔

"مندر کا پجاری گیا ہے۔"

"نسطور بولا۔

"میں نے اسے جاتے دیکھ لیا ہے۔"

نیلی بولی۔

"میں اس کے پیچھے جاتی ہوں۔"

نسطور نے کہا۔

"نہیں میں تمہیں اکیلے نہیں جانے دوں گا۔ ہم دونوں اکٹھے جائیں گے۔ چلو غائب ہو جائیں۔"

انہوں نے ادھر ادھر دیکھ کر اطمینان کیا کہ کوئی انہیں دیکھ تو نہیں رہا۔ وہاں کوئی شخص نہیں تھا۔ دونوں غائب ہو گئے۔ غائب ہونے کے بعد وہ ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے۔ وہ تنگ راہ داری کی طرف بڑھے۔ انہوں نے دیکھا کہ چھوٹا پجاری ایک کوٹھڑی میں داخل ہو گیا ہے۔ وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے کوٹھڑی میں چلے گئے۔ چھوٹے پجاری کے پاس کوئی طلسمی طاقت نہیں تھی۔ اسے معلوم نہ ہوا کہ دو غیبی انسان اس کی کوٹھڑی میں داخل ہو گئے ہیں اور اس کی ایک ایک حرکت کو دیکھ رہے ہیں۔ چھوٹا پجاری پلنگ پر بیٹھ گیا۔ اس نے دروازے کی کنڈی نہیں لگائی تھی۔ نیلی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور نسطور ایک طرف کھڑے اس کو دیکھ رہے تھے کہ یہ کیا کرتا ہے۔

چھوٹا پجاری پلنگ پر کچھ دیر بیٹھا رہا۔ اتنے میں دروازہ کھلا اور ایک پجارن عورت اندر آگئی۔ اس نے دروازہ بند کر کے کنڈی لگا دی اور چھوٹے پجاری کے پاس آکر بولی۔

"مہاراج! اب اپنا وعدہ پورا کریں۔ اور میری بچی کو میرے حوالے کردیں تاکہ میں اسے لے کر اپنے گاؤں چلی جاؤں۔ میں دیوتا کے سامنے وعدہ کرتی ہوں کہ میں یہ بات کسی کو نہیں بتاؤں گی۔"

چھوٹے پجاری نے بڑے غرور کے ساتھ کہا۔

"احمق عورت! اپنی بیٹی کو بھول جا۔ اب وہ کبھی تمہارے پاس نہیں آسکے گی۔"

پجارن عورت رونے لگی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ اس نے روتے ہوئے کہا۔

"مہاراج! میں بیوہ عورت ہوں۔ میری زندگی کا سہارا میری ایک ہی بیٹی ہے۔ اگر میں اسے ساتھ لے کر گاؤں نہ گئی تو لوگ مجھے بدنام کردیں گے۔ مجھ سے میری زندگی کا سہارا نہ چھینیں اور میری بچی مجھے واپس کردیں۔"

چھوٹے پجاری نے عورت کو لات مار کر پرے گرادیا اور بڑی رعونت کے ساتھ کہنے لگا۔

"نکل جا یہاں سے خبردار جو پھر میرے مندر میں قدم رکھا۔"

عورت بے چاری پیچھے گر پڑی تھی اور اس کے سر پر بڑی چوٹ آئی تھی۔ وہ اپنے سر کو سہلاتے ہوئے زار و قطار رو رہی تھی۔ اور سنگ دل پجاری سے اپنی بیٹی کی بھیک مانگ رہی تھی مگر پجاری بڑی شان سے پلنگ پر بیٹھا اسے حقارت سے تک رہا تھا۔ نیلی اور نسطور کو سخت غصہ آیا۔ انہیں عورت پر رحم بھی آیا۔ نیلی نے نسطور کی طرف دیکھا۔ آنکھوں ہی آنکھوں میں انہوں نے کوئی بات کی اور نسطور نے آگے بڑھ کر عورت کو سہارا دے کر اٹھایا اور کہا۔

"بہن! تو مت گھبرا تیری بچی تجھے ضرور واپس مل جائے گی۔"

عورت نے غیبی آواز سنی تو ایک دم چپ ہو گئی۔ پجاری بھی حیران ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگا کہ یہ آواز کہاں سے آئی ہے۔

نسطور نے کہا۔

"ظالم پجاری! اس بیوہ عورت کی بیٹی تم نے کہاں چھپائی ہوئی ہے؟"

پجاری چکر کھا گیا کہ یہ کون بول رہا ہے۔

○☆○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چاندنی ناگن

چھوٹے پجاری نے گھبرا کر کہا۔

"تم کون ہو؟ اگر جادوگر ہو تو یہاں سے جان بچا کر بھاگ جاؤ نہیں تو میں تمہیں اپنے طلسمی منتر سے بھسم کر دوں گا۔"

نسطور نے پجاری کو گردن سے پکڑ کر زور سے جھٹکا دیا۔ پجاری کی ہڈی پسلی ہل گئی۔ فوراً ہاتھ جوڑ کر بولا۔

"مہاراج! مجھے جان سے نہ ماریں۔ میں عورت کی بیٹی واپس کرتا ہوں۔"

نسطور نے کہا۔

"جلدی بتا لڑکی کہاں ہے۔"

چھوٹے پجاری نے کہا۔

"اندر والی کوٹھڑی میں بند ہے۔"

نسطور جلدی سے اندر والی کوٹھڑی میں گیا اور وہاں سے اس بیوہ عورت کی لڑکی کو نکال کر لے آیا جو بے چاری خوف کے مارے بے حال

ہو رہی تھی۔ دونوں ماں بیٹی ایک دوسری کے گلے لگ کر رو پڑیں۔

نسطور نے کہا۔

"بہن! اپنی بیٹی کو لے کر اپنے گاؤں چلی جا، فکر نہ کر یہ گدھے کا بچہ پھر کبھی تمہیں تنگ نہیں کرے گا۔ اس کو میں ایسی سزا دوں گا کہ اپنے ماں باپ کا نام بھول جائے گا۔"

چھوٹا پجاری موقع پا کر کوٹھڑی کے دروازے کی طرف بھاگ اٹھا، مگر نیلی اس کے سامنے آ گئی۔ اس نے اس کو گردن سے دبوچ لیا اور بولی۔

"واپس پلنگ پر جا کر بیٹھ جاؤ نہیں تو تمہاری خیر نہیں۔"

چھوٹا پجاری اور زیادہ ڈر گیا، کہ کوٹھڑی میں پہلے ایک غیبی مرد تھا، اب ایک غیبی عورت بھی آ گئی ہے۔ نسطور نے ماں بیٹی کو وہاں سے بھیج دیا۔ چھوٹا پجاری خوف کے مارے کانپ رہا تھا۔ اس نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

"اب مجھ پر رحم کرو۔ میں نے لڑکی اس کی ماں کے حوالے کر دی ہے۔"

نسطور نے کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ زکوتا اور شکتی سانپ کہاں ہیں؟"

چھوٹا پجاری فوراً سمجھ گیا کہ یہ لوگ زکوتا اور شکتی سانپ کی تلاش میں ہی وہاں آئے ہیں۔

اس نے کہا۔

"مہاراج! مجھے بالکل معلوم نہیں کہ یہ لوگ کون ہیں اور کہاں ہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں تو مندر کا پجاری ہوں۔"

نسطور نے پوچھا۔

"کیا تمہارے علاوہ بھی کوئی دوسرا پجاری یہاں پر ہے؟"

چھوٹا پجاری بڑے پجاری کا نام نہیں لے سکتا تھا۔ اس نے جھوٹ بولا اور کہا۔

"بالکل نہیں۔ اس مندر کا ایک میں ہی پجاری ہوں۔"

"تو پھر بتاؤ زکوٹا اور شکتی سانپ اور پدم ناگ کہاں پر ہیں۔"

چھوٹا پجاری رونے لگا۔ بولا۔

"دیوتاؤں کی قسم لے لو۔ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ میں کچھ نہیں جانتا۔"

نسطور نے نیلی سے کہا۔

"یہ اس طرح نہیں مانے گا۔"

اور نسطور نے چھوٹے پجاری کو پکڑ کر ہوا میں اچھالا اور بولا۔

"یہاں الٹا لٹک جا۔"

اور چھوٹا پجاری فضا میں الٹا لٹک گیا۔ وہ رونے چیخنے اور واویلا کرنے لگا۔

نسطور نے کہا۔

"پہلے بتاؤ ہمارے ساتھی کہاں ہیں؟"

پجاری نے فوراً کہا۔

"مجھے جلدی سے سیدھا کرو' سب کچھ بتاتا ہوں۔"

نسطور نے اشارہ کیا' پجاری سیدھا ہو کر نیچے پلنگ پر گر پڑا۔

نسطور نے اسے دبوچ کر ہلایا اور بولا۔

"اب بتا زکوٹا اور شکتی سانپ اور پدم ناگ کہاں ہیں؟"

چھوٹے پجاری نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

"زکوٹا اور شکتی سانپ اس کوٹھڑی میں ضرور آئے تھے' مگر اب اسے بڑا پجاری اپنے پاس محل میں لے گیا ہے اور پدم ناگ کا تو میں نے کبھی نام بھی نہیں سنا۔"

نسطور نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہ بڑا پجاری کون ہے؟"

"چھوٹا پجاری بولا۔

"بڑا پجاری پہلے اس مندر کا پجاری ہوتا تھا' مگر اب وہ اس ملک کا بادشاہ ہے اور شاہی محل میں رہتا ہے۔ اس نے زکوٹا اور شکتی سانپ کی طاقت ہی سے تخت حاصل کیا ہے۔ اسے جب یہاں خطرہ محسوس ہوا تو دونوں کو یہاں سے نکال کر محل میں لے گیا' میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں جھوٹ نہیں بول رہا۔ تم خود محل میں جا کر دیکھ سکتے ہو۔"

نسطور اور نیلی نے آپس میں مشورہ کیا' نیلی بولی۔

"محل میں چل کر دیکھتے ہیں۔"

نسطور بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ٹھیک ہے۔"

پھر اس نے پجاری سے کہا۔

"سن لے، اگر وہاں ہمیں زکوٹا اور شکتی سانپ نہ ملے تو واپس آکر تجھے پکڑلیں گے اور اس دفعہ تجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔"

چھوٹا پجاری ہاتھ جوڑ کر بولا۔

"مہاراج! آپ بے شک میری گردن کاٹ دیں مگر میں نے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے۔"

نسطور نے نیلی سے کہا۔

"چلو بادشاہ کے محل کی طرف چلتے ہیں۔"

اور وہ دونوں کوٹھڑی سے نکل گئے۔ جب چھوٹے پجاری کو یقین ہوگیا کہ دونوں غیبی انسان وہاں سے چلے گئے ہیں تو جلدی سے اس نے اپنا سامان باندھا، قیمتی ہیرے جواہرات کا بکس لیا اور گھوڑے پر بیٹھ کر دوسرے شہر کی طرف بھاگ گیا، جس وقت نسطور اور نیلی شاہی محل میں پہنچے اس وقت بڑا اور اصل پجاری تخت پر بیٹھا ایک فیصلہ سنا رہا تھا۔

جیسے ہی نسطور اور نیلی دربار میں داخل ہوئے پجاری نے انہیں دیکھ لیا کہ دو غیبی انسان یعنی ایک عورت اور مرد اس کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ وہ جلدی سے اٹھا اور اس کے تخت کے پیچھے جو چھوٹا سا خفیہ دروازہ تھا اس میں داخل ہو کر زینہ اتر کر خفیہ دروازے سے باہر بھاگ گیا۔ نسطور اور نیلی یہ سوچ کر دربار میں تخت کے پاس ہی کھڑے رہے کہ پجاری بادشاہ

کسی کام سے تخت کے پیچھے گیا ہے، اور ابھی واپس آجائے گا۔ درباری بھی حیران تھے کہ بادشاہ کو کیا ہوگیا ہے کہ اچانک اٹھ کر چلا گیا۔ جب کافی دیر ہوگئی تو نیلی نے کہا۔

"شاید اس نے ہمیں دیکھ لیا تھا۔ وہ ضرور فرار ہوگیا ہے۔"

نسطور تخت کے پیچھے آگیا۔ وہاں ایک خفیہ زینہ تھا۔ نیلی اور نسطور دونوں اس زینے سے اتر کر ایک سرنگ میں آگئے۔ سرنگ آگے خشک بنجر پہاڑیوں میں نکل [illegible] تھی۔ انہوں نے ہوا میں پرواز کرکے سارے علاقے کو چھان مارا مگر انہیں پجاری بادشاہ کہیں نظر نہ آیا۔

"نیلی بہن! ہم سے غلطی ہوگئی۔ ہمیں غیبی حالت میں دربار میں نہیں آنا چاہئے تھا۔ اس کم بخت کے پاس طلسمی طاقت تھی جس کی مدد سے اس نے ہمیں دیکھ لیا اور بھاگ گیا۔

نیلی نے کہا۔

"اب کیا کریں؟ میرا خیال ہے کہ واپس مندر میں جاکر چھپ جاتے ہیں۔ پجاری مندر میں ضرور آئے گا۔"

نسطور بولا۔

"ٹھیک ہے ہم چھوٹے پجاری کو بھی دیکھتے ہیں کہ وہ کہاں ہے۔"

دونوں مندر میں واپس آگئے اور غیبی حالت میں مندر کے صحن میں اسی جگہ بیٹھ گئے جہاں سے انہیں پجاری کی کوٹھڑی کو جانے والا راستہ صاف نظر آرہا تھا۔ جب کافی وقت گزر گیا تو نیلی نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"چلو ایک بار پھر اندر چل کر دیکھتے ہیں شاید پجاری وہاں چھپا ہوا ہو۔"

دونوں ایک بار پھر پجاری کی کوٹھڑی میں آئے۔ وہ کوٹھڑی خالی پڑی تھی۔ انہوں نے سارا مندر چھان مارا۔ انہیں پجاری اور اپنے دوستوں زکوٹا اور شکتی سانپ کا کوئی سراغ نہ ملا' تنگ آکر نیلی نے کہا۔

"نسطور شاید دونوں پجاری زکوٹا اور شکتی سانپ کو لے کر یہاں سے فرار ہوگئے ہیں۔ ہمیں کسی دوسرے شہر میں چل کر انہیں تلاش کرنا چاہئے۔"

نسطور بھی وہاں بیکار بیٹھے بیٹھے تنگ آگیا تھا' چنانچہ دونوں وہاں سے نکلے اور ساتھ والے شہر کی طرف پرواز کر گئے جو وہاں سے سوڈیڑھ سو میل کے فاصلے پر تھا۔

زکوٹا اور شکتی سانپ ابھی تک سرنگ کے اندر بند تھے۔ زکوٹا نیم بے ہوشی کی حالت میں تھا۔ شکتی سانپ بھی خالی دماغ کے ساتھ کنڈلی مارے قریب ہی بیٹھا تھا۔ دونوں کی یادداشتیں غائب ہوچکی تھیں۔

اب ایسا ہوا کہ اچانک ایک سانپ کہیں سے سرنگ میں آگیا۔ یہ سانپ پدم ناگ کے سانپوں کی نسل سے تھا اور ناگ دیوتا نے اسے ایک خاص طاقت دے رکھی تھی۔ اس سانپ کے سر پر پدم ناگ کی طرح سیاہ بال اگے ہوئے تھے۔ بالوں والا سانپ سرنگ میں ادھر ادھر رینگتا پھر رہا تھا کہ اچانک اسے شکتی سانپ کی بو محسوس ہوئی۔ یہ ایک خاص بو تھی جو

صرف بالوں والا سانپ ہی سونگھ سکتا تھا۔ وہ تیزی سے بو کے پیچھے پیچھے چلا اور اسی کوٹھڑی میں آگیا جو سرنگ کے آخر میں بنی ہوئی تھی۔ اس نے دیکھا کہ ایک شکتی سانپ کنڈلی مارے بیٹھا ہے۔ بالوں والا سانپ اس کے قریب آگیا۔ شکتی سانپ نے بالوں والے سانپ کو دیکھا تو اس پر حملہ کردیا۔ اسے کچھ معلوم نہیں ہوسکا تھا کہ یہ پدم ناگ کی نسل کا سانپ ہے۔ بالوں والا سانپ پیچھے ہٹ گیا' اس نے پھن کھول لیا۔

پھر اس نے سانپوں کی زبان میں کہا۔

"تم شکتی سانپ ہو' کیا مجھے نہیں پہچانتے؟ میں پدم ناگ دیوتا کے خاندان کا سانپ ہوں' تم یہاں کیسے آگئے ہو اور یہ آدمی کون ہے جو تمہارے پاس سر جھکائے خاموش بیٹھا ہے؟"

شکتی سانپ نے غصے سے پھنکار کر کہا۔

"میں کسی پدم ناگ دیوتا کو نہیں جانتا۔ مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ آدمی کون ہے۔"

میں پجاری کا غلام ہوں۔ پجاری میرا آقا ہے۔ تم یہاں سے چلے جاؤ نہیں تو میں تمہیں ہلاک کرڈالوں گا۔"

بالوں والا سمجھ گیا کہ شکتی سانپ پر پجاری نے جادو کرکے اسے اپنا غلام بنا رکھا ہے۔ اس نے اپنی خاص طاقت سے کام لیتے ہوئے منہ سے روشنی کی لہریں نکالیں۔ یہ لہریں شکتی سانپ کے جسم پر پڑیں تو وہ تڑپ کر اچھلا اور بے ہوش ہوکر گر پڑا۔ بالوں والا سانپ اس کے قریب چلا گیا' اپنا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

منہ پاس لے جاکر بولا۔

"شکتی سانپ! ہوش میں آؤ۔ میں نے تمہارا جادو توڑ دیا ہے۔"

شکتی سانپ نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے محسوس کیا کہ اس کی یادداشت واپس آگئی ہے۔ زکوٹا پاس ہی بیٹھا یہ تماشہ خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔ شکتی سانپ نے زکوٹا کو بھی پہچان لیا۔ اس نے بالوں والے سانپ کو سارا ماجرا سنا ڈالا اور کہا۔

"کیا تم کسی طرح میرے دوست زکوٹا کی یادداشت بھی اسے واپس کرسکتے ہو؟"

بالوں والے سانپ نے کہا۔

"میں کوشش کرکے دیکھتا ہوں۔"

اس نے اپنا پھن زکوٹا کی طرف کیا اور پھنکارا۔ اس کے منہ سے روشنی کی لہریں نکل کر زکوٹا پر پڑیں تو وہ بھی تڑپ کر اچھلا اور بے ہوش ہوگیا۔ بالوں والے سانپ نے کہا۔

"کیا تمہارا دوست زکوٹا سانپوں کی زبان سمجھ لیتا ہے؟"

شکتی سانپ نے کہا۔

"ہاں۔ اب یہ ہماری زبان سمجھنے لگا ہے۔"

بالوں والے سانپ نے کہا۔

"تو پھر تم اس سے بات کرو۔ بات کروگے تو وہ ہوش میں آجائے گا۔"

شکتی سانپ نے زکوٹا کے منہ کے قریب منہ لے جاکر کہا۔

"زکوٹا بھائی! ہوش کرو۔ میں شکتی ہوں۔"

زکوٹا ہوش میں آگیا، اس نے آنکھیں کھول کر شکتی سانپ کو دیکھا اور اسے پہچان لیا۔ اس کی یادداشت بھی واپس آچکی تھی، اس نے کہا۔

"شکتی! ہمیں کیا ہوگیا تھا؟"

شکتی سانپ نے کہا۔

"ہم پر پجاری نے جادو کردیا تھا۔ اس نے ہمیں اپنا غلام بنا رکھا تھا۔ بالوں والے سانپ نے اپنی طاقت سے ہمیں ٹھیک کردیا ہے۔"

زکوٹا اٹھ کر بیٹھ گیا، اس نے بالوں والے سانپ کا شکریہ ادا کیا اور شکتی سانپ کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"ہم کہاں ہیں؟ نسطور اور نیلی کہاں ہیں؟ ہم تو ان کی تلاش میں آئے تھے۔"

شکتی سانپ نے کہا۔

"معلوم ہوتا ہے کہ ہم ان کی تلاش میں اس مندر میں آئے ہوں گے اور پجاری نے ہم پر طلسم کرکے ہمیں اپنے قبضے میں کرلیا۔"

شکتی نے بالوں والے سانپ سے کہا۔

"دوست ہمیں اپنے ساتھی نسطور اور نیلی بہن کی تلاش ہے، کیا تم انہیں ڈھونڈنے میں ہماری کوئی مدد کرسکتے ہو؟"

بالوں والا سانپ بولا۔

"مجھے افسوس ہے کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتا، کیونکہ میں نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ان دونوں میں سے کسی ایک کو بھی نہیں دیکھا۔"

"کیا تم ہمیں یہ بتا سکتے ہو کہ پدم ناگ دیوتا اس وقت کہاں ہوگا؟"

بالوں والے سانپ نے اپنا سر چاروں طرف گھمایا۔ پھر اچانک ڈر کے مارے لرزنے لگا۔ بالوں والے سانپ نے پوچھا۔

"کیا بات ہے دوست؟ تم خوف سے کانپ کیوں رہے ہو؟"

بالوں والا سانپ بولا۔

"میں عظیم پدم ناگ کو دریا کی لہروں پر بہتے ہوئے گہرے سمندر کی طرف جاتے دیکھ رہا ہوں۔ وہ ایک مرتبان میں بند ہے' اس پر کسی طلسم کا اثر ہے اور وہ بے ہوش ہے۔"

شکتی سانپ اور زکوٹا پریشان ہوگئے۔

شکتی سانپ نے پوچھا۔

"یہ دریا کس طرف ہے ہمیں بتاؤ۔ ہم پدم ناگ دیوتا کو بچانے جائیں گے۔"

بالوں والے سانپ نے کہا۔

"یہاں سے جنوب کی طرف سو میل کے فاصلے پر دریا سمندر میں گرتا ہے۔ پدم ناگ دیوتا سمندر میں پہنچ گیا ہے۔"

شکتی سانپ نے زکوٹا سے کہا۔

"زکوٹا بھائی! جلدی سے چلو' ہم پدم ناگ دیوتا کو بچانے جا رہے ہیں۔"

زکوٹا نے شکتی سانپ کو اپنی کلائی پر لپیٹا اور نعرہ لگایا۔

"زبہی نوف۔"

دونوں وہاں سے غائب ہوگئے اور غیبی حالت میں سرنگ سے نکل کر آسمان پر اڑنے لگے۔ جنوب کی طرف وہ اڑتے اڑتے جب ایک پہاڑی کو پار کرکے دوسری طرف پہنچے تو انہیں دریا نظر آیا۔ شکتی نے کہا۔

"زکوٹا! یہی دریا ہے' اس کے اوپر سمندر کی طرف پرواز کرو۔"

زکوٹا دریا کے اوپر سمندر کی طرف منہ کرکے اڑنے لگا۔ آگے جاکر دریا کا پاٹ چوڑا ہوگیا تھا' یہاں دریا مختلف شاخوں میں بٹ کر ڈیلٹا بناتا ہوا سمندر میں گرتا تھا۔ زکوٹا بڑی نیچی پرواز کرتے ہوئے غور سے دیکھ رہا تھا۔ اچانک اسے ایک جگہ ایک مرتبان دکھائی دیا جو دریا کی لہروں پر ہچکولے کھاتا سمندر میں داخل ہوگیا تھا۔

زکوٹا تیزی سے اڑتا ہوا مرتبان کے اوپر آگیا۔ اس نے شکتی سے کہا۔

"شکتی بھائی! یہی مرتبان ہے جس میں پدم ناگ قید ہے۔ میں مرتبان کو اٹھانے لگا ہوں۔"

زکوٹا نے غوطہ لگایا اور مرتبان کو دونوں ہاتھوں سے اٹھالیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ آسمان کی طرف اڑ گیا اور واپس مڑکر پہاڑی کے دامن میں زمین پر اتر آیا۔

اس نے زمین پر اترتے ہی مرتبان کو کھولا تو اس کے اندر سچ مچ پدم ناگ دیوتا بے ہوش پڑا تھا۔ وہ سانپ کی شکل میں تھا۔ زکوٹا نے پدم ناگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کو مرتبان میں سے نکال کر گھاس پر لٹادیا اور شکتی سے کہا۔

"شکتی بھائی! اب کیا کریں؟ پدم کے طلسم کو کیسے توڑا جائے؟"

شکتی سانپ خاموش تھا۔ وہ کچھ سوچ رہا تھا۔ پھر کہنے لگا۔

"اس طلسم کو میں نہیں توڑ سکتا' ہاں اگر چاندنی ناگن ہمیں مل جائے تو وہ پدم ناگ کے جادو کو ختم کر سکتی ہے۔"

زکوٹا نے پوچھا۔

"یہ چاندنی ناگن کون ہے اور ہمیں کہاں ملے گی؟"

شکتی سانپ بولا۔

"چاندنی ناگن ملک ہندوستان کے ایک مندر کی دیوی ہے۔ ہمیں ملک ہندوستان جانا ہوگا۔"

زکوٹا نے کہا۔

"ابھی چلتے ہیں۔ یہاں سے ہندوستان کس طرف ہوگا؟"

شکتی سانپ نے ایک طرف منہ کر کے سونگھا اور بولا۔

"مجھے اس طرف سے سانپوں کی دیوی چاندنی ناگن کی بو آرہی ہے۔ ضرور ملک ہندوستان بھی اسی طرف ہوگا۔"

زکوٹا نے پدم ناگ کو اپنی قمیض کی لمبی جیب میں رکھا اور دونوں دوست زمین سے اچھل کر اوپر آئے اور جنوب کی طرف اڑنے لگے۔

ہندوستان کا ملک وہاں سے کافی دور تھا۔ مگر دونوں دوست غیبی حالت میں کافی تیز رفتاری کے ساتھ پرواز کر رہے تھے۔ پھر بھی انہیں سارا دن

لگ گیا اور جس وقت وہ ملک ہندوستان میں پہنچے تو رات ہو چکی تھی' مگر وہ رات کے اندھیرے میں بھی سب کچھ دیکھ لیتے تھے۔ زکوٹا نے اڑتے اڑتے شکتی سے پوچھا۔

"شکتی اگر ہم ملک ہندوستان میں داخل ہو چکے ہیں تو چاندنی ناگن کا مندر کس طرف ہے؟"

شکتی سانپ نے فضا کو سونگھا اور بولا۔

"تم جس طرف پرواز کر رہے ہو اسی طرف اڑتے چلو۔ چاندنی ناگن کا مندر اسی طرف ہے۔"

ایک گھنٹے تک زکوٹا آسمان پر جنوب کی طرف اڑتا رہا۔ اس کے بعد دور نیچے جنگل میں ایک جگہ روشنی جھلملاتی دکھائی دی۔ شکتی سانپ نے خوش ہو کر کہا۔

"یہ روشنی چاندنی ناگن کے مندر کی ہے' وہاں دن رات آگ روشنی رہتی ہے۔ اس روشنی کی طرف چلو۔"

زکوٹا آسمان پر اڑتے ہوئے جب جنگل میں روشنی کے اوپر آیا تو اس نے دیکھا کہ نیچے ایک پرانا مندر ہے جس کے صحن میں آگ کا بہت بڑا الاؤ روشن ہے۔ شکتی سانپ بولا۔

"یہی چاندنی ناگن کا مندر ہے۔ نیچے اتر چلو۔"

زکوٹا نیچے اتر گیا۔ مندر رات کے وقت خالی خالی سا تھا۔ صحن میں آگ کا الاؤ جل رہا تھا مگر وہاں کوئی انسان دکھائی نہیں دیتا تھا۔ اس نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شکتی سے پوچھا۔

"یہاں چاندنی ناگن ہمیں کہاں ملے گی؟"

شکتی سانپ بولا۔

"مندر کے اندر چلو۔"

مندر کا بہت بڑا پرانا دروازہ بند تھا۔ زکوٹا غیبی حالت میں بند دروازے میں سے گزر گیا' جیسے ہی وہ دروازے میں سے گزر کر دوسری طرف پہنچا وہاں دس بارہ سانپ پھنکارتے ہوئے ادھر ادھر پھرنے لگے۔ ایسے لگ رہا تھا کہ وہ کسی کی تلاش میں ہیں۔

شکتی سانپ نے زکوٹا سے کہا۔

"یہ چاندنی ناگن کے پہرے دار سانپ ہیں' انہیں پتہ چل گیا ہے کہ کوئی دشمن مندر میں داخل ہوا ہے۔ وہ ہمیں تلاش کر رہے ہیں۔"

آگے ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ سارے سانپ دروازے کے آگے جاکر پھن کھول کر کھڑے ہوگئے اور پھنکارنے لگے۔ تب شکتی سانپ نے ان کی زبان میں کہا۔

"دوستو! میں شکتی سانپ ہوں' پدم ناگ دیوتا کا خاص دوست سانپ' میں دیوی چاندنی ناگن سے ملاقات کرنے آیا ہوں۔"

"یہ سن کر سارے سانپ ایک دم پرے ہٹ گئے۔ شکتی سانپ نے زکوٹا سے کہا۔

"زکوٹا بھائی اب انسانی شکل میں واپس آجاؤ۔"

زکوٹا نے نعرہ لگایا۔

"زیبی نوف۔"

اور وہ انسانی شکل میں آگیا۔ شکتی سانپ اس کی کلائی سے لپٹا ہوا تھا۔ اس نے اپنا پھن کھول رکھا تھا۔ پہرے دار سانپوں نے شکتی سانپ کو دیکھ کر اپنے پھن جھکا دیئے۔ ان میں سے ایک سانپ آگے آگیا۔ اس نے کہا۔

"عظیم دیوتا پدم ناگ کے دوست کو ہمارا آداب!"

شکتی سانپ نے پوچھا۔

"یہ بتاؤ کہ دیوی چاندنی ناگن کہاں ہے۔ ہمارا اس سے ملنا بہت ضروری ہے۔"

پہرے دار سانپ نے کہا۔

"دیوی چاندنی ناگن اپنے خاص کمرے میں آرام کر رہی ہے' اگر تم کہو تو ہم اسے ابھی جاکر جگادیتے ہیں۔"

شکتی سانپ نے کہا۔

"نہیں۔ دیوی جی کو بے آرام نہ کرو۔ ہم یہاں بیٹھتے ہیں' صبح ہوگی تو اس سے ملاقات کرلیں گے۔"

اس وقت ایک عورت کی آواز آئی۔

"شکتی! اندر آجاؤ' میں جاگ رہی ہوں۔"

اسی وقت دروازہ کھل گیا۔ زکوٹا اور شکتی سانپ دروازے میں سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گزر کر ایک راہ داری میں آ گئے۔ وہاں سے گزرنے کے بعد وہ ایک کمرے میں داخل ہوئے جہاں ایک خوبصورت عورت جس کی آنکھیں سانپ کی طرح تھیں پلنگ پر بیٹھی تھی۔

وہ جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی اور بولی۔

"شکتی! مجھے عظیم ناگ دیوتا پدم ناگ کی خوشبو آ رہی ہے۔"

شکتی نے کہا۔

"چاندنی ناگن! ہم پدم ناگ دیوتا کو لے کر ہی تمہارے پاس آئے ہیں۔ یہ میرا اور پدم ناگ دیوتا کا دوست زکوٹا ہے۔"

اس نے زکوٹا کو اشارہ کیا۔ زکوٹا نے جیب میں سے پدم ناگ کو نکال کر دیوی چاندنی ناگن کے سامنے پپائی پر رکھ دیا۔ چاندنی ناگن پدم ناگ کے آگے جھک گئی، پھر شکتی کی طرف دیکھا اور پوچھا۔

"شکتی! ہمارے دیوتا پر کس بدبخت نے طلسم کیا ہے؟"

شکتی نے کہا۔

"چاندنی ناگن! ہم اسی لئے ناگ دیوتا کو تمہارے پاس لائے ہیں کہ اس کا طلسم توڑ کر ہمارے دیوتا کو ٹھیک کر دو۔"

چاندنی ناگن نے پدم ناگ کے آگے ماتھا ٹیکا اور کوئی منتر پڑھنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ آنکھیں بند کر کے منتر پڑھتی رہی۔ پھر اس نے پدم ناگ پر دو بار پھونک ماری۔ پدم ناگ کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ پدم ناگ نے پھن کھول دیا اور پھنکار مار کر انسانی شکل میں آ گیا۔ اس نے زکوٹا کی

طرف دیکھا۔ پھر شکتی سانپ اور چاندنی ناگن کو دیکھا اور کہا۔

"ہم چاندنی دیوی تمہارا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہم پر جس جادوگر نے طلسم کیا تھا وہ جادوگروں کا سب سے بڑا شیطان تھا۔ اس جادو کو صرف تم ہی توڑ سکتی تھیں۔"

پھر پدم ناگ نے زکوٹا اور شکتی سانپ کا بھی شکریہ ادا کیا۔

زکوٹا نے کہا۔

"پدم ناگ! ہم نے اپنا فرض نبھایا ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ چاندنی ناگن کے منتروں سے تمہارا طلسم ٹوٹ گیا۔"

پھر زکوٹا نے پدم ناگ کو بتایا کہ پجاری نے ان پر بھی جادو کر دیا تھا اور وہ اپنی یادداشت کھو بیٹھے تھے، مگر بالوں والے سانپ نے انہیں ٹھیک کر دیا اور بتایا کہ پدم ناگ دیوتا مرتبان میں بند ہے اور سمندر میں جا چکا ہے۔

پدم ناگ نے زکوٹا کو گلے لگا لیا۔ پھر شکتی سانپ کو بھی پیار کیا اور نسطور اور نیلی کے بارے میں پوچھا۔

زکوٹا نے کہا۔

"ان کا ہمیں ابھی تک کچھ پتہ نہیں چل سکا۔ اب تم ٹھیک ہو گئے ہو تو انہیں چل کر تلاش کرتے ہیں۔"

پدم ناگ نے چاندنی ناگن سے کہا۔

"چاندنی ناگن! کیا تم اپنے طلسم کی مدد سے ہمیں بتا سکتی ہو کہ ہمارے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دوست نسطور اور غیبی لڑکی نیلی اس وقت کہاں ہوں گے۔؟"

چاندنی ناگن نے سر جھکا کر کہا۔

"میں ابھی معلوم کرتی ہوں عظیم ناگ دیوتا۔"

چاندنی ناگن پلنگ سے ہٹ کر سامنے والی دیوار کے پاس آئی۔ وہاں وہ دو زانو ہو کر بیٹھ گئی اور منتر پڑھنے شروع کر دیے۔ منتر پڑھ کر اس نے دیوار پر پھنکار ماری' دیوار پر ایک شہر کا منظر ابھر آیا۔ زکوتا' شکتی سانپ اور پدم ناگ غور سے وہ منظر دیکھنے لگے۔

یہ ایک شہر کا بازار تھا۔ اچانک انہیں نسطور اور نیلی نظر آئے جو بازار میں انسانی شکل میں چلے جا رہے تھے۔

زکوتا نے خوش ہو کر کہا۔

"یہ نسطور اور نیلی بہن ہے' خدا کا شکر ہے کہ ان کی شکل دیکھنے کو ملی۔ چاندنی ناگن یہ کون سا شہر ہے؟"

چاندنی ناگن نے کہا۔

"یہ ملک یونان کا ایک سمندری شہر ہے' اس کا نام دی نیشیا ہے' تمہارے ساتھی اس وقت اس شہر میں ہیں۔"

پدم ناگ نے چاندنی ناگن سے کہا۔

"تمہارا شکریہ چاندنی ناگن!"

دیوار کا منظر غائب ہو گیا۔ پدم ناگ نے زکوتا سے کہا۔

"زکوتا میرا خیال ہے ہمیں اسی وقت دی نیشیا شہر کی طرف روانہ

ہو جانا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ دیر ہو جائے اور نسطور اور نیلی وہاں سے کسی دوسرے شہر کی طرف چل دیں۔"

زکوتا نے کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے ناگ دیوتا' ہمیں ابھی یہاں سے نکل جانا چاہیے۔"

شکتی سانپ نے بھی اس بات کو پسند کیا۔ پدم ناگ نے چاندنی ناگن سے کہا۔

"چاندنی ناگن! ہم دی نیشیا شہر کی طرف جا رہے ہیں۔ خدا حافظ!"

چاندنی ناگن نے سر جھکا کر تعظیم کی۔ پدم ناگ زکوتا اور شکتی ناگ مندر سے باہر آ کر غائب ہوئے اور آسمان پر پرواز کرتے یونان کے شہر دی نیشیا کی طرف روانہ ہو گئے۔

دوستو! دی نیشیا شہر چھوٹے چھوٹے سمندری جزیروں پر آباد تھا۔ سمندر چھوٹی چھوٹی نہروں کی شکل میں مکانوں اور گلیوں میں بہتا تھا۔ نسطور اور نیلی اس سمندری شہر میں دیر تک ادھر ادھر پھرتے اور اپنے دوستوں کا کھوج لگانے کی کوشش کرتے رہے۔ جب رات کا اندھیرا چھا گیا تو وہ سمندر کے کنارے ایک پرانی حویلی میں آ کر بیٹھ گئے۔

نسطور نے کہا۔

"نیلی بہن! زکوتا پدم ناگ وغیرہ تو یہاں بھی کہیں نہیں ہیں۔ میرا خیال ہے کہ رات کو یہاں آرام کرتے ہیں۔ صبح پھر تلاش شروع کریں گے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نیلی بولی۔

"میرا خیال ہے کہ تم یہاں حویلی میں بیٹھو! میں شہر کے اوپر ایک چکر لگا کر آتی ہوں۔"

نسطور نے کہا۔

"کہیں کسی مشکل میں نہ پھنس جانا۔"

نیلی بولی۔

"میں عقل مند لڑکی ہوں اور پھر میرے پاس غیبی طاقت بھی ہے' تم میری فکر نہ کرو۔ میں تھوڑی دیر میں شہر کا چکر لگا کر ابھی واپس آجاتی ہوں۔"

یہ کہہ کر نیلی وہاں سے غائب ہو کر چلی گئی۔ نسطور حویلی کے صحن میں ایک ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ نیلی غیبی حالت میں شہر کے اوپر پرواز کرنے لگی۔ وہ کبھی کبھی نیچے آکر فضا کو سونگھ لیتی تھی کہ شاید کسی جگہ سے اسے زکوتا کی خوشبو آجائے' مگر وہاں زکوتا کی خوشبو کسی جگہ پر محسوس نہیں ہو رہی تھی۔

نیلی غیبی پرواز کرتے ہوئے ایک جھیل کے اوپر سے گزری تو اس نے ایک جگہ پرانا سا مکان دیکھا۔ اس مکان میں روشنی ٹمٹما رہی تھی۔ نیلی نیچے آگئی۔ اس نے دیکھا کہ اس مکان کے دو حصے ہیں۔ دونوں کے درمیان لکڑی کا ایک پل بنا ہوا ہے۔ نیلی پل پر آکر رک گئی' پل کی دوسری طرف دوسرے مکان کی چھت پر ایک چھوٹا سا چراغ روشن تھا۔ ٹمٹماتی ہوئی

روشنی اسی چراغ کی تھی۔ نیلی اس مکان کی طرف بڑھی۔ جب وہ چراغ کے قریب پہنچی تو اسے ایسی آواز آئی جیسے کوئی آہیں بھر رہا ہو۔ گہرے گہرے سانس لے رہا ہو۔ نیلی بڑی احتیاط کے ساتھ اس طرف بڑھی جدھر سے آہیں بھرنے کی انسانی آواز آرہی تھی۔ آواز نیچے والے کمرے سے آرہی تھی۔ چھت پر سے ایک زینہ نیچے جاتا تھا۔ زینے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ نیلی غیبی حالت میں زینہ اتر گئی۔ اب اسے آہیں بھرنے کے ساتھ کسی کے سسکیاں بھرنے کی بھی آواز آئی۔ یہ آواز کسی عورت کی تھی۔ نیلی وہیں رک گئی' تھوڑی دیر خاموشی چھائی رہی۔ اس کے بعد پھر کسی عورت نے سسکیاں لینی شروع کر دیں۔ نیلی اس آواز کی طرف چل پڑی۔

○☆○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زکوٹا اور نسطور مل گئے

آواز ایک کمرے کی کھڑکی میں سے آرہی تھی۔

کمرہ بند تھا۔ باہر تالا پڑا تھا۔ کھڑکی بھی بند تھی، اس کے اوپر باہر کی جانب لوہے کا چوکھٹا لگا تھا کہ اگر کھڑکی کھل بھی جائے تو کوئی باہر نہ نکل سکے۔ آواز کھڑکی میں سے آرہی تھی۔ لگتا تھا کہ عورت کھڑکی کے پاس بیٹھی سسکیاں لے رہی ہے۔

نیلی کے لئے دروازہ یا کھڑکی کوئی رکاوٹ نہیں تھی۔ وہ کھڑکی میں سے اندر داخل ہوگئی۔ اندر ایک چھوٹا سا تنگ کمرہ تھا۔ فرش پر چٹائی بچھی تھی، طاق میں شمع جل رہی تھی۔ چٹائی پر ایک خوش شکل لڑکی گھٹنوں پر سر رکھے بیٹھی تھی۔ اس کے سر کے لمبے بال بکھرے ہوئے تھے۔ یہ لڑکی تھوڑی تھوڑی دیر بعد سسکیاں لے کر رونے لگتی تھی۔ اس نے نیلی کو غیبی حالت میں نہیں دیکھا تھا۔ نیلی اس کے قریب آکر چٹائی پر بیٹھ گئی۔ لڑکی کو کپڑوں کی سرسراہٹ کی آواز آئی تو سر اٹھا کر دیکھا۔ پھر روتے ہوئے بولی۔

"مجھے چھوڑ دو۔ مجھ پر ظلم نہ کرو، میں تمہارے پاؤں پڑتی ہوں۔"

نیلی بڑی حیران ہوئی۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے لڑکی نے اسے دیکھ لیا ہے۔

نیلی جلدی سے پرے ہٹ گئی اور بولی۔

"کیا تم مجھے دیکھ رہی ہو؟"

عورت کی غیبی آواز سن کر لڑکی نے پوچھا۔

"تم عورت ہو؟ اس نے تو کہا تھا کہ میں ایک جلاد جن کو تمہیں لینے کے لئے بھیج رہا ہوں۔"

نیلی قریب آگئی، اس نے بڑی محبت بھری آواز میں کہا۔

"میں جلاد نہیں ہوں، میں تمہاری ہمدرد ہوں، مجھے بتاؤ تم کون ہو اور تمہیں یہاں کس نے قید کیا ہوا ہے؟"

لڑکی پیچھے ہٹ گئی۔ اسے نیلی کی بات کا یقین نہیں آیا تھا۔ آنسو پونچھتے ہوئے بولی۔

"تم مجھے دھوکا نہیں دے سکتے، تم جن جلاد ہو اور لڑکی کی آواز میں بول رہے ہو۔ خدا کے لئے مجھ پر رحم کرو، مجھے میرے ماں باپ کے پاس جانے دو، مجھے قتل نہ کرنا۔"

نیلی نے فوراً سانس کھینچا اور انسان کی شکل میں آگئی۔ اس لڑکی نے اپنے سامنے ایک نیلی آنکھوں، سنہری بالوں والی خوبصورت اور معصوم لڑکی کو دیکھا تو حیران ہو کر پوچھا۔

"تم گولانتھ جن نہیں ہو؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

”نیلی نے مسکرا کر کہا۔

”نہیں۔ میں کوئی جن بھوت نہیں ہوں۔“

”تو پھر تم غائب کیسے تھیں؟“

نیلی نے کہا۔

”ان باتوں کو چھوڑو۔ تم پہلے یہ بتاؤ کہ تم کو یہاں کس نے قید کر رکھا ہے اور تم کون ہو؟“

لڑکی کو ذرا حوصلہ ہوا، کہنے لگی۔

”میں اس شہر کے ایک امیر سوداگر کی بیٹی ہوں، مجھے ایک جن جس کا نام گولانتھ ہے اٹھا کر یہاں لے آیا ہے۔ وہ میرا سر کاٹ کر دیوتا کے آگے پیش کرنے والا ہے۔ آج کی رات قربانی کی رات ہے، وہ ابھی ابھی یہ کہہ کر گیا ہے کہ میں جلاد جن کو بھیجتا ہوں جو تمہارا سر کاٹ کر لے جائے گا۔“

نیلی نے لڑکی کو تسلی دی اور کہا۔

”تم فکر نہ کرو، میں تمہارے پاس ہوں۔ جلاد جن کو آنے دو۔ میں تمہارے سامنے اس کو ختم کردوں گی۔“

اتنے میں زمین زور سے ہلی۔ لڑکی نے چیخ ماری اور کہا۔

”جلاد جن آگیا ہے۔“

نیلی اسی وقت غائب ہوگئی، اس نے لڑکی سے کہا۔

”تم اسے باتوں میں لگانا باقی میں سنبھال لوں گی۔“

اتنے میں دیوار شق ہوئی اور ایک بھیانک شکل والا شیطانی جن نمودار ہوا جس کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ تلوار سے خون ٹپک رہا تھا، اس نے مظلوم لڑکی کی طرف اپنی شعلہ اگلتی آنکھوں سے دیکھا اور غراہٹ والی آواز میں بولا۔

”مرنے کے لئے تیار ہوجاؤ۔ میں دس عورتوں کی گردنیں کاٹ کر آرہا ہوں۔ گیارہویں عورت تم ہوگی جس کی میں گردن کاٹ کر اپنے آقا گولانتھ جن کے روبرو پیش کروں گا۔“

لڑکی نے جلاد جن سے کہا۔

”تمہارے دل میں رحم کیوں نہیں ہے۔ مجھے معاف کردو، مجھے قتل کرکے تمہیں کیا مل جائے گا۔“

جلاد جن نے غرا کر کہا۔

”باتیں بنانا بند کرو اور گردن جھکاؤ تاکہ میں تلوار کے وار سے تمہارا سر الگ کردوں۔“

مظلوم لڑکی نے نیلی کی ہدایت کے مطابق جلاد جن کو باتوں میں لگانے کی کوشش کی، مگر جلاد جن جلدی میں تھا، اس نے تلوار والا ہاتھ اوپر اٹھالیا۔ نیلی اس کے پیچھے کھڑی یہ سارا خونی کھیل دیکھ رہی تھی۔ جیسے ہی جلاد جن نے تلوار کا وار کرنے کے لئے ہاتھ نیچے کیا نیلی نے اس کے ہاتھ سے تلوار غائب کردی۔

تلوار کو غائب ہوتا دیکھ کر جلاد جن غصے سے بھڑک کر بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"کون ہو تم میرے دشمن جس نے میری تلوار غائب کی ہے، سامنے آؤ۔"

نیلی نے مردانہ آواز میں کہا۔

"میں تمہارے گولانتھ جن کا باپ ہوں اور تمہیں جہنم میں پہنچانے کے لئے یہاں آیا ہوں۔"

جلاد جن کانپنے لگا۔

"مجھے معاف کردو گولانتھ کے باپ! میں تمہارے بیٹے کے حکم پر عورتوں کی گردنیں کاٹ رہا ہوں۔"

"اب تم کبھی کسی عورت پر یہ ظلم نہیں کرسکو گے۔"

یہ کہہ کر نیلی نے اپنے ہاتھ کا اشارہ جلاد جن کی طرف کیا۔ جلاد جن کے جسم کو اسی وقت آگ لگ گئی۔ اس کے بدن سے شعلے اٹھنے لگے، وہ چیخنے چلانے اور کوٹھڑی میں تڑپنے لگا۔ نیلی نے اپنی اصلی عورتوں ایسی آواز میں کہا۔

"اب تو سیدھا جہنم میں جارہا ہے۔ تجھے تیرے گناہوں اور ظلم کی سزا مل کر رہے گی۔"

جلاد جن آگ کے شعلوں میں جل رہا تھا، وہ دیکھتے دیکھتے جل کر راکھ بن گیا۔ مظلوم لڑکی سہمی ہوئی دیوار کے ساتھ لگی۔ یہ خوفناک منظر دیکھ رہی تھی۔ جب جلاد جن کی لاش راکھ بن گئی تو نیلی نے لڑکی کو حوصلہ دیا اور کہا۔

"چلو میرے ساتھ میں تمہیں تمہارے ماں باپ کے پاس لے جاتی ہوں۔"

اتنے میں زمین زور سے ایک بار پھر ہلی۔ لڑکی نے چیخ کر کہا۔

"گولانتھ آرہا ہے۔"

وہ جب بھی آتا تھا لڑکی کو پتہ چل جاتا تھا، کیونکہ اس وقت ایک پل کے لئے کوٹھڑی بہت زور سے ہلا کرتی تھی۔ فضا میں بھیانک قہقہے کی آواز بلند ہوئی۔ نیلی نے فوراً اپنی خاص طاقت سے کام لیتے ہوئے لڑکی کے بازو پر ہاتھ رکھا۔ لڑکی اسی وقت غائب ہوگئی۔ وہ غائب تھی مگر نیلی اسے دیکھ رہی تھی۔ لڑکی نے گھبرا کر کہا۔

"مجھے میرے ہاتھ پاؤں نظر نہیں آتے۔"

نیلی نے جلدی سے کہا۔

"خاموش رہو، میں نے تمہیں غائب کردیا ہے۔"

اب گولانتھ تمہیں نہیں دیکھ سکے گا۔"

لڑکی نے روتے ہوئے کہا۔

"مگر میں جہاں بھی ہوں گی وہ وہاں پہنچ جائے گا اور مجھے اور میرے ماں باپ کو ہلاک کرڈالے گا۔"

نیلی نے لڑکی کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"تم خاموش رہو۔ کوئی بات نہ کرنا۔"

اتنے میں کوٹھڑی ایک بار پھر زور سے ہلی اور نیلی نے دیکھا کہ ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بھیانک شکل والا جن دیوار میں سے نکل کر سامنے آگیا ہے جس کے سر پر دو بڑے بڑے سینگ ہیں۔ دو دانت باہر کو نکلے ہوئے ہیں۔ یہ گولانتھ جن تھا' اس کے ہاتھ میں چھرا پکڑا ہوا تھا' اس نے آتے ہی چیخ مار کر کہا۔

"تم نے میرے جلاد کو ہلاک کردیا ہے۔ ضرور تمہاری مدد کو کوئی دوسرا جن آیا ہے' کہاں ہو تم؟"

گولانتھ جن کوٹھڑی میں ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ وہ سخت غصے میں تھا' اس نے ایک اونچی چیخ حلق سے نکالی اور کہا۔

"سامنے آؤ' جس نے تمہیں غائب کیا ہے میں اس کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ سامنے آؤ۔ سامنے آؤ۔"

پھر اس نے دیواروں کی طرف چھرے کا اشارہ کیا۔ اس کے چھرے میں سے آگ کے شرارے نکل کر دیواروں اور دروازے سے ٹکرائے۔ گولانتھ گرجا۔

"میں نے چاروں دیواریں بند کردی ہیں۔ تم جو کوئی بھی ہو اب یہاں سے باہر نہیں جاسکو گے۔ لڑکی کہاں ہے' لڑکی میرے حوالے کردو۔"

نیلی خاموش کھڑی تھی۔ اس نے مظلوم لڑکی کا بازو پکڑ رکھا تھا۔ لڑکی خوف سے کانپ رہی تھی۔ نیلی کو یقین تھا کہ گولانتھ نے اسے اور لڑکی کو نہیں دیکھا' اگر دیکھا ہوتا تو وہ ضرور حملہ کردیتا۔ گولانتھ جن غصے سے بے قابو ہو رہا تھا' اور کوٹھڑی میں دیوانوں کی طرح چکر لگا رہا تھا۔

"سامنے آؤ' میں تمہیں اور لڑکی دونوں کی گردنیں کاٹ دوں گا۔

سامنے آؤ۔"

جب اسے کسی کی آواز سنائی نہ دی تو گولانتھ کھڑا ہو کر ایک طرف تکنے لگا۔

"میں دیکھ رہا ہوں کہ تم ایک جن کے پاس کھڑی ہو' اس جن نے تمہیں اپنے ساتھ غائب کر رکھا ہے۔"

اصل بات یہ تھی کہ گولانتھ جن نہ تو نیلی کو دیکھ رہا تھا اور نہ اسے لڑکی نظر آ رہی تھی' مگر اسے لڑکی کے جسم کی خوشبو برابر آ رہی تھی جو اس بات کا ثبوت تھا کہ لڑکی اس کوٹھڑی میں موجود ہے۔ نیلی نے سوچا کہ وہ لڑکی کو لے کر وہاں سے نکل جاتی ہے۔

لڑکی خوف کے مارے کانپ رہی تھی۔ نیلی نے اسے بازو سے پکڑ کر دروازے کی طرف کھینچا تاکہ بند دروازے میں سے گزر جائے' مگر جیسے ہی وہ دروازے کے پاس پہنچی اسے ایک جھٹکا لگا اور لڑکی کی چیخ نکل گئی۔ چیخ کی آواز سن کر گولانتھ جن نے ایک بلند قہقہہ لگایا اور غرا کر بولا۔

"تم یہاں موجود ہو' میں جانتا ہوں' تم یہاں ہو' مگر تم اس کوٹھڑی میں سے باہر نہیں نکل سکتیں' تمہارے ساتھ جو کوئی جن بھی ہے میں اسے خبردار کرتا ہوں کہ وہ تمہیں میرے حوالے کردے' نہیں تو میں تم دونوں کو آگ لگا کر بھسم کردوں گا۔"

تب نیلی نے اپنے گلے میں لٹکی ہوئی مقدس صلیب نکال کر اپنے ہاتھ میں تھام لی اور اس کا رخ گولانتھ جن کی طرف کر کے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"شیطانی طاقتو! مقدس صلیب میرے ہاتھ میں ہے' جل کر بھسم ہو جاؤ۔"

اس کے ساتھ ہی گولانتھ جن کے جسم کو بھی پہلے والے جلاد جن کی طرح آگ لگ گئی۔ وہ زمین سے اچھلا اور چھت سے ٹکرا کر نیچے گرا' اس کا سارا جسم شعلوں میں چھپ گیا تھا۔ وہ فرش پر ادھر ادھر چکر کھا رہا تھا۔ وہ چیخ رہا تھا' اس کے حلق سے بھیانک آوازیں نکل رہی تھیں۔ نیلی نے صلیب کا رخ ابھی تک گولانتھ جن کی طرف کر رکھا تھا۔ اچانک ایک دھماکے کے ساتھ شیطان گولانتھ کا جسم پھٹ کر آگ کے انگارے بن کر بکھر گیا۔

لڑکی خوف کے مارے سہمی ہوئی تھی۔ نیلی نے اس کے بازو کو چھوڑ دیا۔ لڑکی اپنی انسانی شکل میں ظاہر ہوگئی۔ نیلی بھی اس کے ساتھ ہی ظاہر ہوگئی۔ نیلی نے لڑکی سے کہا۔

"تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ بدی کی طاقت کو ہمیشہ عبرت ناک شکست ہوتی ہے' یہ شخص شیطان تھا۔ یہ انسانوں پر ظلم کرتا تھا۔ آخر یہ اپنے انجام کو پہنچا۔ چلو میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آؤں۔"

لڑکی کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے۔ نیلی نے ایک بار پھر لڑکی کو اپنے ساتھ غائب کیا اور اسے اس کے مکان کی ڈیوڑھی میں لا کر چھوڑ دیا۔ لڑکی ظاہر ہوگئی' نیلی نے کہا۔

"تمہیں تمہارا گھر مبارک ہو' میں جاتی ہوں۔ اب تمہیں کوئی شیطانی

جن کبھی تنگ نہیں کرے گا' خدا حافظ!"

اور نیلی غائب ہوگئی۔ لڑکی اپنے مکان میں گئی تو اس کے ماں باپ اور بہن بھائی اسے دیکھ کر بڑے خوش ہوئے۔ انہوں نے لڑکی کو پیار کیا اور پوچھا کہ وہ کیسے زندہ بچ کر آگئی' لڑکی نے کہا۔

"خداوند تعالٰی نے مجھے بچا لیا ہے' میں ابھی ساری کہانی سناتی ہوں۔"

اور لڑکی اپنے ماں باپ اور بہن بھائیوں کے ساتھ گھر کے بڑے کمرے کی طرف چلی گئی۔

نیلی نے ایک بار پھر سارے شہر کا ایک چکر لگا لیا اور نسطور کے پاس پرانی حویلی میں واپس آگئی۔ نسطور پریشانی کے ساتھ بولا۔

"نیلی بہن! تم نے بڑی دیر لگا دی' میں تو خود تمہاری تلاش میں نکلنے والا تھا۔ کیا بات تھی؟ کیا زکوتا اور پدم ناگ کا کچھ پتہ چلا؟"

نیلی نے مظلوم لڑکی کی ساری داستان بیان کر دی اور آخر میں کہا۔

"زکوتا اور پدم ناگ کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ میرا خیال ہے نسطور کہ وہ دونوں اس شہر میں نہیں ہیں۔ ہمیں کسی دوسرے ملک میں چل کر انہیں ڈھونڈنا چاہئے۔"

نسطور نے تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"نیلی! میرا خیال ہے کہ ہمیں کل کا دن دیکھ لینا چاہئے۔ کل میں خود ان کی تلاش میں شہر میں جاؤں گا۔ اگر شام تک وہ نہ ملے تو ہم اس ملک سے چلے جائیں گے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نیلی نے کہا۔

"اگر تمہارا یہی خیال ہے تو پھر ٹھیک ہے' کل کا دن دیکھ لیتے ہیں۔"

رات انہوں نے پرانی حویلی میں ہی گزاری۔ دوسرے دن بھی وہ شہر میں زکوٹا اور پدم ناگ کو تلاش کرتے پھرے مگر انہیں کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ دوسرے دن آسمان پر گہرے بادل چھاگئے تھے اور شام کے وقت بارش شروع ہوگئی۔

اس وقت زکوٹا اور پدم ناگ شہر میں داخل ہوگئے تھے' زکوٹا نے شہر میں داخل ہوتے ہی فضا کو سونگھ کر کہا۔

"پدم بھائی! مجھے اس شہر میں سے نیلی اور نسطور کی خوشبو محسوس ہوئی ہے۔"

پدم ناگ بولا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمارے دوست اسی شہر میں ہیں۔ خوشبو کس طرف سے آرہی ہے؟"

زکوٹا نے ایک طرف اشارہ کیا اور کہا۔

"اس طرف سے آرہی ہے۔"

دونوں غائب ہوکر اس طرف آہستہ آہستہ اڑنے لگے جس طرف سے انہیں نسطور اور نیلی کی خوشبو آرہی تھی۔ جوں جوں وہ آگے بڑھ رہے تھے' خوشبو بڑھتی جارہی تھی۔ بارش بھی ہورہی تھی مگر چونکہ وہ غیبی حالت میں تھے اس لئے وہ بھیگ نہیں سکتے تھے۔ دوسری طرف حویلی میں بیٹھے

بیٹھے اچانک نسطور نے کہا۔

"نیلی! مجھے زکوٹا اور پدم ناگ کی خوشبو آرہی ہے۔ خوشبو آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہے۔"

نسطور حویلی سے نکل کر برآمدے میں آگیا۔ بادل گھنے تھے' تاریک تھے' بارش ہورہی تھی' اچانک نسطور کو نعرہ سنائی دیا۔

"زیبی نوف۔"

اور دوسرے لمحے زکوٹا اور پدم ناگ ظاہر ہوگئے۔ نسطور نے بڑھ کر گلے لگالیا۔ زکوٹا نے نیلی کو بھی سلام کیا' پدم ناگ بولا۔

"خدا کا شکر ہے کہ تم پھر مل گئے' ورنہ ہم تو مایوس ہوچکے تھے۔"

نسطور نے زکوٹا کو دوبارہ گلے لگاتے ہوئے کہا۔

"پدم بھائی! ہم خدا کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہوئے۔ ہم اسی طرح بچھڑ جاتے ہیں اور ایک بار پھر مل جاتے ہیں۔"

اس کے بعد چاروں حویلی کے اندر جاکر بیٹھ گئے اور ان سب نے باری باری اپنی داستان سنائی کہ ان پر کیا گزری اور وہ کیسی کیسی مشکلوں میں پھنسے اور پھر ان مشکلوں میں سے کس طرح نکلے۔ ساری رات وہ آپس میں باتیں کرتے رہے۔ زکوٹا نے کہا۔

"اب ہماری اگلی منزل کون سی ہے۔ اس وقت ہم چاروں ایک جگہ اکٹھے ہیں۔"

اس پر پدم ناگ بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"دوستو! میں آپ کے ساتھ اس لئے شامل ہو گیا تھا کہ اس دنیا سے کالے جادوگر کے منحوس وجود کو آپ کے ساتھ مل کر ختم کروں گا۔ میرا خیال ہے کہ اب ہمیں خلق خدا کو کالے جادوگر کی برائیوں سے نجات دلانے کے لئے اپنی مہم شروع کر دینی چاہیے۔"

نسطور نے کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے۔ اب ہماری زندگی کا ایک ہی مقصد ہے کہ جس طرح بھی ہو کالے جادوگر کو ختم کیا جائے تاکہ دنیا سکھ کا سانس لے اور یہاں سے شیطانی جادوگروں کی جادوگریاں ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں۔"

زکوتا بولا۔

"اور ہل بتوڑی چڑیل اور مکار حامون جادوگر کو بھی ٹھکانے لگانا ہے۔ وہ بھی کالے جادوگر کے شیطانی چیلے ہیں"

نسطور نے کہا۔

"ان کو بھی ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں گے، مگر سب سے پہلے ہمیں کالے جادوگر کے خلاف اپنی مہم شروع کرنی ہوگی۔"

زکوتا کہنے لگا۔

"کالے جادوگر کی جس بچھو میں جان ہے وہ اس نے جھیل والی غار سے نکال کر اپنے پاس رکھ لیا ہے۔ یہ مرتبان اس کے قبضے میں ہے، جب تک ہم اس بچھو کو ہلاک نہیں کر دیتے" کالا جادوگر ہلاک نہیں ہو گا۔"

نیلی بولی۔

"کالے جادوگر کی بستی کس جگہ پر ہے؟"

نسطور نے کہا۔

"کالا جادوگر یہاں سے دور کالے پہاڑوں کے پار، کالے سمندر کے درمیان ایک ویران جزیرے میں رہتا ہے جہاں آج تک کسی انسان کو جانے کی ہمت نہیں ہوئی۔ اس جزیرے کے اردگرد طلسمی اژدھا، چڑیلیں اور بدروحیں ہر وقت پہرہ دیتی ہیں۔"

پدم ناگ کہنے لگا۔

"ہمارے پاس بھی نیکی کی طاقت ہے، ہم ان سب کا مقابلہ کریں گے۔"

نیلی نے کہا۔

"ہاں! نیکی کی طاقت کا مقابلہ بدی کی طاقت کبھی نہیں کر سکتی۔ ہمیں صبح ہی اپنی نئی منزل کی طرف روانہ ہو جانا چاہیے۔"

پدم ناگ نے پوچھا۔

"مگر ہم میں سے کسی کو معلوم ہے کہ کالے سمندر کا جزیرہ کہاں پر ہے؟"

نسطور بولا۔

"مجھے اور زکوتا کو معلوم ہے۔ ہم ایک بار ادھر سے ہو کر آئے ہیں۔"

ابھی تک شکتی سانپ خاموش تھا۔ اس نے کہا۔

"عظیم ناگ دیوتا! اگر آپ کی اجازت ہو تو میں پہلے کالے جزیرے پر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جاکر جاسوسی کر کے معلوم کروں کہ کالے جادوگر نے بچھو والا مرتبان کہاں چھپا رکھا ہے۔"

پدم ناگ نے کہا۔

"نہیں شکتی! تمہیں اکیلے جانے کی ضرورت نہیں ہے' ہم سب مل کر ایک ساتھ اس مہم کا آغاز کریں گے۔"

نسطور کہنے لگا۔

کیوں نہ پہلے لاہور کی سیر کر آئیں۔ اس کے بعد کالے جزیرے پر آجائیں گے۔

سب نے اس تجویز کو پسند کیا' سب لاہور جانا چاہتے تھے' چنانچہ لاہور جانے کا پروگرام طے کر کے وہ سب آرام کرنے لگے۔ جب صبح ہوئی تو زکوٹا نے شکتی سانپ کو اپنی کلائی کے گرد لپیٹا اس کے بعد پدم ناگ' نیلی' نسطور اور زکوٹا چاروں غائب ہو گئے۔ وہ لوگوں کی نظروں سے غائب تھے مگر ایک دوسرے کو برابر دیکھ رہے تھے۔ وہ حویلی کی چھت پر آکر فضا میں بلند ہوئے اور پرواز شروع کر دی۔ سب سے آگے نسطور تھا' اس کے پیچھے زکوٹا اور نیلی تھے اور پدم ناگ ان کے اوپر پرواز کر رہا تھا۔

دوستو! ہم ان لوگوں کو کھلے آسمان میں لاہور شہر کی طرف اڑتا چھوڑ کر کچھ دیر کے لئے چڑیل بل بتوڑی اور حامون جادوگر کی طرف جاتے ہیں جنہیں زکوٹا اور شکتی ناگ نے پتھر کے سانپ بنا کر دریا میں پھینک دیا تھا' کیونکہ بل بتوڑی اور حامون جادوگر بیروں کا بھیس بدل کر زکوٹا کو اپنے قبضے

میں کرنے آئے تھے۔

بل بتوڑی اور حامون جادوگر پتھر کے سانپوں کی شکل میں دریا کی تہہ میں پڑے تھے۔ وہ ہوش میں تھے مگر کوئی حرکت نہیں کر سکتے تھے کیونکہ ان کے جسم سانپوں کا روپ دھار کر بے حس پتھر بن چکے تھے۔

دریا کی تہہ میں ان پر سے پانی کی لہریں گزرتی رہیں۔ دونوں اپنی اپنی جگہ پر پھر سے زندہ حالت میں آجانے کے بارے میں سوچ رہے تھے مگر وہ ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں کر سکتے تھے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ دریا میں سیلاب آگیا۔ لہریں زور زور سے بپھرنے لگیں۔ پانی کی تیز موجیں بل بتوڑی اور حامون جادوگر کو بہا کر آگے ہی آگے لے گئیں۔ پانی کا بہاؤ بڑا تیز تھا۔ بل بتوڑی اور حامون جادوگر سانپوں کی شکل میں آگے ہی آگے بہتے چلے جا رہے تھے۔ یہاں تک کہ سمندر آگیا اور دریا نے ان دونوں کو سمندر میں ڈال دیا۔

سمندر دریا کے مقابلے میں زیادہ گہرا تھا۔ بل بتوڑی اور حامون سمندر کی تہہ میں اترتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ سمندر کے نیچے ایک پہاڑی کی چوٹی پر جا کر لگ گئے۔ ان کے اردگرد سمندری جھاڑیاں ہی جھاڑیاں تھیں۔ یہ وہ آبی جھاڑیاں تھیں جو سمندر کے نیچے اگتی ہیں۔ کئی دن تک دونوں جھاڑیوں میں پڑے رہے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ ادھر سے ایک شارک مچھلی کا گزر ہوا' یہ وہ شارک مچھلی تھی جو سمندری سانپوں کو بڑے شوق سے کھاتی ہے۔ اس نے جھاڑیوں میں پڑے دو سانپوں کو دیکھا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تو لپک کر وہاں آئی۔ منہ کھولا اور بل بتوڑی اور حامون جادوگر کو اپنے جبڑوں میں پھنسا کر نگل لیا۔ شارک مچھلی کو فوراً احساس ہوگیا کہ سانپ پتھر کے ہیں' اس نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح سانپوں کو باہر اگل ڈالے مگر وہ کامیاب نہ ہوسکی۔ اس کے پیٹ میں درد شروع ہوگیا۔ شارک بے چین ہوکر سمندر کی سطح پر آگئی اور بڑی تیزی سے سمندری کنارے کی طرف تیرنے لگی۔ سمندر کا کنارا وہاں سے کافی دور تھا۔ شارک مچھلی بجلی ایسی تیزی کے ساتھ تیرتی ہوئی سمندر کے کنارے پہنچ گئی۔

یہاں اونچے اونچے درخت اور چٹانیں ہی چٹانیں تھیں۔ ایک چٹان پانی میں سے باہر نکلی ہوئی تھی۔ شارک مچھلی اس چٹان پر جاکر الٹی ہوگئی اور زور لگانے لگی۔ اس نے اپنے جسم کو زور سے جھٹکا دیا اور بل بتوڑی اور حامون جادوگر اس کے پیٹ سے نکل کر باہر جاپڑے۔ شارک مچھلی کو چین آگیا۔ اس نے سمندر میں چھلانگ لگائی اور تیرتی ہوئی دور نکل گئی۔

بل بتوڑی اور حامون جادوگر پتھر کے سانپوں کی شکل میں چٹان کے اوپر پڑے تھے۔ دونوں اپنی اپنی جگہ پر سوچ رہے تھے کہ شارک مچھلی کے پیٹ سے تو نکل آئے ہیں۔ اب یہاں سے آگے ان پر کون سی مصیبت نازل ہوگی' کیونکہ وہ خود کچھ نہیں کرسکتے تھے' نہ بھاگ سکتے تھے' نہ ذرا سی حرکت کرسکتے تھے۔ دونوں کو ایک بات کی ضرور تسلی تھی کہ دونوں ساتھ ساتھ ہی ہیں اور ابھی تک ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے۔

اس جزیرے پر ایک اژدھا ناگن عورت کی شکل میں رہتی تھی۔ دن

کے وقت وہ سمندر کے کنارے چلتی پھرتی چٹان کے پاس آئی تو اس کی نظر پتھر کے دو سانپوں پر پڑی۔ قریب آکر اس نے دونوں سانپوں کو اٹھالیا اور واپس اپنی جھونپڑی میں آگئی۔

یہ اژدھا ناگن کالے جادوگر کے محل کی کنیز تھی اور رات کے وقت محل کے دروازے پر پہرہ دیتی تھی۔ دن کے وقت وہ اپنی جھونپڑی میں آجایا کرتی تھی۔ جب رات ہوئی تو وہ دونوں سانپوں یعنی بل بتوڑی اور حامون جادوگر کو لے کر کالے جادوگر کے محل میں پہنچ گئی۔ وہ جاتے ہی کالے جادوگر کے دربار میں حاضر ہوئی اور کہا۔

"عظیم جادوگر کو میرا آداب!"

کالا جادوگر تخت پر بیٹھا تھا۔ اس نے پوچھا۔

"اژدھا ناگن! کیا بات ہے۔ تم کس لئے دربار میں حاضر ہوئی ہو؟"

اژدھا ناگن نے کہا۔

"میرے آقا! میں آپ کے لئے ایک تحفہ لائی ہوں۔ یہ دو پتھر کے سانپ ہیں جو مجھے اپنے جزیرے پر سمندر کے کنارے ملے ہیں۔"

اژدھا ناگن نے دونوں سانپ نکال کر کالے جادوگر کو پیش کردیئے۔ کالے جادوگر نے سانپوں کو دیکھا تو اسے ان میں چڑیل بل بتوڑی اور حامون جادوگر کی شکلیں نظر آگئیں۔ وہ چونک کر بولا۔

"تم جاؤ اژدھا ناگن۔"

اژدھا ناگن آداب بجالا کر چلی گئی۔ اس کے جاتے ہی کالے جادوگر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے پتھر کے سانپوں پر باری باری اپنا ہاتھ رکھا تو دونوں انسانی شکل میں زندہ ہو گئے۔ زندہ ہوتے ہی بل بتوڑی اور حامون جادوگر ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو گئے۔ حامون جادوگر نے بڑی عاجزی سے کہا۔

"عظیم کالے جادوگر! ہماری خطائیں معاف کر دو۔ تم نے ہمیں نئی زندگی دی ہے۔ آج سے ہم تمہارے غلام ہیں۔"

بل بتوڑی نے بھی ہاتھ باندھ کر کہا۔

"عظیم کالے جادوگر جی! آج سے میں بھی تمہاری غلام ہوں، تم جیسے حکم کرو گے ہم ویسے ہی کریں گے، مجھے بھی معاف کر دو۔"

کالے جادوگر نے کہا۔

"تم ہر بار یہی کہتے ہو اور پھر میرے خلاف ہو جاتے ہو، مگر اس بار بھی تمہیں معاف کرتا ہوں۔"

حامون جادوگر اور بل بتوڑی جلدی سے جھک گئے اور ایک زبان ہو کر بولے۔

"عظیم کالے جادوگر! ہم تمہارا دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ کبھی تیرے حکم کے خلاف نہیں جائیں گے۔"

کالے جادوگر کو بھی اپنے تخت کو بچانے کے لئے بل بتوڑی اور حامون جادوگر کی ضرورت تھی، کیونکہ اسے معلوم تھا کہ نسطور اور زکوتا اس کے دشمن اس کے پیچھے لگے ہیں اور اسے ہلاک کرنا چاہتے ہیں اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ بل بتوڑی اور حامون جادوگر کی مدد سے وہ نسطور اور

زکوتا کو کالے جزیرے تک پہنچنے سے پہلے ختم کروا سکتا ہے، چنانچہ اس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں معاف کرتا ہوں، اب یہ بتاؤ کہ کیا تمہیں میرے دشمنوں زکوتا اور نسطور کا پتہ ہے کہ وہ کہاں ہیں اور میرے خلاف کیا سازش کر رہے ہیں۔؟"

حامون جادوگر بولا۔

"میرے آقا! مجھے اور بل بتوڑی کو زکوتا نے ہی پتھر کے سانپ بنا کر دریا میں پھینک دیا تھا۔ ہم پیروں کے بھیس میں آپ کے دشمن زکوتا کو پکڑنے گئے تھے کہ اس پر ہمارا بھید کھل گیا اور اچانک جادو کا وار کر کے ہمیں پتھر کے سانپ بنا دیا۔"

کالا جادوگر بڑے غور سے سن رہا تھا کہنے لگا۔

"اب زکوتا اور نسطور کہاں ہوں گے؟"

حامون جادوگر کچھ سوچ کر کہنے لگا۔

"میرے آقا اس کے لئے مجھے واپس لاہور جانا پڑے گا، کیونکہ میرا دماغ جو مجھے خفیہ باتیں بتاتا ہے میری غار لاہور میں ہے۔"

کالے جادوگر نے اسی وقت حکم دیا۔

"تم دونوں فوراً لاہور اپنے غار میں جاؤ اور پتہ کرو کہ نسطور اور زکوتا کہاں پر ہیں۔ وہ میرے دشمن ہیں، وہ مجھے ہلاک کرنے کا منصوبہ تیار کر چکے ہیں۔ فوراً ان کا سراغ لگاؤ اور ان دونوں کو کسی ترکیب سے ختم

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کرو، اگر تم کامیاب ہوگئے تو میں تمہیں اپنی آدھی سلطنت انعام میں دے دوں گا۔"

حامون اور بل بتوڑی خوشی سے اچھل پڑے۔ حامون نے کہا۔

"آپ فکر ہی نہ کریں عظیم جادوگر جی میں اس دفعہ نسطور اور زکوٹا کو نہیں چھوڑوں گا۔ ایسا چکر چلاؤں گا کہ وہ میرے پھندے میں پھنس جائیں گے، پھر میں انہیں پتھر کے سانپ بناکر آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔"

"شاباش! اب تم فوراً لاہور چلے جاؤ۔"

حامون جادوگر اور بل بتوڑی چڑیل نے سر جھکا کر کالے جادوگر کو آداب کہا اور منتر پڑھ کر فوراً غائب ہوگئے۔ غائب ہونے کے تھوڑی دیر بعد وہ اپنے لاہور والے غار میں دوبارہ ظاہر ہوگئے۔

حامون نے بل بتوڑی سے کہا۔

"بل بتوڑی ناساں چوڑی! اگر ہم نے اس دفعہ نسطور اور زکوٹا کو قابو کرلیا تو کالا جادوگر ہمیں آدھی سلطنت دے دے گا۔ جانتی ہو اس کی آدھی سلطنت بھی کتنی بڑی ہے۔ اری! اس کے بعد ہم بادشاہ اور ملکہ بن کر تخت پر بیٹھیں گے۔"

بل بتوڑی نے خوش ہوکر چیخ ماری اور کہا۔

"حامون! لمبی ناک والے حامون! میں ملکہ بن کر سر پر تاج ضرور پہنوں گی۔"

حامون جادوگر نے اسے جھڑک دیا۔

"اری! ایک تاج نہیں بے شک دو تاج پہن لینا، مگر پہلے مجھے اپنے نقلی دماغ سے یہ تو پوچھ لینے دو کہ ہمارے دشمن نسطور اور زکوٹا کہاں ہیں۔"

حامون جادوگر نے طاق میں سے اپنا نقلی دماغ نکال کر اپنے سر کے ساتھ رگڑا اور پوچھا۔

"اے میرے نقلی دماغ! جلدی سے بتا کہ نسطور اور زکوٹا اس وقت کہاں ہیں؟"

نقلی دماغ زور زور سے ہلنے لگا۔

○☆○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کالے جادوگر کی موت

بل بتوڑی نے چیخ کر کہا۔

"حامون! نقلی دماغ ہل رہا ہے۔"

حامون نے جھڑک دیا۔

"بل بتوڑی چپ رہ۔ میری جان خطرے میں ہے۔"

تھوڑی دیر بعد دماغ نے ہلنا بند کردیا۔ حامون جادوگر نے دماغ کو ایک طرف رکھا اور بولا۔

"بل بتوڑی! نسطور اور زکوٹا کا پتہ چل گیا۔ وہ دونوں لاہور پہنچنے والے ہیں۔ وہ ملک یونان سے چل پڑے ہیں۔"

بل بتوڑی خوشی سے ناچنے لگی۔

"بس حامون ان دونوں کو لاہور پہنچتے ہی اپنے قبضے میں کرکے کالے جادوگر کے پاس لے جائیں گے، پھر بنا کر انہیں پتھر کے الو بنائیں گے۔"

حامون جادوگر غار میں ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔ اس نے ہاتھ پیچھے رکھے ہوئے تھے اور بے چینی سے ٹہل رہا تھا کہنے لگا۔

"بل بتوڑی! اس بار ہمیں کوئی نئی سکیم سوچنی پڑے گی، کہیں ایسا نہ ہو کہ نسطور اور زکوٹا پھر ہمارے ہاتھ سے نکل جائیں اور ہم پرواز کرنے میں کامیاب ہوجائیں۔"

بل بتوڑی نے پوچھا۔

"حامون! ایسی کون سی سکیم ہو سکتی ہے کہ انہیں ہمارا پتہ بھی نہ چلے اور ہمارا منتر بھی ان پر چل جائے، کیونکہ آخر وہ بھی کوہ قاف کے جن ہیں۔"

جادوگر حامون ہاتھ جھٹک کر چلایا۔

"چپ رہ۔ مجھے سوچنے دے۔ ہاں ایک سکیم آگئی۔ آگئی۔"

"کیا؟"

بل بتوڑی نے پوچھا۔

حامون نے کہا۔

"کان ادھر لا، بڑی خفیہ سکیم ہے۔"

بل بتوڑی نے کان آگے کردیا۔ حامون جادوگر نے اس کے کان میں کچھ کہا جس پر چڑیل بل بتوڑی اچھل پڑی۔

"آہاہاہا۔ یہ سکیم بالکل ٹھیک رہے گی۔"

حامون بولا۔

"اب ہم اس سکیم پر عمل کرنے کی تیاریاں شروع کرتے ہیں، کیونکہ نسطور اور زکوٹا آج رات کو عمران کی کوٹھی پر پہنچ جائیں گے۔ وہ اڑ کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آرہے ہیں' بڑی تیز سپیڈ سے آرہے ہیں۔"

نسطور اور زکوٹا نیلی اور پدم سانپ یونان سے پرواز کرتے ہوئے لاہور شہر پہنچ گئے۔ اس وقت سورج غروب ہوچکا تھا۔ وہ لاہور کے ایئرپورٹ پر اترے تھے' کیونکہ کراچی پہنچ کر وہ لاہور جانے والے جہاز میں سوار ہوگئے تھے' چونکہ وہ غائب تھے اس لئے آسانی سے جہاز میں سوار ہوگئے تھے اور کسی نے انہیں دیکھا تک نہیں تھا۔ غیبی حالت میں ہی وہ ایئرپورٹ سے باہر آکر انسانی شکل میں آگئے۔ نیلی ان کے ساتھ تھی۔ ایک ٹیکسی ڈرائیور نے آکر کہا۔

"بابوجی شہر چلیں گے۔؟"

زکوٹا کو مذاق سوجھا' اس نے پوچھا۔

"ہاں بھائی ماڈل ٹاؤن جائیں گے' کتنے پیسے لوگے۔؟"

ٹیکسی ڈرائیور بولا۔

"جو ٹیکسی کا میٹر بنائے گا وہ دے دینا۔"

نسطور نے کہا۔

"زکوٹا! ہم اڑ کر چلے جاتے ہیں ٹیکسی دیر لگادے گی۔"

ٹیکسی ڈرائیور حیران ہو کر بولا۔

"بابو جی آپ اڑ بھی سکتے ہیں؟"

نسطور نے جلدی سے کہا۔

"نہیں بھائی میں تو یونہی مذاق کررہا تھا۔ چلو تمہاری ٹیکسی پر ہی بیٹھ

جاتے ہیں۔"

نیلی' پدم ناگ' نسطور اور زکوٹا ٹیکسی میں سوار ہوگئے۔ ٹیکسی ماڈل ٹاؤن کی طرف چل پڑی۔ راستے میں ایک جگہ ٹریفک کا بے پناہ رش تھا۔ ٹریفک جام ہوچکی تھی' ان کی ٹیکسی بھی رک گئی۔

نسطور بولا۔

"میں نے کہا تھا اڑ کر چلے جاتے ہیں' اب یہاں خواہ مخواہ دیر لگ جائے گی۔"

ٹیکسی ڈرائیور دل میں سوچنے لگا کہ یہ کوئی پاگل شخص ہے جو بار بار اڑنے کی بات کررہا ہے۔ بھلا کوئی انسان اڑ سکتا ہے۔

زکوٹا بولا۔

"تھوڑا انتظار کرلیتے ہیں۔"

پدم ناگ کہنے لگا۔

"ہم غائب ہو کر چلے جاتے ہیں دوستو!"

اب تو ٹیکسی ڈرائیور بہت زیادہ گھبرا گیا کہ یہ تو سارے کے سارے پاگل ہیں۔

نیلی نے کہا۔

"ہاں ٹیکسی والے کو یہاں تک کا کرایہ دے دو اور ہم غائب ہوجاتے ہیں۔"

ٹیکسی ڈرائیور اب ڈر گیا' اسے یقین ہوگیا کہ ضرور کوئی جن بھوت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہیں جو اس کی ٹیکسی میں سوار ہوگئے ہیں' اس نے مذاق سے کہا۔

"بابو جی! آپ تو غائب ہو جائیں گے اور میں ٹریفک میں پھنسا رہ جاؤں گا' مجھے بھی ساتھ غائب کر کے لے جائیں۔"

نسطور نے کہا۔

"بھائی تمہیں ہم غائب تو نہیں کر سکتے مگر یہاں سے اٹھا کر ماڈل ٹاؤن پہنچا سکتے ہیں۔"

یہ کہہ کر نسطور ٹیکسی سے باہر نکل آیا' اس نے نعرہ لگا کر ٹیکسی کو دونوں ہاتھوں سے اوپر اٹھایا اور اوپر اٹھاتا ہوا لوگوں اور گاڑیوں اور درختوں کے اوپر اڑنے لگا۔ ٹیکسی ڈرائیور دہشت کے مارے بے ہوش ہوگیا۔

زکوٹا نے کہا۔

"نسطور بھائی! بے چارہ ٹیکسی ڈرائیور تو بے ہوش ہوگیا ہے۔"

نسطور نے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ ابھی ماڈل ٹاؤن پہنچ کر اسے چھوڑ دیں گے۔"

مال روڈ کے سب لوگ ایک ٹیکسی کو ہوا میں اڑتا دیکھ کر حیران ہو رہے تھے۔ نسطور نے ٹیکسی کو ماڈل ٹاؤن کے علاقے میں ایک سڑک پر اتار دیا' اور پدم ناگ سے کہا۔

"بس جب اسے ہوش آجائے گا تو اپنے آپ ٹیکسی لے کر چلا جائے گا۔"

زکوٹا نے جیب سے بیس روپے نکال کر ٹیکسی ڈرائیور کی جیب میں ڈال دیئے اور کہا۔

"بے چارے کا کرایہ تو دیتے جائیں۔"

وہاں سے چاروں دوست عمران کے گھر آگئے۔ یہاں ہم یہ بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ پدم ناگ نے یونان سے روانہ ہوتے وقت شکتی ناگ کو واپس اس کے ملک میں بھیج دیا تھا' کیونکہ اب اس کی ضرورت نہیں رہی تھی۔ پدم ناگ نے اسے کہا تھا کہ جب تمہاری ضرورت ہوگی تمہیں بلا لوں گا۔

عمران اور اس کی ممی اور ڈیڈی نسطور اور زکوٹا کو دیکھ کر بڑے خوش ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ چارلی ماموں دوبئی چلا گیا ہوا ہے۔ رحمو بابا نے اسی وقت سب کے لئے بڑی اچھی چائے بنائی۔ سب نے مل کر چائے پی۔ عمران اور معطر نیلی اور پدم ناگ سے مل کر بہت خوش ہوئے۔

نسطور زکوٹا نے ان کے بارے میں یہی کہا تھا کہ نیلی اور پدم ناگ ان کے دوست ہیں اور کچھ دن ٹھہر کر ان کے ساتھ ہی آگے روانہ ہو جائیں گے۔ اس نے یہ بات بالکل نہیں بتائی تھی کہ نیلی غیبی لڑکی ہے اور پدم ناگ سانپوں کا دیوتا ہے۔

رات کے وقت نسطور اور زکوٹا اوپر والے کمرے میں چلے گئے اور پدم ناگ ڈیڈی کے کمرے میں سو گیا۔ نیلی عمران کی ممی کے کمرے میں جا کر سو گئی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زکوٹا اور نسطور دیر تک باتیں کرتے رہے۔

نسطور نے کہا۔

"یار زکوٹا! لاہور شہر میں آکر طبیعت خوش ہوگئی ہے۔ بس اب یہاں دو تین دن رہ کر یہاں کی سیر کریں گے اور پھر کالے جادوگر کو ختم کرنے کی مہم پر روانہ ہوجائیں گے۔"

زکوٹا بولا۔

"مگر یاد رکھنا یہاں ہمارے دشمن حامون جادوگر اور بل بتوڑی چڑیل کا غار بھی ہے۔"

نسطور کہنے لگا۔

"مگر ان دونوں کو تو تم نے پتھر کا سانپ بنا کر دریا میں پھینک دیا تھا۔"

زکوٹا بولا۔

"وہ تو میں نے پھینک دیا تھا' مگر آخر وہ بھی جادوگر اور چڑیل ہیں۔ ہوسکتا ہے کوئی منتر کر پڑھ پھر سے انسانی شکل میں واپس آگئے ہوں۔"

"اچھا بھائی آئیں گے تو ان سے بھی نمٹ لیں گے' اب تو میں سونے لگا ہوں۔"

یہ کہہ کر نسطور اپنے پلنگ پر منہ دوسری طرف کر کے لیٹ گیا۔ اس نے آنکھیں بند کرلیں اور تھوڑی دیر بعد گہری نیند سوگیا۔

زکوٹا ابھی تک جاگ رہا تھا' پھر اسے بھی نیند آگئی اور وہ بھی سوگیا۔

عین اس وقت حامون جادوگر چھت پر ظاہر ہوا۔

حامون جادوگر پورا انتظام کر کے آیا تھا۔ اس نے اپنے سامری استاد کی مدد سے ایک ایسا خطرناک آتشی منتر یاد کر رکھا تھا جس کا وار کبھی خالی نہیں جاتا تھا۔ چھت پر اترتے ہی وہ سیڑھیوں میں آگیا اور آہستہ آہستہ سیڑھیاں اتر کر اس کمرے میں آگیا جہاں زکوٹا اور نسطور گہری نیند سو رہے تھے۔ حامون نے فوراً منتر پڑھ کر زور سے پھونک ماری۔ اس کے منہ سے سیاہ کالا دھواں نکل کر کمرے میں پھیل گیا۔ اسے نسطور اور زکوٹا کی کھانسی کی آواز آئی اور پھر وہ دونوں بے ہوش ہوگئے' جب دھواں صاف ہوا تو حامون نے دیکھا کہ نسطور اور زکوٹا اپنے اپنے بستروں پر بالکل بے ہوش پڑے ہیں۔

حامون نے جیب سے ایک تھیلا نکال لیا۔ وہ سب سے پہلے زکوٹا کے پاس آیا' اس پر ایک اور منتر پڑھ کر پھونکا۔ زکوٹا مکڑی بن گیا۔ حامون نے جلدی سے مکڑی کو اٹھا کر تھیلے میں ڈالا اور نسطور پر منتر پڑھ کر اسے بھی مکڑی بنادیا' اور اسے بھی تھیلے میں ڈالا اور غائب ہوگیا۔ وہ دوبارہ اپنے غار میں ظاہر ہوا۔ غار میں آتے ہی اس نے خوشی کا نعرہ لگایا اور بل بتوڑی سے کہا۔

"بل بتوڑی! میں زکوٹا اور نسطور کو مکڑیاں بنا کر لے آیا ہوں۔"

اور اس نے تھیلا کھول کر دونوں مکڑیاں بل بتوڑی کو دکھائیں' زکوٹا اور نسطور کے جسم مکڑی کے تھے مگر چہرے انسانی تھے۔ بل بتوڑی خوشی سے چیخ کر بولی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"حامون! تم نے کمال کر دیا۔ چلو اب اسے لے کر کالے جادوگر کے پاس جاتے ہیں اور آدھی سلطنت کا انعام حاصل کرتے ہیں۔"

حامون بولا۔

"ہاں، جلدی چلو۔ میرا ہاتھ پکڑو۔"

بل بتوڑی نے حامون کا ہاتھ پکڑ لیا۔ حامون نے منتر پڑھا اور دونوں غائب ہو گئے۔ وہ دوسرے لمحے کالے جادوگر کے کمرے میں پہنچ گئے تھے۔

کالے جادوگر نے دونوں کو دیکھا تو پوچھا۔

"کیا کر کے آئے ہو؟ کیا میرے دشمن کو اپنے قبضے میں کیا؟"

حامون نے فوراً تھیلا کھول دیا اور بولا۔

"میرے عظیم جادوگر آقا! یہ دیکھیں، میں آپ کے دونوں دشمنوں کو پکڑ کر یہاں آپ کے سامنے لے آیا ہوں۔"

اور حامون نے نسطور مکڑی اور زکوٹا مکڑی کو نکال کر کالے جادوگر کے سامنے رکھ دیا۔ دونوں بے ہوش پڑے تھے، کالے جادوگر نے جب اپنے دشمنوں کو دیکھا تو خوشی سے اچھل پڑا۔

"حامون! تم نے بڑا زبردست کام کیا ہے۔"

حامون نے ہاتھ باندھ کر کہا۔

"میرے آقا! اب آدھی سلطنت مجھے دے دیں گے نا؟"

کالا جادوگر بولا۔

"ہاں ہاں، تمہیں آدھی سلطنت ضرور ملے گی۔"

کالے جادوگر نے دونوں مکڑیوں یعنی زکوٹا اور نسطور کو پکڑ کر اٹھایا اور قہقہہ لگایا کر بولا۔

"اب تم ساری زندگی اندھے غار میں پڑے رہو گے، جہاں سے تم کو بڑے سے بڑا جادوگر بھی باہر نہیں نکال سکے گا۔"

حامون بولا۔

"میرے آقا! ان دونوں کو ابھی کچل کر ہلاک کر دیتے ہیں۔"

کالا جادوگر کہنے لگا۔

"یہی بات تم نہیں جانتے، بے وقوف جن کبھی مرا نہیں کرتے۔ یہ جب مرتے ہیں تو ان کی روح دوبارہ زندہ ہو کر بدلہ لینے آجاتی ہے۔ اس طرح یہ مریں گے بھی نہیں اور زندہ بھی نہیں رہیں گے۔ بس۔"

اس نے فوراً ایک بدروح کو آواز دی۔ بدروح وہاں آگئی۔ کالے جادوگر نے زکوٹا مکڑی اور نسطور مکڑی کو تھیلے میں ڈال کر بدروح سے کہا۔

"انہیں موت کے اندھیرے غار میں لے جا کر پھینک آؤ۔"

بدروح نے تھیلے کو اٹھایا اور غائب ہو گئی۔

کالے جادوگر نے حامون کی طرف دیکھا اور کہا۔

"حامون! اب تم جا کر میرے خاص مہمان خانے میں آرام کرو۔ تم یہاں بل بتوڑی کو بھی بلا لینا، پھر میں تمہیں کالے سمندر کے ایک دوسرے جزیرے کی سلطنت انعام میں بخش دوں گا اور تم وہاں مزے سے زندگی بسر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کرتا۔"

حامون جادوگر تو خوشی سے نہال ہوگیا۔ کالے جادوگر کا شکریہ ادا کرتا تعظیم بجالاکر محل کے مہمان خانے کی طرف چل دیا۔

صبح کو جب پدم ناگ اور نیلی سو کر اٹھے تو انہیں معلوم ہوا کہ زکوٹا اور نسطور اپنے کمرے میں نہیں ہیں۔ گھر کے سب لوگ کچھ پریشان پریشان تھے۔ پہلے تو انہوں نے خیال کیا کہ دونوں شہر کی سیر کو نکل گئے ہوں گے، مگر جب پدم ناگ اور نیلی نے سانس کھینچ کر دیکھا تو فضاؤں میں نسطور اور زکوٹا کی خوشبو نہیں تھی۔

اس نے پدم ناگ سے کہا۔

"پدم ناگ! زکوٹا اور نسطور اس شہر میں نہیں ہیں۔ ان کی خوشبو نہیں آ رہی۔"

پدم ناگ نے بھی یہ بات محسوس کرلی تھی۔

اس نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے وہ کہاں گئے ہوں گے؟"

تب عمران نے کہا۔

"انکل! انہیں ضرور بل بتوڑی اور حامون جادوگر نے اپنے قبضے میں کرلیا ہوگا۔ وہ دونوں اس کے دشمن ہیں۔"

نیلی اور پدم ناگ سوچ میں پڑ گئے۔ بل بتوڑی اور حامون جادوگر کے بارے میں زکوٹا اور نسطور نے انہیں بہت کچھ بتا رکھا تھا کہ وہ ان کے

دشمن ہیں اور کالے جادوگر کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ یہ دونوں ہی ہیں۔ پدم ناگ نے نیلی سے مشورہ کیا کہ انہیں فوراً نسطور اور زکوٹا کی تلاش میں نکل پڑنا چاہیے۔

نیلی بولی۔

"مگر ہم کہاں جائیں گے؟ ہمیں تو کوئی پتہ نہیں کہ دونوں کو بل بتوڑی اور حامون جادوگر اغوا کر کے کہاں لے گئے ہیں۔"

عمران نے کہا۔

"یہاں حامون اور بل بتوڑی ایک غار میں رہتے ہیں، اگر اس غار کا کسی طرح پتہ چل جائے تو ہو سکتا ہے وہاں نسطور اور انکل زکوٹا بھی مل جائیں۔"

پدم ناگ بولا۔

"اچھا ہم ذرا تھوڑی دیر کے لئے باہر جاتے ہیں۔ پھر آ کر تم سے بات کریں گے۔"

پدم ناگ اور نیلی نے عمران اور گھر کے دوسرے لوگوں پر اپنی طاقت کا انکشاف نہیں کیا تھا اور وہ کرنا بھی نہیں چاہتے تھے۔ پدم ناگ اور نیلی ماڈل ٹاؤن کے ایک ویران علاقے میں کھیتوں کے پاس آ گئے۔ نیلی نے پوچھا۔

"یہاں ہم کس لئے آ گئے ہیں؟"

پدم ناگ بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میں شکتی سانپ کو بلا کر اس سے بل بتوڑی اور حامون جادوگر کے غار کا پتہ کرنا چاہتا ہوں۔"

پدم ناگ نے اس وقت شکتی سانپ کو طلب کیا۔ شکتی سانپ حاضر ہو گیا' اور بولا۔

"میرے عظیم دیوتا! کیا کوئی مشکل آن پڑی ہے؟ آپ اور نیلی دونوں کچھ پریشان دکھائی دیتے ہیں۔"

پدم ناگ نے اسے نسطور اور زکوتا کے غائب ہونے کے بارے میں بتایا اور کہا۔

"عمران کا کہنا ہے کہ اس شہر میں کسی جگہ ایک غار ہے جہاں جادوگر حامون اور بل بتوڑی رہتے ہیں۔ کسی طرح پتہ کرو کہ یہ غار کس جگہ پر ہے۔"

شکتی سانپ کہنے لگا۔

"میں ابھی معلوم کر کے آتا ہوں۔"

شکتی سانپ غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد واپس آیا اور کہنے لگا۔

"میں نے غار کا سراغ لگا لیا ہے' میرے دیوتا مگر غار تو بالکل خالی ہے وہاں حامون اور بل بتوڑی نہیں ہیں۔"

پدم ناگ نے کہا۔

"تم ہمیں وہاں لے چلو' ہو سکتا ہے وہاں کوئی ایسی چیز مل جائے جس سے ہمیں اپنے دوستوں کا سراغ لگانے میں مدد مل سکے۔"

شکتی سانپ نے کہا۔

"آپ غائب ہو کر میرے ساتھ آئیں' میں آپ کو غار میں لئے چلتا ہوں۔"

نیلی اور پدم دونوں اسی وقت غائب ہو گئے۔ شکتی سانپ بھی غائب ہو گیا۔ وہ انہیں لے کر جادوگر حامون اور بل بتوڑی کے غار میں آ گیا۔ غار واقعی بالکل خالی خالی تھا' وہاں کوئی نہیں تھا۔ حامون جادوگر نے کالے جادوگر کے کہنے پر بل بتوڑی کو بھی کالے جادوگر کے محل میں بلا لیا تھا۔

پدم ناگ اور نیلی غار میں بکھری ہوئی چیزوں کو غور سے دیکھنے لگے' انہیں ایک جگہ انسانی دماغ کا مجسمہ پڑا ہوا نظر آیا' پدم ناگ نے دماغ اٹھا لیا۔ یہ حامون جادوگر کا نقلی دماغ تھا۔

پدم نے نیلی سے کہا۔

"یہ بالکل انسانی دماغ کا نقشہ سامنے رکھ کر بنایا گیا ہے' مگر یہ یہاں کس لئے رکھا ہوا ہے؟"

نیلی نے دماغ کو غور سے دیکھا' کہنے لگی۔

"یہ تو پتھر کا ہے۔"

شکتی سانپ بھی انسانی شکل میں آ گیا ہوا تھا۔ اس نے پتھر کا نقلی دماغ ہاتھ میں لے کر اسے غور سے دیکھا اور کہنے لگا۔

"پدم ناگ دیوتا! دماغ حرکت کر رہا ہے۔"

پدم ناگ اور نیلی جلدی سے دماغ پر جھک گئے اور دیکھنے لگے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

حامون کا نقلی دماغ واقعی آہستہ آہستہ حرکت کر رہا تھا۔ اصل میں یہ شکتی سانپ کے ہاتھوں کی طلسمی طاقت تھی جس کی گرمی سے نقلی دماغ نے کام کرنا شروع کر دیا تھا۔

شکتی سانپ نے پوچھا۔

"اے نقلی دماغ کیا تجھے معلوم ہے کہ اس غار میں جو جادوگر اور چڑیل رہتی تھی وہ کہاں چلی گئی ہے؟"

نقلی دماغ کے اندر سے بڑی دھیمی آواز آنے لگی۔

شکتی سانپ نے نقلی دماغ اپنے کان کے ساتھ لگایا تو اسے سنائی دیا' نقلی دماغ کہہ رہا تھا۔

"حامون جادوگر اور چڑیل بل بتوڑی کالے جادوگر کے محل میں ہیں۔"

شکتی سانپ نے دوسرا سوال کر دیا۔

"بتاؤ نسطور عینک والا جن اور زکوٹا کہاں ہیں؟"

نقلی دماغ میں سے آواز آئی۔

"وہ دونوں کالے جادوگر کی قید میں ہیں' انہیں جادوگر نے مکڑی بنا دیا ہے۔"

شکتی سانپ نے پوچھا۔

"وہ کس جگہ قید ہیں؟"

نقلی دماغ نے کہا۔

"یہ مجھے نہیں معلوم' وہاں تک میرا دماغ نہیں پہنچتا۔"

اس کے ساتھ ہی دماغ سے آواز آنی بند ہو گئی۔

شکتی سانپ نے نقلی دماغ نیچے رکھ دیا اور پدم ناگ اور نیلی کو وہ سب کچھ بتا دیا جو نقلی دماغ نے اسے بتایا تھا۔

پدم ناگ بولا۔

"مجھے پہلے ہی شبہ تھا کہ ضرور کالے جادوگر نے نسطور اور زکوٹا کو پکڑ لیا ہے۔"

نیلی بولی۔

"اب کیا کیا جائے؟ میرا خیال ہے ہمیں کالے جادوگر کے محل میں جا کر اپنے دوستوں کو اس کی قید سے آزاد کرانا چاہئے۔"

پدم ناگ کہنے لگا۔

"ہم ضرور اپنے دوستوں کو چھڑانے جائیں گے اور کالے جادوگر کا بھی خاتمہ کر کے آئیں گے مگر ہمیں بڑی احتیاط سے کام لینا ہو گا' کیونکہ کالا جادوگر سب جادوگروں کا بادشاہ ہے' اس کے پاس بہت زیادہ طلسمی طاقت ہے' اگر اسے ذرا سا بھی شک پڑ گیا کہ ہم اس کے محل میں داخل ہو گئے ہیں تو وہ ہمیں ہر قیمت پر ہلاک کرنے کی کوشش کرے گا۔"

شکتی سانپ نے کہا۔

"عظیم ناگ دیوتا! کیوں نہ ہم شیش ناگ کو بھی بلا لیں۔ وہ کالے جادوگر کے محل میں آگ لگا دے گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پدم ناگ مسکرانے لگا۔

"شکتی! آگ لگانا کوئی مشکل کام نہیں یہ کام تو میں اپنی ایک ہی پھنکار سے کر سکتا ہوں' ہمیں یہاں طاقت سے نہیں بلکہ عقل سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ نیلی تمہارا کیا خیال ہے' ہمیں کوئی بھیس بدل کر کالے جادوگر کی نگری میں داخل ہونا چاہئے۔"

نیلی نے اس خیال کو پسند کیا۔

پدم ناگ کہنے لگا۔

"میں کسی بڑے جادوگر یا چڑیل کا روپ اختیار نہیں کر سکتا' لیکن کوئی بھی دوسری شکل اختیار کر سکتا ہوں۔"

نیلی نے کہا۔

"یہ وہاں چل کر دیکھیں گے کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے' ابھی ہمیں جتنی جلدی ہو سکے کالے جادوگر کے محل میں پہنچنا چاہئے۔ نسطور اور زکوٹا کی جان خطرے میں ہے۔"

شکتی سانپ سے پدم ناگ نے کہا۔

"شکتی سانپ! ہمیں کالے جادوگر کے جزیرے پر لے چلو۔ تمہیں ضرور اس کا پتہ معلوم ہو گا۔"

شکتی سانپ کو زمین کے اوپر تمام جادوگروں اور چڑیلوں کی جگہوں کا علم تھا' اس نے کہا۔

"جو حکم عظیم ناگ دیوتا۔"

اسی وقت وہ تینوں غائب ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ آسمان کی بلندیوں پر پرواز کر رہے تھے' آگے آگے شکتی سانپ تھا جو پدم ناگ اور نیلی کی راہنمائی کر رہا تھا۔ کالے جادوگر کا جزیرہ کالے سمندر میں وہاں سے ہزاروں میل دور تھا' اگرچہ وہ اڑتے ہوئے جا رہے تھے۔ اس کے باوجود وہ سارا دن آسمان پر اڑتے رہے اور رات کے وقت کالے جادوگر کے جزیرے پر پہنچے۔ یہ جزیرہ کالے سمندر کے درمیان واقع تھا۔ تینوں جزیرے میں کالے سمندر کے کنارے چٹانوں کے درمیان اتر گئے' اترتے ہی ان سب کو زبردست جھٹکے لگے۔

نیلی نے کہا۔

"یہاں طلسمی لہریں ہیں پدم ناگ۔"

پدم ناگ اور شکتی سانپ نے بھی ان لہروں کو محسوس کیا تھا اور وہ بھی سمجھ گئے تھے کہ یہ کالے جادوگر کی چھوڑی ہوئی طلسمی لہروں کا اثر ہے۔

پدم ناگ نے کہا۔

"ہم جھٹکے کو برداشت کر گئے ہیں۔ اب ہمیں جھٹکا نہیں لگے گا۔ اس طلسم کا پہلا جھٹکا ہی کسی بھی شخص کو جلا کر راکھ کرنے کے لئے کافی ہے' مگر ہماری طاقت نے ہمیں بچا لیا۔"

شکتی سانپ نے کہا۔

"مگر کالے جادوگر کو ضرور پتہ چل گیا ہو گا کہ اس کے جزیرے میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کوئی دشمن داخل ہو گیا ہے۔"

نیلی بولی۔

"مگر اسے یہ معلوم نہیں ہوا ہو گا کہ ہم تین انسان یہاں آئے ہیں۔"

پدم ناگ کہنے لگا۔

ہمیں اب دیر نہیں کرنی چاہئے اور اس جگہ پہنچنے کی کوشش کرنی چاہئے، جہاں نسطور اور زکوٹا قید ہیں۔

پدم ناگ نے کہا۔

"یہی سب سے مشکل کام ہے۔"

پھر اس نے کچھ دیر غور کرنے کو کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اب ہمیں غیبی حالت میں بڑھنا چاہئے۔"

اسی وقت وہ تینوں غائب ہو گئے، اس وقت تینوں انسانی شکل میں غائب ہوئے تھے۔ وہ اس کالی چٹان کی طرف پرواز کرنے لگے جس کے اوپر کالے جادوگر کا محل تھا۔ وہ تینوں تھوڑا تھوڑا فاصلہ درمیان میں رکھ کر اڑ رہے تھے اور ایک دوسرے کو دیکھتے بھی جاتے تھے۔ وہ آپس میں کوئی بات نہیں کر رہے تھے۔ پدم ناگ نے انہیں منع کر دیا ہوا تھا۔

وہ کالے جادوگر کے محل کے اوپر پہنچ گئے۔ انہوں نے ایک دوسرے کو اشارہ کر کے بتایا کہ یہی کالے جادوگر کا محل ہے اور ہم اس کی چھت پر اتر رہے ہیں۔

سب سے پہلے پدم ناگ چھت پر اترا۔ اسے چھت پر اترتے ہی

طلسمی لہر کا ایک جھٹکا لگا اور وہ تھوڑا سا اچھل کر پرے ہو گیا، اس کے بعد نیلی اور شکتی سانپ اتر آئے۔ انہیں بھی باری باری طلسمی جھٹکے لگے مگر وہ بھی صحیح و سالم چھت پر اتر گئے۔ انہوں نے اشارے سے بتایا کہ یہاں طلسمی لہریں ہیں۔ پدم ناگ نے چھت پر سے نیچے زینے کی طرف اشارہ کیا۔ نیلی نے اس کے کان میں کہا۔

"ہم غائب ہیں۔ ہم چھت میں سے گزر کر بھی نیچے جا سکتے ہیں۔"

پدم ناگ نے نیلی کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"اس طرح جانا خطرناک ہو سکتا ہے۔ ہم زینے سے نیچے جائیں گے۔"

زینے میں اندھیرا تھا مگر وہ اندھیرے میں بھی دیکھ رہے تھے۔ وہ نیچے ایک بڑے کمرے میں آ گئے، اس وقت رات کا سماں تھا اور کالے جادوگر کے محل پر خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ہال کمرے کی دیواروں پر مختلف جانوروں کے کٹے ہوئے سر لٹک رہے تھے۔ ایک الو کے سر نے ان تینوں کی طرف دیکھا۔ وہ اس کے قریب سے نکل گئے۔

پدم ناگ نے نیلی کے کان میں کہا۔

"نسطور اور زکوٹا اس محل کے نیچے قید ہیں۔ ہمیں نیچے تہہ خانے میں جانے کی کوشش کرنی چاہئے۔"

شکتی سانپ بولا۔

"ہم تینوں کا ایک ساتھ جانا ٹھیک نہیں، میں سانپ کے روپ میں نیچے جا کر پتہ کرتا ہوں، تم دونوں اسی جگہ میرا انتظار کرو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پدم ناگ اور نیلی ہال کمرے کے کونے میں ایک الماری کے اوپر غیبی حالت میں بیٹھ گئے۔ شکتی سانپ نے اسی وقت سانپ کا روپ اختیار کیا اور دوسری طرف کے دروازے میں سے گزر کر ایک زینہ اترنے لگا۔ یہ زینہ ایک سرنگ کے دروازے پر جاکر ختم ہوگیا تھا۔ دروازہ بند تھا' شکتی سانپ اپنی طاقت سے بند دروازے میں سے نکل گیا۔ اب وہ ایک اندھیری سرنگ میں تھا۔ جیسے ہی وہ سرنگ میں داخل ہوا اسے ایک چیخ کی آواز سنائی دی۔

شکتی سمجھ گیا کہ یہاں جو پہرے دار چڑیلیں ہیں انہیں اس کی خبر ہوگئی ہے' مگر اس نے کوئی پروا نہ کی اور سرنگ میں تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ وہ ایک اندھیرے تہہ خانے میں نکل آیا۔

کیا دیکھتا ہے کہ دو مکڑیاں دیوار سے چمٹی ہوئی ہیں۔ ان کے چہرے انسانوں کے ہیں۔ شکتی سانپ رینگتا ہوا دیوار پر چڑھ گیا' اس نے دیکھا کہ ایک مکڑی کا چہرہ زکوٹا کا تھا اور دوسری مکڑی کا چہرہ نسطور کا تھا۔ زکوٹا اور نسطور نے بھی ایک سانپ کو اپنے قریب دیکھ لیا۔ تب زکوٹا کو شکتی سانپ کی بو آئی تو اس نے باریک آواز میں چلا کر کہا۔

شکتی! خدا کا شکر ہے کہ تم آگئے' ہماری مدد کرو۔"

شکتی سانپ نے سانپوں کی زبان میں کہا۔

"زکوٹا فکر نہ کرو۔ میرے ساتھ پدم ناگ اور نیلی بھی ہے۔ ہم تمہیں یہاں سے لے جانے اور کالے جادوگر کا خاتمہ کرنے آئے ہیں۔"

نسطور بولا۔

"بھائی صاحب پہلے ہمیں اس مکڑی کے عذاب سے نجات دلاؤ' ہمارے پاس تو طاقت بھی نہیں رہی۔"

شکتی سانپ نے اسی وقت ایک طلسم پڑھ کر پھونکا۔

نسطور اور زکوٹا اسی وقت مکڑی سے دوبارہ انسانی شکل میں واپس آگئے۔ ان کی طاقت بھی واپس آگئی تھی۔ شکتی سانپ نے کہا۔

"یہاں مجھے کسی چڑیل کی چیخ سنائی دی تھی ہوشیار رہنا۔"

نسطور نے اپنی سلیمانی انگوٹھی چوم کر کہا۔

"میری طاقت میرے پاس ہے' تم فکر نہ کرو۔"

زکوٹا نے کہا۔

"میری طاقت بھی واپس آگئی ہے' ہم غائب ہو کر یہاں سے نکل جاتے ہیں۔"

زکوٹا نے آہستہ سے زیبی نوف کا نعرہ لگایا اور وہ غائب ہوگیا' اس طرح نسطور اور شکتی سانپ بھی غائب ہوگئے' مگر وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ تینوں سرنگ کے دروازے کی طرف بڑھے۔ سرنگ کا دروازہ بند ہوگیا تھا' جب وہ بند دروازے سے گزرے تو زینے کے اوپر ایک بھیانک شکل والی چڑیل کھڑی تھی۔ چڑیل نے ان پر آگ کے انگارے پھینکے مگر نسطور شکتی اور زکوٹا کو کچھ نہ ہوا۔

وہ چڑیل کو پکڑ کر سیڑھیوں میں زور سے پھینکتے ہوئے وہاں سے گزر گئے۔ اب وہ ہال کمرے میں تھے' الماری کے اوپر بیٹھے ہوئے پدم ناگ اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نیلی نے نسطور اور زکوٹا کو غیبی حالت میں دیکھا تو بڑے خوش ہوئے۔

یہ پانچوں غیبی دوست ایک دوسرے سے مل کر بڑے خوش ہوئے۔

نسطور نے کہا۔

"اب ہمیں کالے جادوگر کو ہلاک کرنا ہے' اس کی جان جس بچھو میں ہے سنا ہے کہ وہ مرتبان اس نے یہاں کسی تہہ خانے میں چھپایا ہوا ہے۔ اس کا کیسے سراغ لگایا جائے۔

شکتی سانپ بولا۔

"میں سراغ لگانے جاتا ہوں۔"

پدم ناگ نے کہا۔

"نہیں۔ یہ کام اتنا آسان نہیں ہے' ہم سب تمہارے ساتھ چلیں گے' کیونکہ یہ کالے جادوگر کا محل ہے' یہاں قدم قدم پر طلسم پھیلا ہوا ہے۔"

وہ پانچوں دوست ہال کمرے کے دوسرے دروازے میں سے نکل کر ایک تاریک برآمدے میں آگئے۔ یہاں بدروحیں پہرہ دے رہی تھیں' مگر انہیں کچھ پتہ نہ چل سکا۔ پانچوں غیبی دوست ان کے قریب سے ہو کر گزر گئے' مگر ایک بوڑھی بدروح نے انہیں دیکھ لیا اور فوراً کالے جادوگر کو اطلاع کردی کہ تمہارے دشمن محل میں داخل ہوگئے ہیں۔

کالا جادوگر اس وقت سو رہا تھا۔ یہ سنتے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ نیچے تہہ خانے میں سے اپنی جان والے بچھو کا

مرتبان نکلوا کر اسے محل کے ایک مینار کی کوٹھڑی میں رکھوا دیا۔ اس کے بعد حکم دیا۔

"یہ ضرور نسطور اور زکوٹا کے ساتھی ہوں گے جو انہیں چھڑانے آئے ہوں گے۔ انہیں نیست و نابود کردو۔"

محل کی ساری چڑیلیں اور بدروحیں کالے جادوگر کے دشمنوں یعنی پدم ناگ نیلی شکتی سانپ کی تلاش میں سارے محل میں پھیل گئیں۔ ابھی تک کسی کو معلوم نہیں تھا کہ نسطور اور زکوٹا بھی انسانی شکل میں اپنی پوری طاقت کے ساتھ واپس آچکے ہیں۔ کالا جادوگر فوراً اپنے خاص کمرے میں گیا اور طلسمی شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر چیخ کر کہا۔

"اے طلسمی شیشے! مجھے دکھا۔ میرے دشمن محل میں اس وقت کہاں ہیں۔؟"

طلسمی آئینے میں سے آواز آئی۔

"اے جادوگروں کے بادشاہ! تیرے دشمن اس وقت تیرے محل کے ایک کمرے میں ہیں۔ انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ۔"

اور شیشے پر ایک تصویر ابھر آئی جس میں پدم ناگ' نیلی' نسطور اور زکوٹا اور شکتی سانپ کمرے میں ادھر ادھر کالے بچھو کا مرتبان تلاش کر رہے تھے۔ اس کے ساتھ ہی تصویر غائب ہوگئی۔ کالے جادوگر نے زور سے چیخ ماری اور بولا۔

"میرے جنو! بدروحو! اژدہاؤ! تم کہاں مرگئے ہو؟ نسطور اور زکوٹا بھی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قید سے نکل آئے اور تمہیں خبر نہ ہوئی۔ جاؤ ان سب کو جلاکر بھسم کردو۔"

پدم ناگ اور دوسرے سارے ساتھی کمرے میں بچھو والا مرتبان تلاش کررہے تھے کہ اچانک بجلی چمکی اور ایک نورانی شکل نمودار ہوئی۔ سب اس کی طرف دیکھنے لگے۔ نورانی شکل نے کہا۔

"تم نیک کام کرنے کے لئے نکلے ہو۔ تمہاری مہم خلق خدا کی بھلائی کے لئے ہے۔ اس لئے میری بات غور سے سنو۔ کالے جادوگر کو تمہارا پتہ چل گیا ہے۔ اس کے سارے جن بھوت پریت' چڑیلیں تم پر حملہ کرنے کے لئے آرہی ہیں۔"

نسطور بولا۔

"اے محترم بزرگ! کیا آپ ہمیں بتاسکتے ہیں کہ وہ بچھو کہاں ہے جس میں کالے جادوگر کی جان ہے۔"

نورانی شکل نے کہا۔

"وہ بچھو ایک مرتبان میں ہے اور مرتبان محل کے سب سے اونچے مینار کے اندر طاق میں بند ہے۔"

اس کے بعد نورانی بزرگ نے باری باری پدم ناگ' نسطور' زکوٹا' نیلی اور شکتی سانپ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا۔

"جاؤ اب کالے جادوگروں کے جن بھوت تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔"

اور نورانی بزرگ کی شکل غائب ہوگئی۔

اتنے میں کمرے میں جن بھوت چڑیلیں چیخیں مارتی شور مچاتی لمبی لمبی زبانیں نکالتی آگئیں اور نسطور زکوٹا اور پدم ناگ پر حملہ کردیا۔ ایک چڑیل نے زکوٹا کی گردن کو پکڑا تو زکوٹا نے نعرہ لگایا۔

"زہی نوف۔"

اور چڑیل جل کر بھسم ہوگئی۔ دوسری چڑیل کو نسطور نے جلاکر راکھ کردیا۔ پدم ناگ نے بھی ایک جن کو ہلاک کردیا۔ شکتی سانپ نے تین چڑیلوں کو ڈسا اور وہ وہیں گر کر مرگئیں۔ نیلی غائب ہوگئی تھی اور باری باری چار چڑیلوں کو اس نے اٹھاکر اتنی زور سے فرش پر پٹخا کہ ان کی گردنیں بازو اور ٹانگیں الگ ہوگئیں۔ باقی کے دو جن اور ایک چڑیل بھاگ گئی۔ جب کمرہ خالی ہوگیا تو نسطور نے کہا۔

"ہمیں اب کالے جادوگر کو ختم کرنا چاہئے چلو۔ محل کے سب سے اونچے مینار پر چلتے ہیں۔"

وہ سب محل کی چھت پر آگئے۔ انہوں نے دیکھا کہ محل کے اوپر ایک مینار سب سے بلند تھا اور اس کے اوپر ایک چھوٹی سی کوٹھڑی بنی ہوئی تھی جس کی کھڑکی بند تھی۔

نسطور نے کہا۔

"یہی وہ کوٹھڑی ہے جس میں بچھو والا مرتبان بند ہے' میں اوپر جاتا ہوں تم لوگ اسی جگہ ٹھہرو۔"

یہ کہہ کر نسطور ہوا میں اچھلا اور زندہ حالت میں اڑتا ہوا مینار پر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پہنچ گیا۔ جیسے ہی وہ بند کھڑکی کے قریب آیا اسے ایک زبردست جھٹکا لگا اور وہ نیچے کو گر پڑا۔

پدم ناگ بولا۔

"نسطور! تم ٹھہر جاؤ' میں سانپ بن کر اوپر جاتا ہوں۔"

نسطور نے کہا۔

"نہیں پدم بھائی! یہ کام میں ہی کر سکتا ہوں۔"

اور نسطور تیزی سے اٹھا اور ہوا میں تیرتا ہوا ایک بار پھر کھڑکی کے پاس آگیا۔ اس بار اسے کوئی جھٹکا نہ لگا' مگر جیسے ہی اس نے بند کھڑکی کو لات مار کر کھولا سارے محل میں شور مچ گیا۔ چیخوں کی بھیانک آوازیں گونجنے لگیں' ہر طرف کہرام مچ گیا' کالے جادوگر کو معلوم ہو گیا کہ اس کے دشمن مینار پر پہنچ گئے ہیں۔ اس نے وہیں سے نعرہ لگایا۔

"دم بگولا! آگ بگولا!"

اور فضا میں بلند ہو گیا۔ اس کے ہاتھ میں تلوار آگئی' وہ منہ سے بھیانک آوازیں نکالتا اڑتا ہوا مینار کے اوپر آگیا۔ اس نے نسطور کو دیکھا تو للکار کر کہا۔

"نسطور! میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

اس دوران نسطور تیزی سے کوٹھڑی میں گھس گیا اور اس نے اندر جاتے ہی طاق سے مرتبان باہر نکال کر زمین پر زور سے پٹخا۔ مرتبان ٹوٹ گیا اور اس میں سے ایک کالا بچھو نکل کر فرش پر دوڑا۔ نسطور نے اس کے

اوپر اپنا پاؤں رکھ کر اسے کچل دیا۔

مینار کے باہر کالے جادوگر کی خوفناک چیخ بلند ہوئی اور نسطور نے کھڑکی میں سے اور پدم ناگ شکتی سانپ' نیلی اور زکوٹا نے محل کی چھت پر کھڑے دیکھا کہ کالے جادوگر کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نیچے گرا اور فرش پر گرتے ہی اس کے جسم کے ٹکڑوں کو آگ لگ گئی۔ سب دوستوں نے خوشی سے نعرہ بلند کیا۔ کالے جادوگر کے مرتے ہی سارے محل میں آگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔

اس وقت بل بتوڑی اور جادوگر حامون دوسرے جزیرے پر گئے ہوئے تھے جو کالے جادوگر نے انہیں انعام کے طور پر دیا تھا۔ حامون جادوگر وہاں تخت پر دربار لگا کر بیٹھا تھا کہ اچانک اس کا تخت اور سب درباری اور سارا محل غائب ہو گیا' کیونکہ یہ سب کچھ جادو کی چیزیں تھیں اور کالے جادوگر کے مرتے ہی سارا جادو طلسم ختم ہو گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی سارے جادو کے محل اور تخت و تاج بھی غائب ہو گئے تھے۔ حامون جادوگر نیچے گر پڑا۔ بل بتوڑی بھی گر پڑی۔ حامون نے گھبرا کر کہا۔

"بل بتوڑی! کالے جادوگر کو کچھ ہو گیا ہے' اس کا جادو ختم ہو گیا ہے۔ چلو چل کر کالے جادوگر کی خبر لیتے ہیں۔"

وہ اپنی طاقت کے زور پر وہاں سے پرواز کر کے سیدھے کالے جادوگر کے محل کی طرف اڑنے لگے۔ جیسے ہی وہ محل کے قریب آئے انہوں نے دور سے دیکھا کہ محل کو آگ لگی ہوئی ہے اور سارا محل جل کر راکھ بن

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رہا ہے' جس چٹان پر کالے جادوگر کا محل بنا ہوا تھا وہ چٹان بھی زبردست گڑگڑاہٹ کے ساتھ پھٹ گئی اور سارے محل کو اس نے اپنے اندر نگل لیا۔

حامون اور بل بتوڑی خوف کے مارے کانپنے لگے۔

"حامون! یہ کیا ہوگیا۔ کالے جادوگر کی بادشاہی ختم ہوگئی' اس کا محل جل کر راکھ ہوگیا۔"

جب وہ غائب ہوکر بھاگے تو نیلی اور زکوٹا نے انہیں غیبی حالت میں دیکھ لیا۔ زکوٹا نے چیخ کر کہا۔

"نسطور بھائی! وہ دیکھو حامون جادوگر اور بل بتوڑی بھاگ رہے ہیں۔"

نسطور نے کہا۔

"انہیں فوراً پکڑو۔ انہیں بھی کالے جادوگر کے ساتھ ہی ختم کرنا ہے۔"

اور زکوٹا اور نسطور فوراً غائب ہوکر آسمان کی طرف اوپر ہی اوپر اڑنے لگے۔ ان کے سامنے کچھ فاصلے پر بل بتوڑی اور حامون جادوگر غیبی حالت میں اڑ رہے تھے۔ بل بتوڑی نے اڑتے اڑتے پیچھے دیکھا اور چیخ کر کہا۔

"حامون! نسطور اور زکوٹا ہمارے پیچھے آرہے ہیں۔"

حامون بولا۔

"فکر نہ کرو۔ میں ابھی منتر پڑھ کر ان کو آگ لگا دیتا ہوں۔"

حامون جادوگر کے پاس ایک آتشی منتر تھا جو بڑے سے بڑے جادوگر کو بھی آگ میں جلا کر بھسم کرسکتا تھا۔ حامون نے فوراً منتر پڑھ کر پیچھے کی طرف پھونکا۔ اس کے منہ سے شعلہ نکل کر نسطور کی طرف آیا۔ قریب آکر یہ شعلہ دو شعلوں میں تقسیم ہوگیا۔ ایک شعلہ تیر بن کر زکوٹا کی طرف اور دوسرا شعلہ تیر بن کر نسطور کی طرف شور مچاتا گرجتا ہوا بڑھا۔ نسطور اور زکوٹا جلدی سے نیچے ہوگئے' دونوں شعلے آگے جاکر مڑے اور ایک بار پھر ان پر حملے کے لئے آئے۔ زکوٹا نے چلا کر کہا۔

"نسطور بھائی! پیچھے ہٹ جاؤ' میں منتر پڑھنے لگا ہوں۔"

آج تک زکوٹا نے کبھی کوئی منتر پڑھ کر نہیں پھونکا تھا۔ یہ کوہ قاف کے شاہ جنات کا خاص منتر تھا' اس نے منتر پڑھ کر نعرہ لگایا اور زور سے پھونک ماری' دونوں شعلے قریب آکر اوپر کو اٹھ گئے اور غائب ہوگئے۔ حامون جادوگر نے جب دیکھا کہ زکوٹا کا طلسم کام کرگیا ہے تو وہ بل بتوڑی سے کہنے لگا۔

"بل بتوڑی! اب ہماری خیر نہیں جان بچاکر جس طرف بھاگ سکتی ہو بھاگ جاؤ۔ اگر قسمت میں ہوا اور زندہ رہے تو پھر کبھی مل لیں گے۔"

یہ کہہ کر حامون جادوگر آسمان پر اڑتے ہوئے بادل کے ایک ٹکڑے میں جاکر گم ہوگیا۔ بل بتوڑی اڑتی ہوئی دور بہت دور نکل گئی۔ زکوٹا اور نسطور نے انہیں آسمانوں میں بہت تلاش کیا' مگر وہ دونوں انہیں کہیں نہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مل سکے۔

زکوٹا نے کہا۔

"نسطور بھائی! بل بتوڑی اور حامون جان بچاکر فرار ہوگئے ہیں، مگر فکر کی کوئی بات نہیں۔ کالے جادوگر کو ختم کیا ہے تو ان دونوں شیطانوں کو بھی ایک نہ ایک دن ضرور ٹھکانے لگادیں گے۔"

نسطور نے جواب میں کہا۔

"ہاں زکوٹا! برائی کا انجام ہمیشہ برا ہوتا ہے، چلو اپنے ساتھیوں کے پاس چلتے ہیں۔"

اور وہ دونوں آسمان پر اڑتے ہوئے کالی چٹان والے جزیرے پر اتر آئے جہاں پدم ناگ، شکتی سانپ اور نیلی ان کا انتظار کر رہے تھے۔ نسطور نے بتایا کہ حامون اور بل بتوڑی فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے ہیں، مگر وہ ہم سے بچ کر کہاں جائیں گے۔

ہم ایک نہ ایک دن انہیں بھی بھسم کردیں گے۔

اسی روز سب دوست اپنی مہم میں کامیاب ہوکر واپس لاہور شہر عمران کے گھر آگئے۔ وہاں ان کی ایک زبردست دعوت ہوئی۔ سب نے خدا کا شکر ادا کیا کہ دنیا سے کالے جادوگر کا شیطانی وجود مٹ گیا اور اب خلق خدا کو کوئی جادوگر پریشان نہیں کرسکے گا۔ دوسرے روز نیلی واپس اپنے گرجا والے تابوت کی طرف چلی گئی۔ پدم ناگ نے شکتی سانپ کو ساتھ لیا اور نسطور عمران زکوٹا سے ہاتھ ملاکر واپس اپنی دنیا میں چلا گیا۔ نسطور اور

زکوٹا ہنسی خوشی عمران کے گھر رہنے لگے۔ مگر انہیں معلوم تھا کہ ایک نہ ایک دن ان کا مقابلہ بل بتوڑی اور حامون جادوگر سے ہونے والا ہے اور انہیں یقین تھا کہ خدا کی مدد سے وہ اس مہم میں بھی کامیاب ہوجائیں گے، کیونکہ آخرکار نیکی کی فتح ہوتی ہے۔

---ختم شد---

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خوشخبری

-/40 روپے کی خصوصی بچت

جی ہاں....

"عینک والا جن" کے 15 ناولوں کے مکمل سیٹ کی قیمت = / 240 روپے بنتی ہے۔

لیکن....

اگر آپ یہ سیٹ ادارے سے براہ راست منگوائیں....
تو ادارہ آپ کو -/40 روپے کی رعایت بھی دے گا....
اور "عینک والا جن" کا مکمل سیٹ گھر بیٹھے آپ کے ہاتھ میں بھی ہوگا۔
ناول آپ کو بذریعہ وی پی پی پیکٹ ارسال کیے جائیں گے۔
آپ ڈاکیے کو رقم ادا کر کے پیکٹ وصول کرلیں گے۔
اپنا آرڈر آج ہی ارسال فرمائیں۔

—— پتا نوٹ فرمالیں ——

ترتیب پبلشرز۔ 1- میاں مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔

معصوم بھیڑیا

مصنف: احسن جبران

- ☆ ایک بھیڑیے کی کہانی.... قدم قدم حیرانی۔
- ☆ سسپنس اور ایکشن سے بھرپور۔
- ☆ ایک خوبصورت مصنف کا بچوں کے لیے خوبصورت ناول۔
- ☆ اچھوتا آئیڈیا.... لاجواب کہانی۔

—— قیمت اور وقت کا انتظار کیجیے۔ ——

ترتیب پبلشرز۔ 1- میاں مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

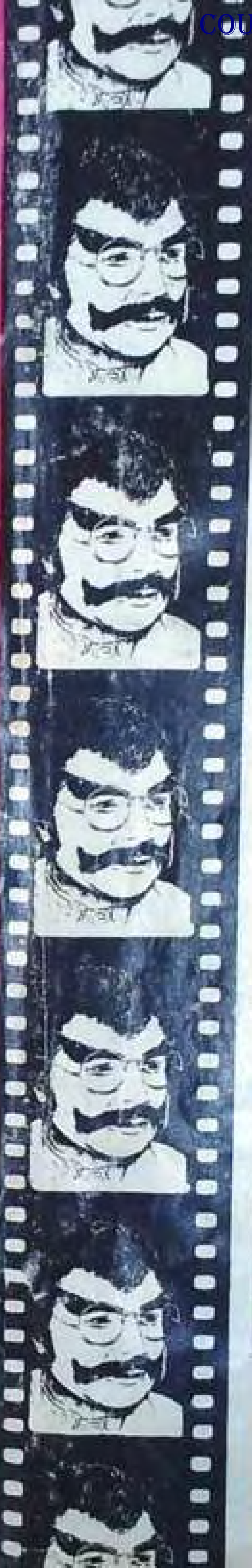

عینک والا جن

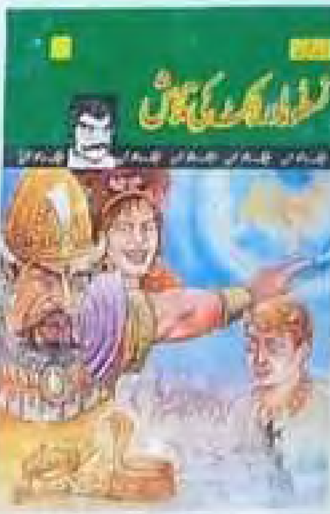

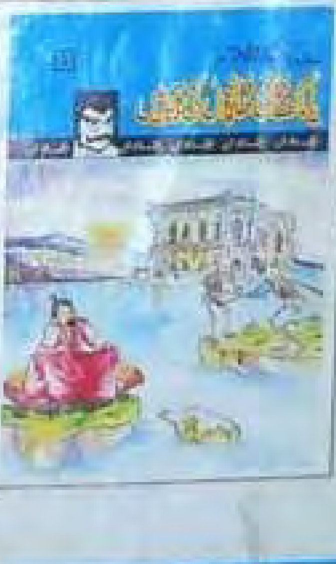

ترتیب پبلشرز
۱۔ میاں مارکیٹ اردو بازار لاہور